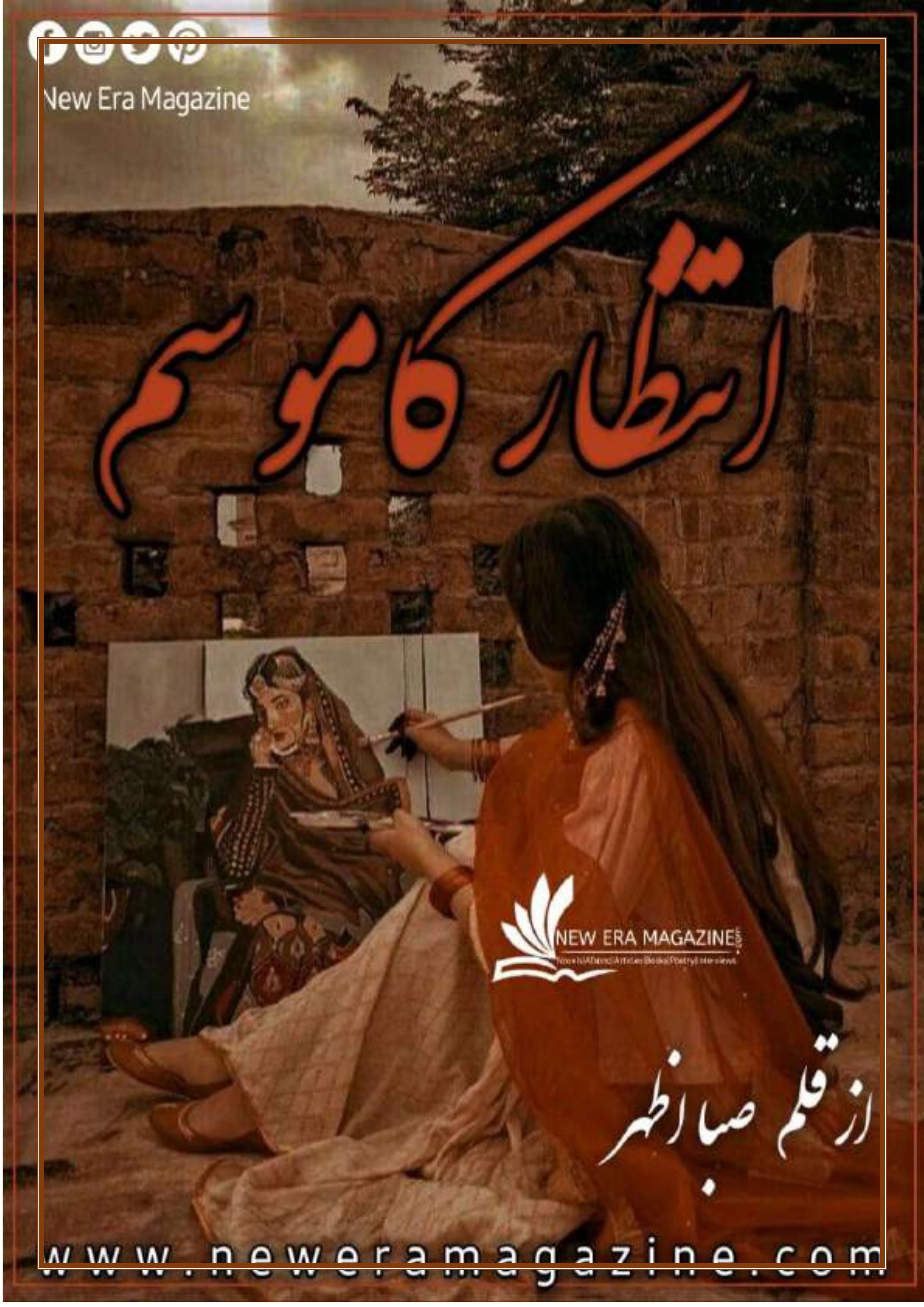
New Era Magazine
انتظار کا موسم
NEW ERA MAGAZINE
از قلم صبا اظہر
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

انتظار کا موسم

از صبا اظہر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ لفظ کہاں سے لاؤں______؟ جس لفظوں میں میں اپنے درد کو بیان کر سکوں

____

محبت کرنا آسان ہے_____ محبت نبھانا مشکل ہوتا ہے___________ اور محبت میں محبوب سے جدائی برداشت کرنا______ جسم سے روح نکال لینا جیسا ہوتا ہے_______ جدا ہونے کا درد ہوئی محسوس کر سکتا ہے جس نے جسم سے جان کو جدا ہوتے دیکھا ہو_________ میں بھی اس درد و اذیت سے گزرا ہوں جب نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے اسے خود سے جدا کرنا پڑا______ انسان کے اپنے فیصلے ہی اسے کہیں کا نہیں چھوڑتے_______!!!

ماضی کے یادوں کے سمندر میں ڈوبے وہ راولپنڈی کی سڑک پر تیز رفتار سے کار ڈرائیو کر رہا ہے_____ ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھالے دوسرے بازو کی کہنی کھڑکی سے ٹکائے وہ اسکی یادوں میں مشغول تھا_______

میرا اک ہی خواب تھا پڑھ لکھ کر ٹیچر بنا_____اپنی ماں کے ادھورے خواب کو پورا کرنا_________جس میں میں کامیاب بھی رہا ماں کے خواب کو حقیقت میں بدل ڈالا______لیکن

میرے ذہن و گمان میں بھی نہیں تھا ماں کا ادھورہ خواب پورا کرتے وقت میں اپنا سب کچھ ہار دوں گا

سب کچھ ہار جانا قبول ہے مجھے________مگر اسے ہارنے کا حوصلہ کہاں سے لاؤں
____

9 سال پہلے______!!!!!

موسم حد درجہ کڑا اور یخ بستہ تھا___ ہوش و حواس کی قلفی جمادینے والا___ پنڈی کے علاقے آیوبیہ میں مئی جون میں کاٹمپریچر بھی خون جمادینے والا ہوتا ہے اور اب تو پھر ستمبر کا مہینہ تھا_____ سردی ایسی پڑھ رہی تھی کہ بس بیان کرنے سے قاصر تھی_____

شازم خود کو گرم جیکٹ سے اوڑھے، ہاتھوں میں دستانے لگائے، حسب معمول تیار کو کراپنے گھر سے نکلار گوں میں خون اور ہڈیوں میں گودے کو منجمد ہوتا محسوس کیا_____

رات کی پلکیں بھیگ چکی تھیں___ پہاڑوں پر اندھیرے سائے جھک آئے تھے_____ پہاڑوں نے برف کی سفید چادر اوڑھ لی تھیں، ہر طرف گہرا سناٹا تھا_ چیڑ، دیودار اور چنار کے درختوں سے پچھلی تاریخوں کا زرد چاند ایسے جھانک رہا تھا جیسے کسی کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہو_____

www.neweramagazine.com

Email: Neramag@gmail.com

وہ بھی چاند کے سہارا لیے برف سے جمی جھیل کے کنارے کھڑی اسکا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی____آسمان پر موجود چاند جھیل پر اپنا عکس بکھرے اسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا____سردی سے اسکا جسم کانپ رہا تھا ہونٹ پڑپڑا رہے تھے مگر وہ وہاں سے ٹس سے مس نہیں ہوئی______!!

شازم دبے پاؤں اسکی طرف بڑھا اور چاند کے عکس میں کھوئی مشاہم کی آنکھوں پر اپنے دونوں ٹھنڈے ہاتھ رکھے اور اپنے ہونے کا احساس دلایا______مشاہم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری___

"ہر روز کی طرح آج پھر تم لیٹ ہو گئے______میں اور یہ چاند ہر روز تمہارا انتظار کرتے ہیں اور تم ہو جو ہر دن لیٹ آتے ہو_____فقط ہمیں تڑپانے کی خاطر تم ہمیں

انتظار کی سولی پر لٹکائے رکھتے ہو_____"مشاہم اپنے لفظوں میں گلا بھرے اس سے مخاطب ہوئے بولی______

"تم جانتی جو ہو تم سے ملنے سے پہلے میں ہر روز تمہارے لیے بابو بھائی کے باغ سے چپ کر تمہارے لیے بلیک روہز لینے جاتا ہوں_____پھر ہر دن اک ہی گلا کیوں کرتی ہو_____؟"شازم اپنی جیکٹ کی پاکٹ سے تین بلیک روہز نکالتے بولا_____

"اف شازم چھوڑ دو یہ پاگل پن_______تم جانتے ہو نہ بابو بھائی کو اگر ذرا سی بھی بھنک لگ گئی تم ان کے باغ سے پھول توڑتے ہو تو وہ تمہارا کیا حال کریں گئے وہ مجھے

بیان کرنے کی ضرورت نہیں_____"مشاہم کی چمکتی آنکھیں اسکی فکر میں اداس ہوئی____

آنکھوں میں محبت کے چراغ روشن کیے لبوں پر مسکراہٹ بکھرے وہ پھول اسکی طرف بڑھاتے بولا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ پھول میری مشاہم کو پسند ہیں جب تک ان کی خوشبو تمہاری سانسوں میں سماتے نہ دیکھ لوں اس عاشق کو چین کہاں ملتا ہے______اور میں بھی شازم ہوں بابو بھائی سے زیادہ ہوشیار ہوں____"شازم شرارتاً آنکھ مارتے بولا مشاہم ہنس پڑی اور اسکے ہاتھ سے پھول لیے اسکی خوشبو اپنی سانسوں میں سمانے لگی_____

وہ دونوں اک دوسرے کا ہاتھ تھامے جھیل کے پاس چہل قدمی کرنے لگے______

مشاہم اداس تھی وہ جب بھی اداس ہوتی خاموشی اختیار کرتی______شازم جو اسکی ہر رگ سے واقف تھا اسکی اداسی کو بھانپنے میں ذرا دیر نہ لگائی____

"بس یوں ہی__________کسی کے خود سے جدا ہونے کے خوف سے بس دل ذرا سا اداس ہے____"مشاہم گردن اوپر کیے بادلوں میں چھپے چاند کو تکتے بولی_____"

شازم بھی چاند کو دیکھنے لگا پھر مشاہم کا چہرہ دیکھا جو مسلسل چاند کو ہی دیکھے جا رہا تھا______!! شازم کو مشاہم کی چاند کو دیکھنے کی عادت بہت عجیب سی لگتی تھی_____ وہ جب بھی چاند کو دیکھتی بس اسی کی ہو کر رہ جاتی تھی_________

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم بچپن کے دوست ہیں مشاہم_________قریباً ہر روز ہی ہم اسی مقام پر ملاقات کرتے ہیں صرف تمہاری ضد کی خاطر___ہم دونوں کا گھر جہاں سے بہت دور ہے____وجہ جان سکتا ہوں ایسی کیا خاص بات ہے اس جگہ میں جو تم ہمیشہ مجھ سے یہی ملتی ہو_____"

چاند کو دیکھتی مشاہم کا دھیان چاند سے ہٹ کر اپنے سامنے کھڑے چاند شازم پر ہوا

اسکی بات پر وہ مسکرائی______اور سنجیدگی سے بولی____

"جہاں کی خوبصورتی کو محسوس کرو شازم______کتنی پر سکون جگہ ہے______مجھے

جہاں دو چاند دیکھنے کو ملتے ہیں ان کے ساتھ وقت گزارنے کو ملتا ہے______مگر اب

اک چاند خود کو مجھ سے جدا کرنے والا ہے______"مشاہم نظریں جھکائے اداس

لہجے میں بولی شازم کے بڑھتے قدم روکے________

مشاہم کا ہاتھ تھام کر اسے روکا اس کا رو فک اپنی طرف متوجہ کیے بولا______

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں جانتا ہوں مشا ہم میرے لندن جانے پر تم اداس ہو____میں بھی کہاں تم سے دور رہ کر خوش رہ سکوں گا____لیکن جانا میری مجبوری ہے____میرے کریر کا سوال ہے____"وہ اسے پیار سے سمجھاتے بولا مگر وہ سمجھنے کے بجائے مزید اداس ہوئی اسکی آنکھوں سے بہنے والے آنسو شازم کو کمزور کرنے لگے____

"تم کیوں جانا چاہتے ہو شازم ہم سے دور____کیر ئیر تم پاکستان میں رہ کر تو بنا سکتے ہو نہ____جہاں بھی بہت اچھے یونیورسٹی اور کالج ہیں____مت جاؤ مجھ سے اتنا دور____میں نہیں رہ پاوں گی تمہارے بنا____"مشا ہم اسکے قریب بڑھے اسکی آنکھوں میں دیکھیں اسے سمجھا رہی تھی مگر پختہ ارادہ رکنے والا شازم کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا____

"تم جانتی ہو نہ مشاہم میری ماں کے پاس اتنے پیسے نہیں ہے وہ میری کالج اور یونیورسٹی کی فیس ادا کر سکے________گھر کا خرچہ ہی بامشکل پورا ہوتا ہے________اور میرا ابا وہاں لندن کسی میم سے شادی کیے عیش کر رہا ہے اور جہاں میری ماں محنت مزدوری کر کے مجھے پال رہی ہے_______میرا ابھی تو فرض ہے میں اس کے ادھورے خواب پورے کروں اور ماں کا خواب تبھی پورا ہو سکتا ہے جب میں پڑھ لکھ کر ٹیچر بن سکوں_____"شازم مسلسل مشاہم کو اپنا نقطہ نظر سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا___

مشاہم کے بہتے آنسو روکے________وہ آہستگی سے شازم کو دیکھنے لگی______

آسمان پر سیاہ بادل چھاتے دیکھ کر دونوں نے اب گھر کا رو فک کیا______

مشاہم کا ہاتھ شازم کے ہاتھ میں تھا______

"وہاں جا کر تم مجھے بھول تو نہیں جاؤ گئے نہ_____؟" مشاہم دھیمے لہجے میں بولی___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمھیں بھول گیا تو زندہ کیسے رہوں گا_____" شازم نے سنجیدگی سے جواب دیا_____

"ہوں______ مشاہم نے بے دلی سے کہا____ اسے فیل ہو رہا تھا جیسے شازم وہاں جا کر اسے بھلا دے گا اسی بات کا ڈر اسے بے چین کیے ہوئے تھا_____

وہ دونوں بابو بھائی کی حویلی کے پاس سے گزر رہے تھے ____ رات ہونے کی وجہ سے اندھیرا تھا ___ پورے آیوبیہ میں سب سے بڑی حویلی بابو بھائی کی تھی ______ وہ اسکی حویلی کے کچھ فاصلے پر تھے جب حویلی کے مین گیٹ کے پاس بابو بھائی کے خاص آدمی کی جیب بریک لگا کر روکی ____

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی کی ہیڈ لاہٹ سے آنے والی روشنی مشاہم کے چہرے پر پڑی ______ شازم نے فوراً اسے بازو سے کھینچ کر حویلی کی بیک ساہیڈ دیوار کے ساتھ لگایا اور اشارے سے چپ رہنے کو کہا ______ اور خود بھی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہوا ______ دونوں چپ کر وہ مناظر دیکھیں لگے ______

بابو بھائی کے آدمی نے کار کے ہینڈل کو پکڑ کر کار کا دروازہ کھولا_____ اک جوان لڑکی اور اک کم عمر لڑکی کو زبردستی کار سے اتارا گیا______ دونوں خود کو ان آدمیوں کی قید سے رہا کروانے کی کوششیں کر رہی تھیں مگر ناکام رہی______ دونوں کو بازو سے گھسیٹے ہوئے حویلی کے اندر لے گئے______

"لگتا ہے پھر کوئی معصوم انسان بابو بھائی کے ظلم کا شکار ہوا ہے_____" شازم سرگوشی لہجے میں بولا___

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بابو بھائی اتنا برا انسان کیوں ہے شازم_______؟ کوئی اس کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتا______ نجانے وہ ان لڑکیوں کے ساتھ کیا سلوک کرے گا" مشاہم نے غم زدہ لہجے میں کہا____

"چلو جہاں سے خاموش کے ساتھ اور ہاں اس بات کا ذکر کسی سے مت کرنا خاص کر اپنی منہ پھٹ سہیلیوں کے ساتھ____" شازم اسے سمجھاتے بولا وہ جانتا تھا مشاہم کا پیٹ تب تک ہلکا نہیں ہو گا جب تک وہ اس بات کا ذکر اپنی سہیلوں سے نہ کر دے____

مشاہم نے ہاں میں سر ہلا دیا اور دونوں ڈبے پاؤں بابو بھائی کی حویلی کے سامنے سے بھاگے_____ دونوں کا گھر حویلی سے کچھ دوری پر تھا_ شازم کے گھر سے دو گھر کے بعد مشاہم کا گھر تھا_ اسے گھر چھوڑنے کے بعد وہ اپنے گھر جاتا_____

"ماں کھانا لگا دو بہت بھوک لگی ہے___"

کچن میں کھڑی ماں کو دیکھ کر شازم اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے بولا_______

"دس منٹ صبر کرو ابھی کھانا بن رہا ہے____ آتے ساتھ ہی تمہیں بھوک لگ جاتی ہے____"عمرین بیگم بیٹے کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر بولی___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا کروں ماں تمہارے ہاتھ کے بنے کھانے کی خوشبو سونگھ کر میرے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگتے ہیں_"ماں کے پاس کھڑا شازم پانی پیتے بولا_

"اچھا اب زیادہ مکھن مت لگاؤ اپنے کمرے میں جاؤ میں روٹی بنا کر لاتی ہوں____"

انھوں نے ہانڈی کا چولہا بند کرتے کہا_____

دونوں ماں بیٹا کھانا کھا رہے تھے____جب شازم نے بابو بھائی کا ذکر چھیڑا_______

"ماں یہ بابو بھائی سے سب اتنا ڈرتے کیوں ہیں______؟ وہ جہاں کے سکول پر قبضہ کیے بیٹھا ہے____جہاں کے بچے دوسرے علاقوں کے سکولوں میں پڑھنے جاتے ہیں مگر کوئی اسکے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتا______"عمرین بیگم نے ہاتھ میں اٹھایا نوالہ سالن کی پلیٹ میں رکھا اور چہرے پر سنجیدگی سجائے بیٹے سے مخاطب ہوئیں

_____

"طاقت ور کے خلاف ہوئی آواز اٹھا سکتا ہے جو خود بھی طاقت ور ہو______ہم جیسے غریب اور مجبور لوگ صرف ان کی جی حضوری کر سکتے ہیں_____اور تم بھی دور رہا کرو ان باتوں سے______پڑھو لکھو اور اور اک قابل استاد بن جاؤ بس میری

یہی خواہش ہے_____ تمہارا اپنا سکول ہو جہاں کے تم ہیڈ ماسٹر ہو____ لوگ جب بھی تمہیں دیکھیں تو کہیں وہ دیکھو_______ عمرین کا ہیڈ ماسٹر بیٹا شازم جا رہا ہے________"عمرین بیگم کی آنکھوں میں اپنے بیٹے کے دیکھے خواب موتیوں کی طرح چمک رہے تھے_____ سامنے بیٹھا شازم ماں کی آنکھوں میں چمکنے والے خواب کو بخوبی دیکھ اور محسوس کر سکتا تھا________

"آپ کا بیٹا ہر حال میں آپ کے سارے خواب پورے کرے گا میں اک دن ضرور ٹیچر بنوں گا_____"وہ کھانے کے برتن سائیڈ پر کرتے ماں کی گود میں لیٹ کر بولا_____"عمرین بیگم نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور بولی_____

"میں جانتی ہوں میرا بیٹا بہت ذہین ہے اسی لیے اسے خود سے جدا کر کے پردیس بھیج رہی ہوں تاکہ وہ وہاں سے اک قابل انسان بن کر واپس لوٹے___"وہ محبت سے اسکے

بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی_

"میں سوچ رہی تمہارے لندن جانے سے پہلے تمہاری اور مشاہم کی منگنی کر دوں

_____اسے تمہارا نام دے دوں_____"عمرین بیگم کچھ سوچتے ہوئے بولی_____

شازم کرنٹ کھاتے ماں کی گود سے اٹھا اور انھیں حیرت سے دیکھنے لگا جیسے کوئی انوکھی

بات کہہ دی ہو انھوں نے_____

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منگنی کرنے کی کیا ضرورت ہے ماں_____میں جب اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس

آؤں گا پھر شادی کر لیں گئے_____"وہ اپنی رائے کا اظہار کرتے بولا_ مگر عمرین

بیگم نے اسکی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اپنی رائے کا اظہار کرتے بولی_____

"وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے جب پیدا ہوئی تھی اسے دیکھتے ہی میں نے قسم کھائی تھی میں اسے اپنی بہو بناؤں گی میرا بس چلے تو میں اسے آج ہی اپنے گھر کی بہو بنا لاؤں مگر تمہاری پڑھائی کی وجہ سے چپ کر جاتی ہوں____"

اپنے ماں کی آنکھوں میں چھوٹی چھوٹی حسرتیں دیکھ کر شازم کو اپنی ماں پر بے تحاشا پیار آتا______

"اچھا ماں آپ کو جیسے مناسب لگے آپ ویسا کریں______آپکی خوشی میں ہی میری خوشی ہے_"وہ ہامی بھرتے بولا اور دوبارہ ماں کی گود میں لیٹ گیا__________

"ٹھیک ہے پھر میں کل ہی عدنان سے بات کرتی ہوں تمہارے جانے سے پہلے تمہارے نام کی انگوٹھی مشاہم کو پہنا دوں______"

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد شازم آگ جلانے کے لیے جنگل سے کڑیاں اکھٹی کرنے چلا گیا______واپس گھر لوٹنے پر ماں کو گھر میں نہ دیکھ کر وہ سخت گھبرایا______ کڑیاں وہی زمین پر پھینک کر وہ اپنے ماموں کے گھر کی طرف بھاگا______

دروازہ زور زور سے کھٹکانے لگا______مشاہم نے دروازہ کھولا______

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اف آرام سے لڑکے______دروازہ توڑ دینے کا ارادہ ہے کیا______"مشاہم نے کہا

"ماں جہاں پر ہیں کیا__________؟"اس نے پریشان لہجے میں پوچھا______

"ہاں اندر ہیں پھوپھی جان______تم اتنے گھبرائے کیوں ہو_________"

مشاہم شازم کے ماتھے پر آیا پسینہ دیکھتے بولی___

"شکر ہے مجھے لگا__________؟" شازم نے ادھوری بات کہی______

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا لگا تمہیں______؟" مشاہم سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ کر پوچھا____

"کچھ نہیں لگا____" شازم اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے صاف کرتے بولا اور گھر کے اندر داخل ہوا______

مشاہم بھی دروازہ بند کیے اندر داخل ہوئی_____

"ارے آؤ______شازم کہاں تھے صبح سے_____" صائمہ بیگم نے خوشگوار لہجے میں اسکا استقبال کیا_______

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ جنگل میں کڑیاں جمع کرنے گیا تھا ممانی اسی لیے دیر ہو گئی______" وہ کرسی پر بیٹھتے بولا____

"چائے پیو گئے____" عدنان صاحب اپنا چائے کا کپ اسکی طرف بڑھاتے بولے_____

"ماں کہاں ہیں نظر نہیں آ رہی_____مشاہم تو کہہ رہی تھی ماں یہی ہیں
__________"شازم کمرے میں اپنی نظریں گھماتے بولا_____ماں کو نہ دیکھ کر اسکا
دل سخت بے چین ہو رہا تھا_____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہی ہیں تمہاری ماں_____غسل خانے گئی ہے_____مت گھبراؤ تم کہیں نہیں
جاتی وہ تمہیں چھوڑ کر_____"عدنان صاحب اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھے محبت
سے بولے وہ جانتے تھے شازم اپنی ماں کے معاملے میں کتنا سنجیدہ ہے_____شازم
عدنان صاحب کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا_____

"مشاہم سے کہو شازم کے لیے ناشتہ بنائے_____"عدنان صاحب صائمہ سے مخاطب

ہوئے بولے___

"جی کہتی ہوں_____"صائمہ چائے کے کپ اٹھائے کچن میں گئی_____

"پھر جب کی فلائٹ ہے لندن کی______؟"عدنان صاحب نے چائے کا گھونٹ لیتے پوچھا_____

"پانچ دن بعد کی ہے ماموں رات 9 بجے____"اس سے صادق مندی سے جواب دیا_____

"وہاں کس کے پاس رو کو گئے______اور تمہاری تعلیم کا خرچہ کون اٹھائے
گا______وہاں رہنے کا کوئی بندوبست بھی کیا ہے یا یوں ہی شوخیاں جارئے
ہو______"عدنان صاحب اس سے سوال پر سوال کر رہے تھے اپنی تسلی کے لیے
وہ سب جاننا چاہتے تھے____

"وہاں ابا کے پاس رو کوں گا وہی میری تعلیم کا خرچہ اٹھائیں گئے____آخر ذمہ داری
ہوں انکی مہینہ کے 40ہزار بھیج دینے سے وہ باپ کے فرض سے دستبردار نہیں ہو
سکتے______"شازم کے لہجے میں باپ کے لیے شدت کا غصہ تھا اسکا ذکر کرتے
ہوئے اسکی آنکھوں کی چمک بدلنے لگتی_______

"یوسف کے پاس رہو گئے_____اس نے ہامی بھر دی_____"یوسف کے ذکر

سے عدنان کے چہرے پے پریشانی کے بادل چھائے______

"جی ماموں میری ان سے بات ہوئی ہے وہی مجھے وہاں بھلا رہے ہیں ویزہ ٹکٹ سب کا بندوبست انھی نے کیا ہے_____"شازم اسے انفارمیشن دیتے بولا____

عدنان مزید پریشان ہوا_________

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم ابھی 19 سال کے جوان لڑکے ہو شازم______سنبھل کر چلنا____تمہارا ہر قدم میری بیٹی کے مستقبل کے ساتھ جوڑا ہے______اور مشاہم کے ساتھ ہم جوڑے ہیں______"عدنان صاحب اسے تاکید کرتے بولے جسے شازم سمجھ نہیں پایا______

"میں سمجھا نہیں ماموں_______"شازم نے حیران کن لہجے میں پوچھا____مشاہم

کمرے میں۔ناشتہ لے کر آئی اور میز پر رکھا______

"تم ناشتہ کرو______میں آتا ہوں______"وہ بات گول کرتے بول کر کمرے سے چلے گئے_مشاہم شازم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی______

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا ابا اچانک پریشان کیوں ہو گئے______؟"

"پتا نہیں______مجھے تو بالکل نارمل لگے پریشان تو کہیں سے نہیں لگ رہے______"وہ چائے پیتے بولا_____

"پتا ہے پھوپھی جان آج ہمارے رشتے کی بات کرنے آئی تھیں اور ______ ابا نے ہاں بھی کر دی ______"

"مشا ہم اپنے ڈوپٹے کے کونے کو اپنی انگلی پر رول کرتے شرماتے ہوئے شازم کو سب بتا رہی تھی _"

"ہاں جانتا ہوں میں ________ ماں نے مجھے سب بتا یا دیا تھا وہ میرے جانے سے پہلے ہمارے رشتے کو نام دینا چاہتی ہیں ______ "شازم روتی انڈے کے ساتھ کھاتے بولا ______

مشاہم کے شرماتے چہرے پر پھر اداسی چھائی______وہ گردن جھکائے زمین کو ٹکنے لگی____

"تم پھر اداس ہو گئی______"شازم ہاتھ میں اٹھایا چائے کا کپ میز پر رکھے بھاری آواز میں بولا_____مشاہم کا یوں بار بار اداس ہونا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

____

"نہیں میں کیوں اداس ہونے لگی بالا_____"وہ منہ لٹکائے بولی_______

"دیکھو مشاہم یہ (قرآن کا فیصلہ ہے)(ہر مشکل کے بعد آسانی ہے)____میرے کچھ سالوں کی دوری کو برداشت کر لو تم اس کے بعد آسانی اور ملن ہی ملن ہے____"

شازم اس کا ہاتھ تھامے بولا وہ حسرت سے اس کا چہرہ ٹکنے لگی_____شازم کی باتوں میں چھپی حقیقت کو وہ ابھی بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی________

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازم نے گہرا لمبا سانس لیا پھر اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے آہستگی سے بولا___

"جتنی محبت میری ماں مجھ سے کرتی ہے اتنی محبت مجھے کوئی نہیں کر سکتا مشاہم ______تم بھی نہیں_________وہ بھی تو اپنے دل پر پتھر رکھ کر مجھے خود سے

جدا کر رہی ہیں نہ ____ صرف میرے مستقبل کی خاطر ______ اگر وہ ماں ہو کر اپنا دل مضبوط کر سکتی ہیں تو پھر تم کیوں نہیں میرے مستقبل کی خاطر اپنا دل بڑا کر سکتی ______"

مشا ہم حیرانی سے اسے تکنے لگی ________

"میں بھی تم سے بے تحاشا محبت کرتی ہوں شازم ________ تمہارے مستقبل اچھا ہو اسکی خواہش مند میں بھی ہوں ______ آئندہ کے بعد یہ مت کہنا میں تم سے محبت نہیں کرتی _____" مشا ہم اپنا ہاتھ اسکے ہاتھوں سے چھڑواتے بولی چائے کے برتن اٹھا کر کمرے سے باہر چلی گئی _____

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو دن مشاہم اور شازم کی منگنی تھی منگنی کے تین دن بعد شازم لندن جانے والا تھا______اس نے پہلے سے ہی اپنی سب تیاریاں مکمل کر لی تھیں______

وہی رات کا دلکش وقت ہے______آسمان پر ننھے ننھے تارے بادلوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے______چاند دور کھڑا اپنی چاندنی میں مگن تھا__________

جھیل کا پانی آج ٹھنڈا مگر بہہ رہا تھا________

مشاہم دولہن کا لباس پہنے چہرے کو گھونگھٹ سے ڈھانپے جھیل کے پاس مشرقی لڑکیوں کی طرح نظریں جھکائے کھڑی اپنے ہمسفر کا انتظار کر رہی تھی______

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازم ہاتھ میں وہی بلیک روہز اٹھائے شیر وانی پہنے اسکی طرف بڑھ رہا تھا______ اس کے قریب ہوئے اپناہاتھ اسکی طرف بڑھایا مشاہم نے اپناہاتھ اس کے ہاتھ میں تھامایا________ دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھیں______ دونوں اک دوسرے کے ساتھ خوش تھے______ اچانک موسم بدلا______

شازم کو جھیل پر دور سے اسے ایک کشتی آتی دیکھائی دی اس کشتی پر اک کم عمر لڑکی بیٹھی تھی____ چہرہ اسکا چاند کی مانند چمک رہا تھا______ وہ کشتی دھیرے دھیرے ان دونوں کے قریب بڑھ رہی تھی________ اس پر نظر پڑھتے ہی شازم کے ہاتھ میں موجود مشاہم کا ہاتھ پھسلنے لگا____ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے الگ کیے شازم مدہوش ہوئے اس لڑکی کہ کشتی کے پیچھے جھیل کے کنارے پر چلنے لگا______ مشاہم اسے پکارتی رہ گئی مگر شازم اسکے نشے کے جام سے باہر نہ نکل سکا__________ اسکی کشش ایسی تھی شازم کو اسکے سوا کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا وہ کم عمر لڑکی اپنے ہی خیالوں میں مگن تھی____

"روکو ______ روک جاو ______ !!" وہ چیلا تارہا مگر وہ جھیل کا تیز پانی کشتی سمیت اسے اپنے ساتھ بہا کر لے گیا ______

وہ کرنٹ کھاتے بیڈ پر اٹھ بیٹھا ______ خوف سے چہرہ اس کا زرد ہوا تھا ______

"میں کیوں بار بار اک ہی خواب دیکھتا ہوں کون ہے وہ بچی جو بار بار مجھے اپنی طرف کھینچ رہی ہے ____ "شازم انھی سوچوں میں ڈوبے دوبارہ سونے کے لیے لیٹا اور آنکھیں بند کیے اس خواب کے بارے میں سوچنے لگا ____

عدنان صاحب اپنے چھوٹے سے گھر کے چھوٹے سے گالڈن میں اپنے پودوں کو پانی دے رہے تھے_ان کا سارا دھیان شازم کی باتوں پر تھا_شازم کا لندن میں یوسف کے پاس رہنا اسے کچھ غیر مناسب لگ رہا تھا___

"کن خیالوں میں مگن ہیں____پودوں کو زیادہ پانی دینے سے وہ مرجھا جاتے ہیں آپ مسلسل اک ہی پودے کو پانی دیئے جارہے ہیں___"عدنان کی غیر موجود دماغ کو نوٹ کرتی صائمہ بولی_

"کچھ نہیں بس یوں ہی شازم اور مشاہم کے بارے میں سوچ رہا ہوں_____منگنی کر کے کہیں ہم جذباتی تو نہیں کر رہے_شازم کے لندن جانے پر میں ذرا مطمئین نہیں ہوں___"عدنان صاحب اپنے دماغ میں آئی الجھن کو اپنی بیوی سے شیر کرتے بولے_"

"لندن جانا شازم کی ضد کی ہے____اور ہم سب جانتے ہیں وہ اپنی ضد کا کتنا پکا ہے___اس لیے اپنے دماغ میں آئی اس الجھن کو آپ ختم ہی کر دیں تو بہتر ہے_"

صائمہ عدنان کے ہاتھ سے پانی کا پائپ پکڑتے بولی جو ابھی بھی مسلسل اک ہی پودے کو پانی دیے جارہا تھا___

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منگنی کی تیاریاں آج ہی مکمل کر دینا میں بابو بھائی کی طرف جارہا ہوں____سوچ رہا ہوں منگنی کی تقریب ان کے شادی حال میں رکھ لوں موسم کے تیور ہر گھنٹے بعد بدلتے رہتے ہیں اس لیے اچھا ہے حال میں آسانی سے تقریب کو نمٹا یا جائے_"عدنان صاحب نے اپنی بات مکمل کر کے بابو بھائی کے گھر کا رخ کیا اور صائمہ باقی پودوں کو

پانی دینے لگی______

بابو بھائی اپنی جج کی کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے کھڑی ان دو لڑکیوں کا تفصیلی جائزہ لے رہا تھا___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانتی ہو تم دونوں تمہارے باپ نے کتنا قرضہ دینا تھا میرا_________؟ پورے ایک کروڑ______جو ادا کرنے سے پہلے ہی مر گیا______اب کون چکائے گا قرضہ____" بابو بھائی کی زیادہ طر نگاہیں اس آٹھ سال کی بچی پر تھیں جو اپنی بہن کے پہلو میں چپ کر خود کو بابو بھائی کی نگاہوں سے چپار ہی تھی___

"ہمیں معاف کر دو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں بابو بھائی پلیز ہمیں جانے دو___" وہ لڑکی بابو بھائی کے سامنے ہاتھ جوڑے التجائے بولی___ بابو بھائی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری وہ اس کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھ کر بولا___

"معاف تو کر سکتا ہوں لیکن جانے نہیں دے سکتا____ کہاں جاؤ گی جس گھر میں تم لوگ رہتے تھے وہ اب میرے قبضے میں ہے اپنا ایک کروڑ میں یوں ایسے ہی تو جانے نہیں دے سکتا کچھ تو وصول کروں گا نہ____" وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر انکی طرف بڑھ رہا تھا وہ چھوٹی بچی مسلسل آنکھیں بند کیے خوف سے بہن کے پیچھے چپ رہی تھی____ بابو بھائی نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا وہ آنکھیں بند کیے رونے لگی___

"اسے کچھ مت کہنا بابو بھائی____ یہ آٹھ سال کی معصوم بچی ہے____" اسکی بڑی

بہن چینخ کر اسے دوبارہ اپنی طرف کھینچ کر اپنے سینے کے ساتھ لگا کر بولی___اس بار اسکی آنکھوں میں ڈر کی جگہ غصہ ابھرا____

"اتنا بے غیرت نہیں ہوں میں جو اس حد تک گروں گا____" بابو بھائی نے غصے میں جواب دیا___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لے جاؤ ان دونوں کو اور کمرے میں بند کر دو میری اجازت کے بنا یہ دونوں کمرے سے باہر نہ نکل سکیں____" وہ اپنے ملازموں کو حکم دیتے بولا___ حکم کی تعمیل کرتے وہ انھیں اپنے ساتھ لے گے اور کمرے میں بند کر دیا___

بابو بھائی نے عدنان صاحب کو تقریب کی اجازت دے دی____

"آپی مجھے اپنے گھر جانا ہے____ چلو نہ ہم جہاں سے بھاگ چلتے ہیں___ مجھے بہت ڈر لگتا ہے یہاں____" عنایا بھی بہن کے گود میں سر رکھے خوفزدہ لہجے میں بولی_

"یہاں سے بھاگنا اتنا آسان نہیں ہے عنایا______ اگر ہم بھاگ بھی گے تو کہاں جائیں گے____ کوئی سہارا نہیں ہمارا_____" ماہم ناامیدی کے ساتھ بولی وہ حقیقت سے آگاہ تھی سمجھدار تھی_"

"تو کیا ہم یوں ایسے ہی اس گھر میں قید رہیں گے آپی______؟" عنایا کے سوال پر ماہم کی آنکھیں نم ہوئیں وہ اسے کیا سچ بتاتی حقیقت کو سمجھنے سے وہ ابھی قاصر تھی___

وہ اسے جھوٹا دلاسہ دیتی خوابوں کی رنگین دنیا میں لے گئی___

"نہیں عنایا____ایک دن تم اس قید سے آزار ہو گی____تمہارا راج کمار آئے گا جو تمہیں اس شیطان کی قید سے رہائی دلوائے گا___"

"سچ میں آپی____میرے لیے بھی راج کمار آئے گا_____؟"وہ اپنی نیلی آنکھوں میں خواب سجائے خوشی میں بولی_

"ہاں آئے گا لیکن ابھی تم سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے___"وہ اس کے ماتھے پر کس کرتے بولی_اس نے اپنی نیلی آنکھیں موندی بہن کی گود میں پر سکون ہوئے سو گئی_

اس کے سونے کے بعد بابو بھائی نے اسے اپنے کمرے میں بلایا___

"اگر تم چاہتی ہو تمہارے باپ کی روح کو سکون ملے اور تمہاری پھول جیسی معصوم بہن محفوظ رہے تو تمہیں ویسا ہی کرنا ہو گا جیسا میں کہوں گا___" بابو بھائی نے اسکی کمزوریوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے ساتھ کوئی سودے بازی کرنے لگا تھا

___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں بابو بھائی____ لیکن میرے بہن کے ساتھ کچھ غلط مت کرنا_" ماہم کو صرف اپنی بہن کی فکر لاحق تھی وہ اس کی خاطر سب کچھ کر گزرنے کو راضی تھی___

"ٹھیک ہے پھر میرے آدمی تمہیں کام سمجھا دیں گے تم آج رات ہی ان کے ساتھ خاموشی سے یہاں سے چلی جاو گی تمہاری بہن میرے پاس محفوظ رہے گی ______ ہفتے میں اک بار تمہیں اس سے ملوا دیا جائے گا___" بابو بھائی اپنا فیصلہ سناتے بولا اس نے خاموشی سے تسلیم کر لیا کیونکہ اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا_____

رات کے دو بجے اپنی روتی ہوئی بہن کو زبردستی اپنے سینے سے الگ کیے وہ گاڑی میں بیٹھی عنایا روتی چینختی رہی مگر کسی کو اس پر رحم نہیں آیا_____شازم گالڈن میں چھپے سب مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا_عنایا کا اس طرح رونا گڑ گڑانا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا___آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے مگر دل اسکا مچل رہا تھا

___

"کاش میں تمہیں بابو بھائی کے چنگل سے بچا سکتا____کوئی کیسے اتنی چھوٹی اور معصوم بچی پر ایسا ظلم کر سکتا ہے____" شازم نے غمزدہ لہجے میں کہا اور بنا پھول توڑے ہی واپس چلا گیا_

اگلے دن منگنی کی تقریب تھی سب بے تحاشا خوش تھے___مشاہم سرخ جوڑے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی___شازم نے اپنے ہاتھوں سے اسے رنگ پہنائی ______منگنی کی تقریب ختم ہونے کے بعد شازم بابو بھائی کو حال کی پیمنٹ کرنے گیا___جسے لینے سے بابو بھائی نے انکار کر دیا___

"تمہاری ماں کو میں اپنی بہن مانتا ہوں شازم____کوئی اپنے بھانجے سے پیسے لیتے اچھا لگتا ہے بالا______" بابو بھائی بڑا پن دیکھاتے بولا___

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنایا ٹھرے میں چائے رکھے کانپتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ ٹھرے اٹھا کر کمرے میں آئی اس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے___شازم کی نظریں سامنے سے آتی عنایا پر روکی اس کے ہاتھ سے ٹھرے گرنے ہی والی تھی جب شازم نے فوراً آگے بڑھ کر ٹھرے تھامی___وہ اسکی نیلی آنکھوں کو دیکھتا ہی رہ گیا___ان میں اس قدر کھویا کہ بابو بھائی کہ آواز دینے پر بھی وہ ہوش میں نہ آیا___آخر بابو بھائی نے اپنا بھاری ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا اور غصیلی لہجے میں بولا___

شازم_______بہرے ہو گے ہو کیا_____؟

اس نے چونک کر اپنے پیچھے کھڑے بابو بھائی کو دیکھا جو اس پر عقاب کی نگاہیں رکھے تھا

وہ بابو بھائی سے نظریں چراتے بولا_

"میں چلتا ہوں بابو بھائی مجھے تیاری بھی مکمل کرنی ہے_"اس نے تیز لہجے میں کہا اور چلا گیا_مگر اس کا سارا دھیان عنایا پر تھا اسی کو خوفزدہ چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے گردش کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج شازم کے جانے کا دن تھا___سبھی غمگیں تھے وہ نہیں جانتا تھا وہ اب واپس کب آئے گا مگر دوبارہ ملنے کی آس سے وہ سب کو الوادع کر رہا تھا___

وہ اپنے ماموں کے ساتھ کار میں بیٹھ کر ایوبیہ کی سڑکوں سے گزر کر اسلام آباد جا رہا تھا___مشاہم آنکھوں میں جدائی کے آنسو لیے اس خود سے جدا ہوتے دیکھ رہی

تھی____دیکھتے ہی دیکھتے کار اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئی اس نے ست قدموں کے ساتھ اپنے گھر کا روف کیا____اپنی ماں کی ذمہ داری وہ مشاہم کو سونپ گیا تھا____عمرین اپنے بھائی کے گھر شفٹ ہو گئیں_

ہفتوں پر ہفتے گزر گے____مشاہم شازم کی یاد میں گم سہم رہنے لگی جہاں تک سکول جانا بھی چھوڑ دیا____

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس دن وہ گالڈن میں گم سہم بیٹھی تھی جب صائمہ بیگم تیز قدموں کے ساتھ اس کے پاس آئی اور ہاتھ میں اٹھائی اسکی کتابیں اس کے سامنے رکھے میز پر غصے سے پھینکی مشاہم ماں کی اچانک انٹری سے گھبرائی____

"کیا ہوا امی آپ اتنی غصے میں کیوں لگ رہی ہیں___"اس نے دھیمے لہجے میں پوچھا___

"تمہاری دیوانگی اور بے وقوف حرکتوں کو دیکھ کر میں غصہ نہ کروں تو کیا کروں

______؟"

"آئی تھی تمہارے باپ کو تمہارے ہیڈ ماسٹر کی کال بتا تا رہے تھے تم ہر پر چے میں

بری طرح فیل ہو رہی ہو______"ان کے ہر الفاظ میں مشاہم کے لیے غصہ ابھر رہا

تھا مگر وہ کہیں اور ہی گم تھی ماں کی بات سن کر بھی ان سنی کر دی جس پر وہ مزید بھڑ کی

____

__

"تم کیوں اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں سے الجھا رہی ہو مشاہم وہ مرا تو نہیں ہے صرف

لندن ہی گیا ہے جس پر تم اتنا سوگ منا رہی ہو آ جائے گا واپس کچھ سالوں

بعد______"صائمہ کی کہی بات مشاہم کے زخمی دل کو گھائل کر گئی وہ ٹرپ کر بولی___

"اللہ نہ کرے امی جو شازم کو کچھ ہو____یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ____"اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھ کر صائمہ بیگم کا لہجہ نرم ہوا___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھو مشاہم وہ وہاں پڑھنے لکھنے گیا ہے خود کو کسی قابل بنانے گیا ہے اور جب وہ واپس لوٹے گا تو اک قابل اور پڑھا لکھا انسان ہو گا_____تمہیں کیا لگتا ہے اک پڑھا لکھا شخص ان پڑھ لڑکی کو اپنائے گا_____ہر گز نہیں_____پھر کیوں تم اپنا مستقبل برباد کر رہی ہو مشاہم______"صائمہ بیگم اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی وہ اسے آنے والے کل سے آگاہ کر رہی تھیں_

"میرا دل نہیں کرتا امی پڑھنے کا_____اور آپ بھی تو ابو سے کم پڑھی لکھی ہیں انھوں نے تو کبھی آپکو کمظرف نہیں سمجھا______پھر شازم کیوں مجھے خود سے کم ظرف سمجھے گا__؟"مشاہم کے کیے سوال پر صائمہ بیگم اپنا سر پکڑ کر رہی گئیں

____

وہ اس کے پاس بیٹھی اور اسے تفصیلی سمجھانے لگی____

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہر انسان کی سوچ میں فرق ہوتا ہے مشاہم ہر بدلتے وقت میں فرق ہوتا ہے انسان کی سوچ اس کا شعور وقت کے ساتھ بدلتا رہتا ہے تمہارے اور میرے ابو کی شادی 20 سال پہلے ہوئی تھی اس وقت لڑکوں کی سوچیں منفرد تھیں آج کے وقت میں لڑکوں کی سوچیں اور پسند منفرد ہے اور 20 سال بعد آنے والے لڑکوں کی سوچ بالکل منفرد اور الگ ہو گی_____شازم لندن سے پڑھ لکھ کر واپس لوٹے گا تو اسے پڑھی لکھی

لڑکی ہی اچھی لگے گی جو اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے____اتنی چھوٹی سی بات کیوں نہیں سمجھ آتی تمہیں مشاہم____"صائمہ بیگم اپنی بیٹی کے ساتھ دماغ کھپا رہی تھیں کہ شاید اس کے دماغ سے شازم کا بھوت اتر جائے اور وہ اپنی پڑھائی پر دھیان دے____

"اچھا امی میں اب خیال رکھوں گی وعدہ تو نہیں کرتی مگر کوشش کروں گی کہ اپنی پڑھائی پر دھیان دے سکوں___"مشاہم بجھے ہوئے لہجے کے ساتھ ماں کو یقین دہانی کرتے بولی_

"چلو تم اب اگلے پرچے کی تیاری کرو میں کھانا بنا لوں___"اسے پڑھائی پر لگا کر انھوں نے کچن کا روک کیا____

بابو بھائی اس بچی کا کیا کرنا ہے اس کی بہن کو تو کام پر لگوا دیا ہے اگر کہوں تو اسکا بھی کہیں بندوبست کر دیتا ہوں___

بابو بھائی اپنے بڑے سے لاؤنج میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا اس کے سرہانے پر کھڑا اسکا اسسٹنٹ اسے ہفتہ بھر کی روٹین گائیڈ کرنے کے ساتھ عنایا اور ماہم کے معاملے کی یاددہانی کروا رہا تھا___

" ہمممممممممممممم______ماہم کو اپنی جاسوسوں کے احصار میں رہنے دو جب تک وہ ہمارے اعتماد پر مکمل نہ اتر جائے______اور عنایا یہی اسی گھر میں رہے گی خالدہ کو اس کی ذمہ داری سونپ دو وہی اسکی پرورش کرے گی بہت کام آئے گی عنایا

ہمارے ______ ہیرا جتنا بڑا اور قیمتی ہوگا اتنا ہی مہنگا اور نایاب ہوگا اس لیے اس کے بڑے ہونے تک ہمیں صبر کرنا ہوگا ____" وہ اخبار میں خبریں پڑھنے کے ساتھ اسے اپنے گھٹیا پلین سے آگاہ کر رہا تھا جسے سن کر اسکا اسسٹنٹ اسکی سوچ پر حیران ہوا اور تعریف کیے بنا نہ رہ سکا ___

"داد دینی پڑے گی بھائی آپکی عقل کو _____"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابو بھائی اپنے چہرے پر ہلکی شیطانی مسکراہٹ بکھیرے بولا ____

"بابو بھائی نام ہے میرا بہت دور کی سوچتا ہوں میں _______ ہر فیصلہ ہر پلین سوچ سمجھ کر تیار کرنا چاہیے تبھی آپ کامیاب ہوگے ____"

"شام کو گاڑی تیار رکھنا جھیل کے پاس شکار کرنے جائیں گے ____" وہ اخبار فولڈ

کرتے بولا

"شام کے وقت_______؟ مگر بھائی شام کے اندھیرے میں شکار کرنا مشکل ہو گا ____اندھیرے کے باعث شکار نظر نہیں آئے گا__"اسکا اسسٹنٹ اسکے دیے حکم پر سوال اٹھاتے بولا___

"ہوں________وہ طنزیہ مسکرایا اور اپنے سامنے کھڑے اسسٹنٹ کی طرف دیکھ کر بولا___

"شکار کا مزہ شام کے وقت ہی آتا ہے نواز____جب شکار بے خبر ہو اپنی طرف بڑھنے والی موت سے_____خیر تم نہیں سمجھو گے______میرا سفید سوٹ ریڈی کروا دینا شام میں ملتے ہیں_"بابو بھائی اپنی سیٹ سے اٹھتے بولا___

مشاہم اپنے چہرے پر ویرانی سجائے جنگل کے شاٹ کٹ سے ہوئے جھیل کے کنارے جا رہی تھی__اکتوبر کی ہوئی پہلی بارش سے اکتوبر کی راتیں کافی سرد تھیں تیز ہوا کے جھونکے سردی کی شدت میں اضافہ کر رہے تھے______

وہ جھیل کے پاس پہنچی جھیل کے سامنے بڑے سے پھتر پر بلیک روہز دیکھ کر اس کا ویران چہرہ مسکراہٹ کے ساتھ کھلا____

"شازم تم لوٹ آئے_______"بلیک روہز کو دیکھ کر اس کے لبوں سے بے تحاشا یہ الفاظ ادا ہوئے اس نے فوراوہ بلیک روہز اپنے ہاتھوں میں لیا اور محبت سے اپنی آنکھیں بند کیے سینے سے لگا یا____

دور کھڑا بابو بھائی مسکرایا_______آنکھوں میں وحشت بھرے اپنے اسسٹنٹ

سے مخاطب ہوئے بولا____

"آگیا ہے شکار کرنے کا وقت______"

"مگر یہ تو عدنان صاحب کی بیٹی اور شازم کی منگیتر ہے___"نواز نے حیرت سے پوچھا

_وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ بابو بھائی مشاہم کا شکار کرنے کی بات کر رہے ہیں___

"معلوم ہے مجھے بتانے کی ضرورت نہیں___"وہ اسے کہہ کر مشاہم کی جانب بڑھا

اور اس کے سامنے آ کھڑا ہوا_____

"تو وہ شازم تھا جو ہر روز میرے گالڈن سے بلیک روہز توڑ کر تمہارے لیے لاتا تھا____" بابو بھائی کی آواز سن کر مشاہم نے اپنی بند آنکھوں حیرت سے کھولی سامنے بابو بھائی کو دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوئی سینے سے لگا پھول اس کے قدموں میں گرا____

"آ_______آپ______یہ____یہاں______بابو بھائی____"اس کے کانپتی زبان سے الفاظ ادا کیے____

"نہ نہ نہ________بھائی مت کہو_____صرف بابو کہو______"بابو بھائی نے اپنی شہادت کی انگلی سے انکار کرتے کہا وہ مزید چونکی___

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں بابو بھائی آپ عمر میں مجھ سے بڑے ہیں سب کے بھائی ہیں

تو میرے بھی بھائی ہوئے____"

"ذرا سی تو عمر میں فرق ہے تم 18 سال کی ہو اور میں 30 سال کا ہوں بس جلدی ذمہ داریاں سر پر پڑھنے کی وجہ سے تمہیں زیادہ عمر کا لگتا ہوں______لیکن میرا دل بالکل جوان ہے_وہ اپنے قدم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا____

اس کے اپنی طرف بڑھتے قدم دیکھ کر مشاہم نے اپنے قدم پیچھے کی جانب لیے______وہ پہلی بار بابو بھائی کا ایسا رویہ اپنے لیے دیکھ رہی تھی__اس آنکھوں میں چمکتی روشنی اسے اپنے لیے آگ کی مانند محسوس ہو رہی______

قدم پیچھے کی جانب لیتے لیتے وہ پھتر کے ساتھ جا لگی_____بابو بھائی بالکل اس کے قریب پہنچ چکا تھا______

"تم جانتی ہو مشاہم______میں جانتا تھا شام ہر روز میرے گالڈن سے پھول ٹوڑ کر تمہارے لیے لاتا ہے________صرف تمہاری خاطر میں خاموش رہا کہ وہ پھول تمہیں پسند ہیں ورنہ بابو بھائی اپنی چیزیں چرانے والوں کو زندہ نہیں بخشتا________"وہ اسکی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھ کر اسے سچ سے آگاہ کر رہا تھا____مشاہم سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ بابو بھائی اتنی گری ہوئی سوچ بھی رکھ سکتا ہے وہ بھی اپنے گاؤں کی لڑکی کے لیے____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابو بھائی اپنا ہاتھ دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھانے لگا_مشاہم کے نرم و ملائم کھلے لمبے بال بابو بھائی کے ہاتھ کی گرفت میں تھے جنہیں وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں لیے الجھا رہا تھا_مشاہم کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے___وہ صدمے سے اسکا نیا روپ دیکھنے لگی___اسے اپنا جسم بے ساخت محسوس ہوا ہلنا جیسے وہ بھول ہی گئی ہو___بابو بھائی شرافت کی ساری حدیں پار کرتے اپنے ہونٹوں کو اس کے کانپتے

ہوئے ہونٹوں کے قریب لایا مشاہم نے خوف سے اپنی آنکھیں سختی سے بند کی آنسو اس کے چہرے کو بھیگوتے ہوئے مسلسل بہہ رہے تھے___اس سے پہلے وہ اپنے ناپاک ادارے لیے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتا کسی نے چینخ کر مشاہم کو پکارا وہ گھبرا کر اس سے دور ہٹا اور پیچھے پلٹ کر نائمہ کو دیکھا____

"مشاہم تمہیں خالہ جان ڈھونڈ رہی ہیں گھر چلو____"نائمہ تیز لہجے میں بولی بابو بھائی کو مشاہم کے ساتھ دیکھ کر وہ بھی گھبرائی____

بابو بھائی نے فورا اپنا راستہ تبدیل کیا اس کے جانے کے بعد نائمہ بے ساختہ حالت میں کھڑی مشاہم کے پاس گئی_اسکا ہاتھ تھام کر اسے سہارا دیا____

"یہ سب کیا ہے مشاہم______؟ بابو بھائی تمہارے ساتھ ایسی شرمناک حرکت کیسے کر سکتا ہے____"

مشاہم نائمہ کے گلے لگ کر رونے لگی____

"میں نہیں جانتی نائمہ وہ ایسا کیوں کر رہے تھے لیکن اگر تم وقت پر نہ آتی تو نجانے وہ میرے ساتھ کیا کیا کر جاتے________"مشاہم مضبوطی سے نائمہ کے گلے لگی ہوئی تھی وہ اسے دلاسہ دے رہی تھی__

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

United Kingdom

ہر شہر کا اپنا اک مزاج ہوتا ہے______قدامت پسندی اور اداسی________ لندن شہر کا ہی خاصا ہے_

مجھے کبھی چیختے، شور مچاتے، بے چین شہر اچھے نہیں لگے_________مگر سرد خاموش اور پر سکون شہر انسان کا ہر غم ہر دکھ اپنے اندر سمیت لینے والے شہر مجھے ہمیشہ

سے متاثر کرتے ہیں________اور لندن شہر بھی انھی شہروں میں سے ایک ہے۔

لندن ایک وسیع اور بلند عمارتوں سے سجا چمکتا شہر ہے۔

لندن کی شام اگر دن بھر دھوپ نکلنے کے بعد ہو تو شاید ہی اس سے کوئی حسین شام ہو________دنیا کے کسی اور خطے پر اترتی ہو گی اور اگر موسم خزاں کا ہو پھر سونے پر سوہگاہ والی بات ہوتی ہے___

شازم بھی اب اسی شہر کا اک حصہ بن گیا___

City university of London

میں اسکے والد نے اسکا ایڈمیشن کروادیا_ وہ وہاں زیادہ تر یونیورسٹی میں اکیلا ہی رہتا تھا_ اتنی بڑی یونیورسٹی میں اسے دور دور تک کوئی پاکستانی نظر نہیں آیا____ زیادہ تر وہاں کے باشندے گورے ہی گورے نظر آتے_____ وہ اپنی پڑھائی پر مکمل توجہ دے رہا تھا____

یونیورسٹی میں وہ لائبریری میں بیٹھا پڑھائی کر رہا تھا جب اس کی سامنے والی کرسی پر اک نیلی آنکھوں والی گوری آ بیٹھی___ شازم کی نگاہیں اس پر پڑی اسکی نیلی آنکھیں دیکھ کر اس کے ذہین میں عنایا کا عکس گھوما____ اسکی یادوں پر حق مشاہم کا تھا مگر اس نے وہ حق عنایا کو دیا____

اس کے تصور کو اپنے ذہن سے نکالتے ہوئے اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دی مگر ذہن تھا اسے جھٹلا ہی نہیں پارہا تھا___

"بابو بھائی نے کیا کیا ہو گا اس معصوم کے ساتھ_____اسکا حال بھی کہیں اسکی بہن جیسا تو نہیں______" یہ تصور آتے ہی بک بے چینی کے ساتھ بند کرتے وہاں سے چلا گیا___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنا زیادہ تر وقت گھر کے باہر ہی گزارتا تھا_اپنے باپ کے ہمقدم کسی دوسری عورت کو دیکھ کر اسکا بی پی آئی ہونے لگتا جو جگہ اسکی ماں کی تھی اب وہاں کوئی دوسری عورت تھی یہ بات اس کے لیے ناقابل برداشت تھی_____

وہ اپنے بیڈ پر لیٹا انھی سوچوں میں مشغول تھا___ماں کی کمی اسے شدت سے محسوس ہو

رہی تھی__لاؤنج سے آنے والی اس کے سوتیلے بہن بھاہیوں کی آوازیں اس کے کانوں میں جلتے انگاروں کی طرح چب رہی تھیں_____

جتنی نفرت اسے اپنے باپ سے تھی اتنی ہی چھرا سے اپنے بہن بھائیوں اور سوتیلی ماں سے تھی____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں بہت مس کرتا ہوں تجھے ماں______من کرتا ہے سب کچھ چھوڑ کر پاکستان واپس لوٹ آؤں______مگر شازم نے کبھی ہار ماننا نہیں سیکھی____"وہ اپنی ماں کی تصویر کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے اسکی یاد میں غمگیں ہوئے تھا____

وہاں دوسری طرف اس کے جاتے ہی بری نظروں کا شکار ہوئی مشاہم اسے یاد کیے

اپنے تکیے پر آنسو بہا رہی تھی___

"کاش شازم تم مجھے یوں اس طرح اکیلا چھوڑ کر نہ جاتے_____ تمہاری کمی مجھے شدت سے محسوس ہو رہی ہے____ اگر آج تم میرے ساتھ ہوتے تو بابو بھائی کی ہمت نہ ہوتی میرے ساتھ کچھ غلط کرنے کی_____ واپس آ جاؤ شازم_______" وہ اپنے من ہی من میں خود کلامی کر رہی تھی____

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابو بھائی اپنے کمرے میں بے چینی کے ساتھ ٹہل رہا تھا___ ادھوری ملاقات سے اسکی بے چینی مزید بڑھی_ نواز جو بابو بھائی کی اس حرکت پر ابھی تک حیران تھا بہت سے سوال کیے اسکے سامنے کھڑا تھا___

"کیا آپ مشاہم میں پہلے سے دلچسپی رکھتے تھے____ یا شازم کے جانے کے بعد آپکی

نظر اس پر پڑی____"اس نے لکچاتے ہوئے پوچھا___

" نظر تو بہت پرانی ہے مگر اس شازم کی وجہ سے خاموش رہا کیونکہ وہ اسکا بہترین رکھوالہ جو تھا اسی لیے تو اس کے باہر جانے کا انتظام کیا ہے میں______ اگر گاؤں والوں کو اس بات کا علم ہو جاتا تو میری ساخت متاثر ہوتی میری بنی بنائی عزت خراب ہو جاتی اسی لیے میں ٹھیک مواقع کی تلاش میں خاموش رہا____" بابو بھائی سگریٹ کا کش لیتے اسے سب بتا رہا تھا جسے سن کر نواز کے کان کھڑے ہوئے اس نے افسوا گردن ہلائی____

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی_____ مجھے آپی کے پاس جانا ہے آپ مجھے ان کے پاس لے چلو نہ____"

عنایا اپنے سامنے رکھی کھانے کی ٹھرے کو اپنے پاس سے ہٹاتے خالدہ بی کے سامنے

گڑگڑاتے بولی___

"میں کہاں سے لاؤں آپکی بہن کو بچے______میں نہیں جانتی آپکی آپی کو ______آپ چپ چاپ کھانا کھالیں ورنہ بابو بھائی مجھ سے خفا ہوں گے اور آپ پر بھی برہم ہوں گے___"وہ نوالہ اس کے منہ میں ڈالتے بولی_بابو بھائی کے خوف سے اس نے نوالہ خاموشی سے کھالیا___

وقت گزرتا گیا مہینہ پر مہینہ بیت گے مشاہم سکول نے کالج کا سفر طہ کر لیا____بابو کی حرکتیں آئے دن ناقابل برداشت ہو رہی تھیں مشاہم نے بلاضرورت گھر سے باہر جانا ہی چھوڑ دیا وہ زیادہ تر خود کو کمرے میں ہی بند رکھتی___شازم بابو بھائی کی کمپیوٹر پر ویڈیو کال کرتا اور اپنے گھر والوں سے بات کرتا سبھی بات کرتے مگر مشاہم اسے کبھی

دیکھائی نہ دیتی بابو بھائی کے گھر جانے کا اس میں حوصلہ نہیں تھا___

اس دن بھی سبھی نے ویڈیو کال پر بات کی اس نے ماں سے پوچھنا چاہا ماشاہم کے بارے میں مگر عدنان کی موجودگی میں پوچھنے کی ہمت نہیں جتا پایا______

میں تمہیں بتاؤں۔۔۔محبت بھی بھی ختم نہیں ہوتی۔۔۔لیکن۔۔۔جب کسی کی محبت کے بدلے ہم اسے بے رخی دیں۔۔۔تو آخر وہ کب تک اس درد میں جیے؟؟؟کیا اس نے ہم سے محبت اس لیے کی تھی کہ ہم اسکے دکھ سمیٹنے کے بجائے غموں کا سمندر تحفے میں دیں؟؟؟ہر وقت اسے اپنی بے رخی سے زخمی کریں؟؟؟وہ ہمیں اپنا ہمدرد بناتا ہے اور ہم ہی اس کا درد بن جاتے ہیں۔۔۔اور ایک بات یاد رکھنا۔۔۔پکی محبت بھی اللہ صرف ایک ہی بار دیتے ہیں۔۔۔اب چاہے تو اس محبت کو اپنا کر زندگی خوبصورت جنت بنالو۔۔۔چاہے تو اسے اپنی بے رخی سے کھو کر ساری زندگی محبت کو ترستی۔لیکن جب کوئی ہم سے سچی محبت کرتا ہے چیتا ہے چلاتا ہے بتاتا ہے کہ تم میری دنیا ہو جنت ہو۔۔۔تب ہمیں اس کی قدر تک نہیں ہوتی۔۔۔اور پھر جب وہ چیخ چیخ کر خاموش ہو جاتا ہے تب ہمیں احساس ہوتا ہے۔۔۔لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی

ہے۔۔۔ہاں بہت دیر۔۔۔اور اگر دیر نہیں ہوئی تو ایسے شخص کو اپنے دل میں بسالو ۔۔۔اسے خوشیاں دو۔۔اس کے ہو جاؤ۔ہاں پھر زندگی جنت بھی دیکھو۔۔۔ہاں ۔۔۔جنت_____!!

"تمہاری خاموشی نے مجھے خط لکھنے پر مجبور کیا ہے مشاہم__________میں جب سے لندن آیا ہوں اک بار بھی تم نے مجھ سے بات نہیں کی_____خط لکھنے کے سوا میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا____میں جانتا ہوں تم جب جب خاموش ہوتی ہو تم کسی پریشانی میں مبتلا ہوتی ہو____تمہاری خاموشی بار بار مجھے یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے تم کسی مصیبت میں مبتلا ہو_____اگر کوئی ایسی بات ہے جو تم مجھے کال پر نہیں بتا سکتی تو مجھے خط کے ذریعے بتادو______میں تمہارے جواب کا انتظار کرونگا

____

تمہارا شازم__________

شازم کا محبت بھرا خط پڑھ کر مشاہم کی آنکھیں نم ہوئی آنسو اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے اس کے ہاتھ میں اٹھائے خط پر گرے____

"میں جانتی تھی شازم میرے دل کی بات تم تک ضرور پہنچے گی آخر تم میرے دل میں جو بستے ہو کاش میں تمہیں بابو بھائی کا سچ بتا سکتی___" وہ شازم کا خط اپنی ڈائری میں رکھتے ہوئے محبت سے بولی___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائمہ کے کہنے پر مشاہم نے خط کے ذریعے شازم کو سچ بتانے کا فیصلہ کیا___ وہ خط لکھ کر کالج جاتے ہوئے ڈاکخانہ میں پوسٹ کروانے گئی_ پوسٹ مین کے حوالے کو خط کیا اور خوشی خوشی وہاں سے کالج کا رو فک کیا اسکی بری قسمت کہاں اسکا ساتھ چھوڑنے والی تھی بابو بھائی کا جاسوس جو وہی کھڑا سارا قصہ دیکھ رہا تھا اسی وقت بابو بھائی کو کال کی اور ساری صورتحال سے آگاہ کرنے لگا__________

محبت میں اگر ویلن آجائے تو اس کہانی کا انجام بہت خوفناک ہوتا ہے_______!!

مشاہم کالج سے گھر واپس لوٹ رہی تھی جب اک جیب بریک لگا کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی_دو آدمی جیب سے اترتے اسے زبردستی بازو سے پکڑ کر جیب میں بیٹھایا ان نے کچھ فاصلے پر کھڑی کار جو انھی کے طاقب میں تھی کار کے درمیان کچھ فاصلہ رکھے انکا مزید طاقب کرنے لگی___جب جیب سڑک سے سنسان راستے کی طرف بڑھی دوسری کار کی سپیڈ تیز ہوئی اور پل بھر میں وہ کار جیب کے سامنے آ کھڑی ہوئی جیب ڈاہیو کرتے شخص کو مجبوراً اچانک بریک لگا کر جیب روکنا پڑی جیب کے روکتے ہی کار ڈرائیو کرتا شخص پولیس وردی پہنے کار سے اترا اس کے ہاتھ میں گن موجود تھی_ سامنے پولیس مین کو دیکھ کر جیب ڈرائیور نے جیب سٹاٹ کی اس سے پہلے وہ بھاگنے کی کوشش کرتے اسپیٹکر نے گاڑی کے ٹائر پر فائر کر کے ٹائر ناکارہ بنا دیا____اسپیٹکر کی کار سے مزید تین شخص کار سے اترتے دونوں طرف سے جواباً فائرنگ مقابلہ ہوا

_____جیت آخر اسپیٹکر اذہان کی ہوئی___وہ تیوں جیل کے ڈراہنگ روم میں اپنی خاطر داری کروا رہے تھے البتہ مشاہم اسپیٹکر کے آفس میں اس کے سامنے نظریں جھکائے خاموش آنسو بہہ رہی تھی البتہ اسپیٹکر اذہان اپنی نظریں اسی پر جمائے بیٹھا

تھا____

"دیکھیں آپ مسلسل آدھے گھنٹے سے روئی جا رہی ہیں______ہم آپ سے کچھ پوچھ رہے ہیں_____نہ آپ ان لڑکوں کے بارے میں کچھ بتا رہی ہے کہ آخر اتنے خطرناک لڑکوں کے ساتھ آپکا کیا لینا دینا ہے جو دن ڈارے آپکو زبردستی اپنے ساتھ لے کر جارئے تھے_______اور نہ آپ اپنے گھر کا پتہ یا موبائل نمبر دے رہی ہیں کہ ہم انھیں آپ کے بارے میں انفارم کر سکیں_____"اذہان لہجے میں نرمی بھرے اس سے سوال گو ہوا____

مشاہم اپنی سرخ جھکی آنکھیں اٹھائے اسکی سوالیہ نگاہوں میں دیکھنے لگی_____وہ اسے کچھ بتانا چاہ رہی تھی مگر خوف سے اسکی زبان پر تالہ لگا تھا___جسے پہچانے میں اذہان نے ذرا دیر نہ لگائی___

"دیکھیں آپ خوفزدہ مت ہوں کسی سے بھی_____میں آپ کے ساتھ ہوں
_____مجھے معلوم ہے یہ کسی بابو بھائی کے آدمی ہیں ہم انھی لڑکوں کے طاقب میں
تھے ہمارا ارادہ ابھی کارروائی کرنے کا نہیں تھا مگر آپکو مشکل میں دیکھ کر مجھے اپنا ارادہ
بدلنا پڑا_______اگر آپ بھی اب خاموش رہیں گی تو میں کچھ نہیں کر سکوں
گا____"اذہان کی باتیں سن کر اس میں تھوڑی حوصلہ افزائی ہوئی وہ اسے اپنے اعتماد
میں لے کر بابو بھائی کا ہر سچ بتا دینا چاہتی تھی مگر وہ اسے یہ بتانے سے اترا رہی تھی کہ وہ
اس پر گندی نظر رکھے ہوئے ہے_____

"وہ___بابو بھائی اک خطرناک اور گھٹیا انسان ہے اس نے اپنے گھر میں دو لڑکیوں کو
بھی قید کر رکھا ہے اور_____ج_____مجھ سے بھی_______بدتمیزی کرنے کی
کوشش کی______"آنکھوں میں آنسو لیے پھڑ پھڑاتے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ
بولی___اذہان گہری نظروں سے اسکا چہرہ تکنے لگا_____

"آپ پریشان مت ہوں اگر ہمیں آپکی گواہی کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم آپکو دوبارہ طلب کریں گے آپ اس کیس کی اہم گواہ بھی ہیں اور ظلم سہنے والوں میں سے بھی______آپکی گواہی ہمارے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے___"اذہان اسی کے چہرے پر نظریں جمائے بول رہا تھا____

"آپ اپنے والد یا بھائی کا موبائل نمبر دیں اس بارے میں انھیں معلوم ہونا بہت ضروری ہے___"اذہان نے کہا وہ آنکھوں میں خوف کیے اسے ٹکنے التجا بولی___

"پلیز میرے بابا کو یہ سب مت بتایئے گا میں نہیں چاہتی میری وجہ سے ان کی گردن سب گاؤں والوں کے سامنے جھکے____"

"What_____?

انھیں کس بات کی شرمندگی ہوگی_____آپ اک قاتل انسان کو اس کے اصلی مقام تک پہنچانے میں ہماری مدد کریں گی انھیں تو فخر ہونا چاہیے آپکی بہادری پر_____"

اذہان لہجے میں حیرانی لیے بولا اور ساتھ وعدہ بھی کیا کہ وہ اس کے ساتھ رہے گا___

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میری وجہ سے بابو بھائی آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا_ وہ جب جب آپ کے خلاف کھڑا ہو گا اپنے مدمقابل مجھے پائے گا____"نہجانے اذہان نے کیا سوچ کر اس سے اتنا بڑا وعدہ کیا___

مشا ہم آنکھوں میں حیرانی لیے اسے دیکھنے لگی اک انجان شخص کی سپورٹ اسے مضبوط بنا رہی تھی اس نے ہاں میں سر ہلا دیا_____

وہ شام کو اذہان کے ساتھ اپنے گھر لوٹی_____اذہان نے خود عدنان صاحب کو ساری حقیقت سے آگاہ کیا اور وہ سب بھی بتایا جو مشاہم بتانے سے ڈر رہی تھی____سچ سن کر عدنان صاحب کے قدم لڑکھڑائے____انھوں نے مایوس سے پاس کھڑی مشاہم کا پریشان چہرہ دیکھتے دکھی لہجے میں بولے____

"مشاہم______تم نے ہم سے آخر اتنی بڑی بات کیوں چھپائی______تم جانتی ہو نہ بابو بھائی کتنا خطرناک اور چال باز انسان ہے_____وہ اپنے مفاد کے لیے ساری حدیں پار کر دینے والا انسان ہے تو پھر کیوں تم نے اتنی اہم بات ہم سے چھائی_____خدانہ خواستہ وہ تمھیں کوئی نقصان پہنچا دیتا پھر ہم کیا کرتے____"عدنان کی آنکھوں باتوں میں بیٹی کی عزت کی خاطر سخت پریشانی لاحق تھی_مشاہم خاموش تھی البتہ اذہان عدنان صاحب کو ایسی حالت میں دیکھ کر وہ خاموش نہ رہ سکا اور انھیں حوصلہ دیتے بولا

"آپ پریشان مت ہوں انکل یہ کیس دو سال سے میں ہینڈل کر رہا ہوں میرے پاس بابو بھائی کے خلاف پکھتا ثبوت ہیں بس ایسے گواہوں کی تلاش ہے جو اس کے خلاف عدالت میں گواہی دے سکیں اور وہ میری تلاش مشاہم پر آ ختم ہوئی ہے ___ بس آپ کی اجازت درکار ہے عدالت میں مشاہم ہی گواہی کی اجازت دے دیں ____ "اذہان کی باتیں سن وہ مزید پریشان ہوئے ___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مگر وہ بابو بھائی ہے اگر وہ رہا ہو گیا پھر ____ ؟ یہ بات مشاہم کے لیے بہت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے میں اپنی بیٹی کے لیے اتنا بڑا رزقک نہیں لے سکتا ____ "

عدنان صاحب اذہان کا ساتھ دینے کے لیے کشمکش میں تھے ___

"ماں جائیں ابو ____ خطرہ تو وہ اب بھی ہیں میرے لیے اور نہجانے اور کتنی معصوم

لڑکیوں کے لیے ____آپ جانتے ہیں بابو بھائی نے اپنے گھر میں دو لڑکیاں بھی قید کی ہیں وہ بھی تو کسی کی بیٹیاں ہیں نہ ابو______پلیز مان جائیں اور اسپیٹکر نے بھی مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ مجھے کچھ نہیں ہونے دیں گے____"مشاہم کے لہجے میں اذہان نے اپنے لیے اعتماد دیکھا___

"ہاں انکل میں آپ سے بھی وعدہ کرتا ہوں میں مشاہم کو کبھی بھی کچھ نہیں ہونے دوں گا___"اذہان نے اک بار پھر بنا سوچے سمجھے اک اور وعدہ کر بیٹھا____

"سوچ لو بیٹا______وعدہ کرنا جتنا آسان لگتا ہے نبھانا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے____"
عدنان صاحب نے کہا

"میں نہیں جانتا وعدہ کیا ہوتا ہے، میں صرف اتنا جانتا ہوں جو انسان مجھ پر اعتماد کرتا ہے میں اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہوں مگر اسکا اعتماد کبھی ٹوٹنے نہیں دیتا_____ آپ دیکھیے گا انکل اگر زندگی میں کبھی ایسا وقت آیا جب آپ اور مشاہم کے لیے خود پر اعتماد کی قیمت مجھے ادا کرنی پڑی تو وہ میں اپنی جان دے کر بھی ادا کر دوں گا___" اذہان پر اعتماد لہجے میں بولا_عدنان صاحب کافی متاثر ہوئے اسکی شخصیت سے___ اور ہامی بھی بھر دی____

وہاں بابو بھائی اپنے آدمیوں کے اچانک لاپتہ ہونے کی وجہ سے آگ بگولہ ہوا تھا___ وہ اپنی طرف بڑھتے خطرے سے انجان تھا_ اذہان اک ذہین اور چست پولیس انسپیٹکر تھا دو سال سے وہ خفیہ ایجنسی کی طرف سے یہ کیس ہینڈل کر رہا تھا اسی وجہ سے بابو بھائی اس سے لا علم تھا___

کچھ دنوں بعد انسپیٹکر اذہان اپنی پوری ٹیم کے ساتھ بابو بھائی کے گھر سے اسے گرفتار کرنے آیا_ انسپیٹکر اذہان کی اچانک انٹری نے بابو بھائی کو سخت حیران کیا_____

پورے گاؤں کے سامنے انسپیکٹر اذہان شیر کی طرح بابو بھائی کو اپنے پنجرے میں قید کر کے اپنے ساتھ لے گیا____بابو بھائی چار دن سے جیل میں بند تھا اسکا وکیل بھی اسے رہا نہیں کروا سکا_اسکے خلاف اتنے پختہ ثبوت تھے کہ دنیا کا بڑے سے بڑا وکیل بھی اسے نہیں بچا سکتا تھا____

آج عدالت میں بابو بھائی کے کیس کی سنوائی تھی____اذہان نے اس کے خلاف کہیں کہیں سال پرانے کیس ری اوپن کروائے تھے وہ بھی ثبوتوں کے ساتھ______ بابو بھائی چونکا تب جب مشاہم نے بھی اس کے خلاف گواہی دی عنایا نے بھی عدالت میں اسکے خلاف بیان دیا____پورے آیوبیہ میں صرف انھی دونوں نے بابو بھائی کے خلاف آواز اٹھائی تھی_عدالت نے اسے پانچ سال قید کو 30 لاکھ جرمانہ کی سزا سنائی ____جج کے آخری فضلے نے سبھی کو چونکا دیا بابو بھائی کی گناہوں کی سزا پانچ سال قید نہیں بلکہ عمر قید ہونی چاہیے تھی____البتہ بابو بھائی مطمئن تھا پانچ سال کچھ زیادہ مدت نہیں تھی وہ بھوکے شیر کی طرح مشاہم اور اذہان کو گھورے جا رہا تھا___عدنان صاحب کی نظریں اسی پر تھیں ان کے ماتھے پر آنے والا پسنہ ان کی پریشانی کی گواہی

دے رہا تھا______

بابو بھائی کے ہتھکڑیوں والے ہاتھ اذہان کی گرفت میں تھے______عدنان صاحب جب اذہان کے پاس سے گزرے بابو بھائی کے کہے الفاظ سن کر وہ وہی پھتر کے ہو کر رہ گے______

"تم سب کو میں چھوڑوں گا نہیں خاص کر اس اسپیٹکر اور تیری بیٹی کو عدنان__________"پانچ سال بعد میں تمہیں اپنا اصلی روپ دیکھاوں گا_______پانچ سال بعد تمہیں اور تمہاری بیٹی کو معلوم ہو گا بابو بھائی ہے کون_______ایسا ایسا دردناک حال کروں گا میں تیری بیٹی کا وہ اور تو کسی کو منہ دیکھانے کے لائق نہیں رہو گے_______اپنے بیدا ہونے پر پچھتائے گی وہ____اسے سڑک سے اٹھا کر بازار کی ملکہ نہ بنایا تو میرا نام بھی بابو بھائی نہیں_______"بابو بھائی کی رگ رگ میں خون کی

بجائے نفرت اور زہر دور رہا تھا___اذہان نے اس کے منہ پر تھپڑ مار کر اسکی بکواس بند کروائی____عدنان صاحب کے چہرے پر ایسے خوف کے بادل چھائے پل بھر میں انکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا اور وہ وہی زمین پر بے ساختہ حالت میں گر گے اذہان نے فورا انکا بے ساختہ سر اپنی گود میں رکھا____

بابو بھائی تماشائی بنے کھڑے مسکرانے لگا___

بابو بھائی خود تو جیل چلا گیا مگر اپنے اثرات ہوئی چھوڑ گیا_____عدنان صاحب بے حد پریشان رہنے لگے تھے___اذہان جیل میں بھی بابو بھائی پر نظر رکھے ہوئے تھا___کچھ دونوں بعد بابو بھائی کو اسلام آباد کے سنٹر جیل میں منتقل کر دیا جائے گا___

عدنان صاحب گہری سوچوں میں مشغول ہوئے اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہے تھے_بابو بھائی کی دی دھمکی مسلسل ان کے کانوں میں گونج کر انھیں منٹلی ٹاوچر کر رہی تھی___

"مشاہم کہاں ہے_____؟کہیں دیکھائی نہیں دے رہی_"

لنچ ٹاہم مشاہم کو کھانے کے دستر خوان پر نہ پا کر عدنان صاحب نے صائمہ سے پوچھا

__

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ نائمہ کی طرف گئی ہے پڑھائی کرنے___"عدنان کے پوچھنے پر صائمہ نے عام لہجے میں جواب دیا جس پر عدنان برہم ہوئے اس پر___"

"تم ماں بیٹی پاگل ہو گئی ہو کیا______؟میری اجازت کے بنا وہ کیسے اکیلی نائمہ کے

گھر چلی گئی_____؟ جانتی ہو نہ کچھ دن پہلے کیا ہوا تھا اس کے باوجود تم دونوں ماں بیٹی اتنی لاپرواہی کر رہی ہو____"عدنان صاحب چیخ کر بول رہے تھ

بابو بھائی خود تو جیل چلا گیا مگر اپنے اثرات ہوئی چھوڑ گیا_____عدنان صاحب بے حد پریشان رہنے لگے تھے___اذہان جیل میں بھی بابو بھائی پر نظر رکھے ہوئے تھا___کچھ دونوں بعد بابو بھائی کو اسلام آباد کے سنٹر جیل میں منتقل کر دیا جائے گا___

عدنان صاحب گہری سوچوں میں مشغول ہوئے اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہے تھے_بابو بھائی کی دی دھمکی مسلسل ان کے کانوں میں گونج کر انھیں منٹلی ٹاوچر کر رہی تھی___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مشاہم کہاں ہے____؟کہیں دیکھائی نہیں دے رہی_"

لنچ ٹائم مشاہم کو کھانے کے دستر خوان پر نہ پاکر عدنان صاحب نے صائمہ سے پوچھا

__

"وہ نائمہ کی طرف گئی ہے پڑھائی کرنے__"عدنان کے پوچھنے پر صائمہ نے عام لہجے میں جواب دیا جس پر عدنان برہم ہوئے اس پر__"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم ماں بیٹی پاگل ہو گئی ہو کیا_____؟میری اجازت کے بناوہ کیسے اکیلی نائمہ کے گھر چلی گئی____؟جانتی ہو نہ کچھ دن پہلے کیا ہوا تھا اس کے باوجود تم دونوں ماں بیٹی اتنی لاپرواہی کر رہی ہو____"عدنان صاحب چیخ کر بول رہے تھے_

"کیا ہوا گیا ہے عدنان کیوں اتنا غصہ کر رہے ہو_______؟ وہ کون سا پہلی دفع اکیلی گھر سے باہر گئی ہے آجائے گی واپس_____اور تم کیوں اتنا خوفزدہ رہنے لگے ہو بابو بھائی اب جیل میں ہے کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ مشاہم کا بھول جاؤ یہ سب کچھ اب تم_____" ساتھ بیٹھی عمرین عدنان کو تسلی دیتے بولی مگر عدنان صاحب کی بے چینی ختم کرنے طمیں ناکام رہی انکی تسلی_____

"میں جارہا ہوں اسے لینے_____" وہ دستر خوان سے اٹھتے ہوئے بولے___

"پتا نہیں کیا ہو گیا اب____عدنان صاحب کا خوف آئے دن بڑھتا ہی جا رہا ہے___" صائمہ غمگیں ہوئے بولی____

"اللہ سب ٹھیک کرے گا صائمہ تم پریشان مت ہو___" عمرین اسے دلاسہ دیتے بولی

___

مشا ہم نے دوبارہ شازم کے لیے خط لکھا اور نائمہ کے ساتھ جا کر ڈاک خانے پوسٹ کروایا___

"چلو شکر ہے اسپیٹکر اذہان کی وجہ سے تمہاری بابو بھائی سے جان چھوٹ گئی ورنہ نجانے وہ تمہارے ساتھ کیا کیا کرتا_____"

وہ دونوں سڑک کے کنارے چہل قدمی کرتے ہوئے گھر واپس لوٹ رہی تھیں جب

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائمہ نے اذہان کا ذکر کیا مگر مشاہم شازم کی یاد میں گم سہم ہوئے بولی___

"میں نے خط میں ہر وہ سچ لکھ دیا ہے جو شازم کے لیے جاننا ضروری ہے بابو بھائی کے بارے میں سب بتادیا ہے میں نے اسے______نجانے وہ کب واپس لوٹے گا______میں بہت تنہا محسوس کرتی ہوں خود کو______"مشاہم کے چہرے پر اداسی کے بادل چھائے___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہو سکتا ہے میرا خط پڑھ کر وہ واپس لوٹ آئے______"مشاہم خوش فہمی پالتے ہوئے بولی؛ حقیقت میں وہ خود شازم کی کمی بہت زیادہ محسوس رہی تھی اپنی سوچ کو سچ ہوتا محسوس کر رہی تھی_نائمہ اسکی غلط فہمی دور کرتے بولی___

"تم جانتی ہو مشاہم شازم کا پہلا خواب پڑھ لکھ کر ٹیچر بننا ہے اس خواب کی حقیقت میں

بدلنے کے لئے وہ اپنے باپ کا احسان لے رہا ہے اس باپ کا جس کی شکل بھی دیکھنا وہ گوارہ نہیں کرتا تھا مجھے نہیں لگتا وہ اپنی پڑھائی ادھوری چھوڑ کر واپس آئے گا____"

نائمہ کے جواب پر مشاہم کی آنکھیں نم ہوئی_ وہ گردن جھکائے زمین کو ٹکنے لگی، آنسو خشک زمین پر گرنے لگے____

"مت رو مشاہم_______"نائمہ نے اداس لہجے میں کہا___

"مس مشاہم_____آپ یہاں کیا کر رہی ہیں وہ بھی اکیلے_______؟" پیچھے سے آتے اذہان نے کہا_

ان دونوں نے مڑ کر پیچھے کھڑے اذہان کو دیکھا___

"کسی کام سے آئی تھی_______اور میں اکیلی تو نہیں ہوں میری دوست میرے ساتھ ہے___" مشاہم سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اور قدم آگے کی طرف بڑھانے لگی البتہ نائمہ کے قدم اذہان کو دیکھ کر وہی روکے ہوئے تھے_____

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانتا ہوں میں آپ اکیلی نہیں ہیں مگر میں نے آپ کو تاکید کی تھی جب تک یہ معاملہ بالکل نارمل نہیں ہو جاتا آپ بلا ضرورت گھر سے باہر نہیں نکلیں گی______" اذہان اپنے قدم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا___

"ہم کسی اہم کام کے سلسلے میں آئی تھیں آفیسر___" مشاہم کی خاموشی پر نائمہ بولی

__

"کیا میں جان سکتا ہوں آپ دونوں کا ہر اہم کام صرف ڈاک خانے میں ہی کیوں ہوتا ہے____"اذہان آفیسر کی طرح تحقیقات کرتے بولا____

"وہ اصل میں مشاہم کا منگیتر لندن میں ہوتا ہے بس وہی اسے خط بھیجنے کی خاطر یہاں آتی ہے___"نائمہ نے ریزن بتانے میں ذرا دیر نہ لگائی____

"منگیتر______؟منگیتر لفظ سن کر اذہان تھوڑا حیران ہوا____

"آپکا منگیتر بھی ہے____؟"اذہان مشاہم سے مخاطب ہوا___

"جی ہے میرا منگیتر______اور بہت محبت کرتے ہیں ہم اک دوسرے سے____"مشاہم دوبارہ پلٹی اور اپنے ساتھ سینے کے ساتھ باندھے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی___اس کی آنکھوں میں جھلکنے والی اداسی اذہان کو محسوس ہوئی___

"اگر دونوں کو اک دوسرے سے محبت ہے تو یہ سب بتاتے ہوئے آپکی آنکھوں میں اداسی نہیں بلکہ محبت کا اعتماد ہونا چاہیے تھا____ایسا اعتماد جو آپکے اندر موجود اداسی کو ختم کر سکے آپکو خوش رکھ سکے_____"اذہان نے کہا مشاہم اسے دیکھتی رہ گئی اک انجان شخص کیسے اسکے ہر چھپے غم سے واقف تھا____

شازم مسلسل بابو بھائی کی Skype I'd پر کال کر رہا تھا کوئی ریسپوس نہ ملنے پر وہ پریشان تھا___

وہ اپنے گھر کے گالڈن میں کھڑا اپنے سامنے لگے گلاب کے پھولوں کو حسرت سے دیکھ رہا تھا وہ جب گلاب کے پھول دیکھتا اسے مشاہم یاد آتی وہ جب بھی لندن آیا تھا اک بار بھی مشاہم کا چہرہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا تھا اسے_____

"پتا نہیں میرے گھر والے کیسے ہوں گے____مشاہم نے بھی حظ کا جواب نہیں دیا____کاش میں اک موبائل فون ہی کسی طرح مشاہم تک پہنچا سکتا_" وہ ان تنہائیوں

میں گھیرا خود کلامی کر رہا تھا جب اس کی سوتیلی ماں آہیلہ اسکے پاس آ کھڑی ہوئی____

"اپنی ماں کو مس کر رہے ہو_____؟"انھوں نے بات کا آغاز اسکی ماں کے ذکر سے

کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس کے منہ سے اپنی ماں کا ذکر سن کر اسکا ریکیشن کیا ہو گا

____

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہزار بار آپکو منا کیا ہے میری ماں کا نام مت لیا کریں_________آج اگر میری

ماں اکیلی ہے تو صرف آپ کی وجہ سے_______آپ ایسے کیسے کر سکتی ہیں اک

ایسے شخص کے ساتھ شادی کیسے کر سکتی ہیں جو پہلے سے ہی شادی شدہ ہو____"

شازم اس پر برہم ہوئے چیلاتے ہوئے بولا____

"میں نے پہلے بھی کہا تھا تم سے اب بھی تم سے یہی کہہ رہی ہوں میں نہیں جانتی تھی تمہارے والد پہلے سے شادی شدہ ہیں اگر مجھے معلوم ہوتا انکی اک بیوی پاکستان میں بھی موجود ہے میں ہر گزان نے شادی نہ کرتی ___________ میں تمہیں بھی اپنے بچوں کی طرح ہی اپنا بیٹا مانتی ہوں _____ ختم کردو یہ ناراضگی اب ______ "وہ اس کے غصے کا جواب پیار سے دے رہی تھیں _

"کچھ نہیں جانتا میں _______ بس اتنا جانتا ہوں میرا بچپن باپ کے بنا گزرا ہے میری ماں اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے بھی اک بیوہ کی طرح زندگی گزار رہی ہیں ________ میرے ناراض اور خفا ہونے کی اتنی وجہ کافی ہوگی آپ دونوں کے لیے ______ "

شازم اسکی آنکھوں میں دیکھ کر خفگی سے بولا اور وہاں سے تیزی سے چلا گیا _____

اذہان کا زیادہ تر وقت پولیس اسٹیشن ڈیوٹی پر ہی گزار رہا تھا وہ اپنی کرسی پر بیٹھا کچھ دیر پہلے بیتے وقت کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جب اچانک اس کے کانوں میں دھماکے کی آواز گونجی وہ فوراً باہر کی جانب بھاگا ہر طرف ہلچل مچی تھی پولیس اہلکار یہاں وہاں بھاگ رہے تھے اذہان نے پولیس اسٹیشن کے باہر کار وفک کیا یہاں سے دھواں بہت تیزی سے اٹھ کر آسمان کی جانب بلند ہو رہا تھا_ اذہان کے قدم اپنی تباہی ہوئی گاڑی کو دیکھ کر وہی رو کے_

اذہان کی کار میں بم فسک ہونے کی وجہ سے اسکی کار کا ہر پرزہ ریزہ ریزہ ہوا تھا_ کار کی

حالت دیکھ کر کچھ پل کے لیے اذہان کی سانسیں تھم سی گئیں اگر وہ پانچ منٹ پہلے اس کار میں موجود ہوتا تو اس کا حال شاید کار سے بھی بدتر ہوتا_ دھماکے کی وجہ سے پھیلی آگ کو اہلکار بجھانے میں مصروف تھے_

"سر کیا جو میں سوچ رہا ہوں آپ بھی وہی سوچ رہے ہیں___"اس کے پاس کھڑا حوالدار بابر آنکھوں میں حیرت لیے بولا_

"کچھ کہہ نہیں سکتے بابر بہر حال تم سیکورٹی مزید سخت کروا دو اگر وہ لوگ مجھ پر قاتلانہ حملہ کر سکتے ہیں تو بابو بھائی کو چھڑوانے کے لیے کچھ اور بھی کر سکتے ہیں مجھے کسی قسم کی لاپرواہی نہیں چاہیے میں آج ہی ڈی ایس پی سے بات کرتا ہوں_"

اذہان اپنی نگاہیں کار پر جمائے بولا وہ کسی بات کو لیے فکر مند تھا_

خالدہ بی بی اپنا اور عنایا کا سامان پیک کر رہی تھیں نوکری ختم ہونے کے بعد وہ بابو بھائی کے گھر سے جا رہی تھیں مگر عنایا کو اپنے ساتھ لے جانے سے ڈر رہی تھیں صرف بابو بھائی کی وجہ سے کہ آنے والے کل میں عنایا کی وجہ سے اس پر کوئی مصیبت نہیں ائے_

"مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں نہ آنٹی میں یہاں اکیلی کیسے رہوں گی آپی بھی مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہیں_"قسمت سے ہاری عنایا روتے ہوئے خالدہ بی بی سے مخاطب ہوئے بولی_

"میں آپ کو اپنے ساتھ کہاں لے کر جاؤں بیٹا_____میں خود اک لاوارث عورت ہوں میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اپنے ساتھ آپکو دربدر نہیں کر سکتی_" خالدہ بی اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھے بولی مگر عنایا ان کے سینے کے ساتھ لگ کر رونے لگی اس کے آنسوؤں نے خالدہ بی کو سوچنے پر مجبور کیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنایا ماہم کا ہر روز انتظار کرتی تھی مگر ماہم کا کچھ پتا نہیں تھا کہ وہ اچانک کہاں غائب ہو گئی ہے_خالدہ بی عنایا کو اپنے ساتھ لے جانے پر راضی ہو گئیں کیونکہ ان کے سوا عنایا کا کوئی اور سہارا نہیں تھا وہ اسے بابو بھائی کے آدمیوں کے حوالے بھی نہیں کر سکتی تھیں_

وہ دونوں اک ٹیکسی میں بیٹھی آبوبیہ سے راولپنڈی کا رو فک کر رہی تھیں_

"خالدہ بی ہم کہاں جارہے ہیں___؟"عنایا اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرے بولی بابو بھائی کے پنجرے سے آزار ہو کر وہ خوش تھی_

"ہم راولپنڈی جارہے ہیں بیٹا وہاں میرا اک بھتیجا رہتا ہے____اور ہاں وہاں سب کے سامنے تم مجھے اماں کہنا کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے تم لاوارث ہو_"خالدہ بی نے اپنائیت سے کہا عنایا نے ہاں میں سر ہلادیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بم دھماکے کی خبر نے عدنان صاحب کو مزید پریشان کردیا تھا وہ اب اک پل کے لیے بھی مشاہم کو اکیلا نہیں چھوڑ رہے تھے_

"امی شازم کا کوئی خط آیا_____؟آپ ابا سے کہیں نہ مجھے اک موبائل فون ہی لے کر

دے دیں____ہم کب تک یوں ہی خطوط پر گزرا کرتے رہیں گے_"

کالج کا یونیفارم پہنے ناشتے کے میز پر مشاہم نے ماں کے سامنے نئی فرمائش رکھی_"

"تم پہلے اپنے امتحان ختم کر لو پھر تمہیں موبائل فون لے دوں گی میں_جو تھوڑا بہت پڑھتی ہو موبائل مل جانے کے بعد وہ بھی نہیں پڑھو گی تم_" صائمہ بیگم نے کہا

"میرے دو لاسٹ پیپر زرہ گئے ہیں امی پھر آپ اپنی بات پر قائم رہنا___"مشاہم فورا بولی تو صائمہ نے اسے آنکھیں دیکھا ہی

"کھانا کھاؤ چپ کر کے_"

عدنان صاحب خود مشاہم کو کالج چھوڑنے جاتے اور وہی کالج کے باہر بیٹھ کر اسکی رکھوالی کرتے، عدنان صاحب کے ساتھ تین پولیس اہلکار سادہ لباس میں ان پر نظر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکھے ہوئے تھے مشاہم جہاں بھی جاتی وہ اس کے ارد گرد ہی رہتے یہ بات عدنان صاحب کے علم میں تھی کہ کوئی تین شخص انکا لگاتار پیچھا کر رہے ہیں_ مشاہم کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ جب عدنان صاحب نے دوبارہ باہر کو روف کیا تو وہ شخص انھیں دور دور تک نظر نہیں آئے وہ مزید پریشان ہوئے_

"مجھے اذہان سے بات کرنی ہی ہوگی_" انھوں نے خود کلامی کی اور پولیس اسٹیشن کا روفک کیا_

اذہان راؤنڈ پر تھا عدنان صاحب اس کے آفس میں بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے_

"آپکو انتظار کرنا پڑا اس کے لیے میں معذرت چاہتا ہوں_" اذہان تیز قدموں کے ساتھ آفس میں انٹر ہوتے بولا اور اپنی کرسی پر بیٹھا_

"اصل میں مجھے کچھ اہم بات کرنی تھی اسی کے سلسلے میں حاضر ہونا پڑا مجھے آپ کے قیمتی وقت کے دس منٹ چاہیے تھے مجھے_" عدنان صاحب نے نارمل لہجے میں کہا_

"جی کہیں عدنان صاحب میں آپکی کیا خدمت کر سکتا ہوں_" اذہان نے کہا

"اصل میں کچھ دونوں سے تین لڑکے ہمارا پیچھا کر رہے ہیں کبھی وہ ہمارے گھر کے باہر دکھائی دیتے ہیں تو کبھی بازار میں مجھے ڈر ہے کہیں وہ بابو بھائی کے آدمی نہ ہوں آپ پلیز کوئی ایکشن لیں_" عدنان صاحب نے فکر مند لہجے میں کہا اذہان مسکرایا اس کا مسکرانا عدنان صاحب کو حیران کر گیا_

"آپ بے فکر رہیں عدنان صاحب وہ میرے ہی آدمی ہیں میں نے آپ کی اور مشاہم کی حفاظت کے لیے انھیں ہائیر کیا ہے_ میں جانتا ہوں آپ بابو بھائی کی دی دھمکی کی وجہ سے پریشان ہیں لیکن میں آپ کے ساتھ ہوں میرے ہوتے ہوئے آپ ہر ٹینشن

سے دور رہیں_"اذہان نے خوش اخلاق لہجے سے کہا عدنان صاحب کے چہرے پر فکر مندی کے بادل ہٹ کر اطمینان بکھرا_

"مجھے سمجھ میں نہیں آرہا میں آپکا شکریہ ادا کیسے کروں آپ کے ساتھ سے میں بہت مطمئین فیل کرتا ہوں میرا کوئی بیٹا نہیں ہے میں بوڑھا آدمی کیسے اپنی بیٹی کو اس ظالم دنیا سے بچاؤں گا سب یہی سوچ مجھے سکون کا سانس نہیں لینے دے رہی ہے_"

عدنان صاحب پل بھر میں جذبات میں بہک کر بولے_

"میں بھی تو آپ کے بیٹوں جیسا ہی ہوں عدنان صاحب میں نے جو وعدہ کیا تھا اسے نبھاؤں گا بھی آپ بے فکر رہیں اور کوشش کریں سب کچھ بھول کر نارمل زندگی گزاریں_"اذہان عدنان صاحب کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے انھیں تسلی دیتے بولا_

اذہان سے ملنے کے بعد عدنان صاحب مطمئین تھے یہ بات گھر والوں نے بھی نوٹ کی_

"جب سے اسپیٹکر سے مل کر آئے ہو بہت مطمئین لگ رہے ہو عدنان تم کیا بات ہوئی اس سے_"سب اکھٹے بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے جب عمرین نے پوچھا_

"ہاں بابو بھائی کو اسلام آباد کی جیل میں شفٹ کیا جارہا ہے اور اذہان بھی ہمارے ساتھ ہے جب تک یہ معاملہ مکمل طور پر حل نہیں ہو جاتا وہ ہمارے ارد گرد ہی رہے گا_

"یہ تو اچھی بات ہے پھر آخر کار بابو بھائی کی بلا ہمارے سروں سے ٹل ہی گئی_"صائمہ بیگم اللہ کا شکر ادا کرتے بولی_

خالدہ بی بی اور عنایا انجان منزل پہنچ گئیں_خالدہ بی بی کا بھتیجا خود اک کرایہ کے مکان میں اپنے پانچ بچوں اور ایک بیوی کے ساتھ رہتا ہے_

"آپ تو بے اولاد تھیں نہ پھوپھی___پھر یہ نو سالہ بیٹی کہاں سے ہو گئی آپکی وہ بھی بڑھاپے میں___"آفیہ اُن دونوں کا جائزہ لیتے ہوئے بولی_وہ دونوں دو گھنٹوں سے صحن میں ہی بیٹھی تھیں بچوں نے شور مچا کر صحن کو سر پر اٹھا رکھا تھا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پہلے انھیں تو چپ کرواؤ آفیہ سر میں درد کر دیا ہے تمہارے بچوں نے_"شور سے تنگ آئی خالدہ بی بی بولی_

"بچے ہیں شور تو کریں گے نہ ابھی سے تنگ آ گئی ہیں آپ_"آفیہ نے غصے سے جواب دیا تو خالدہ بی بی چپ ہو گئیں_

"جاؤ لڑکی تم بھی کھیلوں باقی بچوں کے ساتھ_"آفیہ نے عنایا کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے بولی وہ خوشی خوشی بچوں کے ساتھ کھیلنے لگی_

شازم کو آخر کار مشاہم کا وہ خط مل ہی گیا جسے پڑھ کر شازم کا پارہ غصے سے آئی ہو گیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خط ریسیویڈ ہوتے ہیں شازم نے فوراً اسے کھولا اور وہی لاؤنج میں پڑھنے لگا اس کے چہرے پر ایکسڈمنت تھی وہ خط پڑھتے پڑھتے دھیرے غصے میں تبدیل ہونے لگی_

مشاہم نے خط میں سب کچھ بیان کیا تھا_

خط پڑھ کر شازم غصے سے لال ہوا_

" گھٹیا انسان میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا_"شازم نے غصے سے پاس پڑے گلدان کو لات مار کر نیچھے گرایا اور تیزی سے اپنے کمرے میں چلا آیا الماری سے بیگ نکال کر اپنے کپڑے اس میں رکھنے لگا_یوسف صاحب تھوڑا ہچکچاتے ہوئے دروازہ لاک کیے کمرے میں آئے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سب ٹھیک ہے شازم تم اتنا غصے میں کیوں ہو____اور اپنا سامان کیوں باندھ رہے ہو_"انھوں نے اک ہی سانس میں اس سے دسوال کیے جس کا شازم نے مختصر سا جواب دیا_

"آپ اک احسان اور کر دیں مجھ پر مجھے پاکستان کی آج یا کل کی ایمر جنسی ٹکٹ بک کروا دیں_" وہ سارا دھیان اپنی پیکنگ پر لگاتے تیزی سے بولا_

اسکی بات نے یوسف صاحب کو پریشان کیا وہ اس کے قریب بڑھتے بولے

"کیا بات ہے شازم سب ٹھیک ہے نہ ایمر جنسی میں پاکستان کیوں جانا چاہ رہے ہو عمرین تو ٹھیک ہے نہ___" یوسف صاحب نے فکر مند لہجے میں پوچھا انکی آنکھوں میں عمرین کی فکر جھلک رہی تھی_ باپ کے لبوں سے ماں کا نام سن کر شازم نے حیرت سے انکی طرف دیکھا اور نظریں گھمائے بولا_

"ہاں ٹھیک ہے ماں_______ مگر وہاں کچھ ٹھیک نہیں ہے_ بابو بھائی نے مشاہم پر گندی نگاہیں رکھی میرے جانے کے بعد جب مشاہم نے عدالت میں اسکے خلاف گواہی دی تو بابو بھائی نے سرے عام ماموں کو مشاہم کے متعلق دھمکیاں دی مجھے

واپس جانا ہی پڑے گا_"شازم فکر مند لہجے میں یوسف صاحب کو آگاہ کرتے بولا___

"بابو بھائی وہی ہے نہ جس کا باپ اور ماں بم دھماکے میں مارا گیا تھا______؟"یوسف نے حیرت سے پوچھا_

"ہاں وہی ہے___آپ پلیز میری واپسی کی ٹکٹ کروا دیں میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے نجانے وہ کہاں ہو گی_"شازم کا دھیان خود بخود عنایا کی طرف مائل ہوا_

"کون کہاں ہو گی____؟یوسف صاحب کے پوچھنے پر شازم نے اپنے کہے الفاظ پر غور کیا_

"نہیں کوئی نہیں_آپ میری ٹکٹ کروا سکتے ہیں یا میں کہیں اور سے بندوبست کروں ___"شازم نے اکھڑے لہجے میں کہا_

یوسف صاحب نے ناراض بیٹے کو اسکی بازو سے پکڑ کر اپنے پاس بیٹھایا اور پیار سے سمجھانے لگے_

"یہ پاکستان نہیں ہے شازم کہ ایک بار تم نے یونیورسٹی سے آف کیا تو وہ دوبارہ تمہیں یونیورسٹی میں انٹر ہونے دیں گے یہ لندن ہے یہاں اگر ایک دن بھی تم بنا اجازت غائب رہے تو نہ ہی وہ تمہیں یونیورسٹی سے نکال دیں گے بلکہ دوبارہ کسی بھی یونیورسٹی میں انٹر نہیں ہونے دیں گے____سمجھ رہے ہو نہ میری بات جو بھی فیصلہ کرنا سوچ سمجھ کر کرنا___"یوسف صاحب کی کہی بات پر شازم نے اثبات میں سر ہلا دیا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

___

باپ کی بات سمجھتے ہوئے شازم نے پاکستان جانے کا ارادہ ترک کر دیا اس کے ذہین میں عنایا کا عکس بار بار ڈنگ مار رہا تھا_

وہ لندن کے fabric club میں بیٹھا وہاں موجود couple کو ڈانس کرتے دیکھ رہا تھا_ اکیلا پن اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا جب اس کی سوتیلی بہن اسکے پاس آ بیٹھی شازم اسے نظر انداز کرتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا مگر اس لڑکی نے شازم کا ہاتھ تھام کر اسے آگے بڑھنے سے روکا_ وہ لڑکی شراب پینے کی وجہ سے سخت نشے میں تھی_

"کہاں جا رہے ہو مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر ہم دونوں اک ہی کشتی کے مسافر ہیں تمہارے

باپ نے تمہاری ماں کو دوسری عورت کے لیے چھوڑ دیا اور میری ماں نے تمہارے باپ کہ خاطر اپنی بچی اور اپنے شوہر کو چھوڑ دیا تھا_"

"تمہاری منزل الگ ہے میری منزل الگ ہے ہم دونوں اک کشتی کے مسافر کبھی نہیں ہو سکتے مجھ سے دور ہی رہو تو بہتر رہے گا ہمیں دونوں کے لیے_" شازم نے اکھڑے لہجے میں اسے جواب دیا اور اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے چلا گیا_

وہ جب رات دیر گھر لوٹا تو اسکی سوتیلی ماں آہیلہ لاؤنج بے تابی سے ٹہل رہی تھیں_ انھیں پریشان حالت میں دیکھ شازم کو اس سے ہم کلام ہونا ہی پڑا_

Are you Oky____?

آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں_

"ہاں وہ رومیسہ کا کچھ ہٹا پتا نہیں ہے کل شام سے غائب ہے نہ کال ریسوز کر رہی ہے اور نہ اپنے کسی دوست کے پاس ہے_"شازم کے پوچھنے پر انھوں نے بتایا_

"وہ fabric Culb میں ہے میں نے اسے وہاں نشے کی حالت میں دیکھا ہے_"

شازم نے نظریں چراتے ہوئے بتایا وہ چونکی_

"تم کلب میں کیا کر رہے تھے شازم جانتے ہو نہ وہ کیسا خراب کلب ہے_"وہ اس پر برہم ہوئے بولی_

"تھوڑے سے سکون کی خاطر گیا تھا اور آپکی اپنی بیٹی بھی تو وہی ہے نہ وہ بھی نشے کی حالت میں اس کے بارے میں کیا کہیں گی آپ_"شازم نے سخت لہجے میں کہا وہ مزید اداس ہوئی رونے کے لیے آنکھوں سے آنسو بہنے کو تیار تھے شازم کو انکی حالت پر ترس آیا_

"اچھا آپ پریشان مت ہوں میں اسے گھر واپس لے آتا ہوں_"شازم نے نرمی سے کہا_

رومیسہ ابھی بھی کلب میں بیٹھی کسی گورے لڑکے کے ساتھ کھولے عام رومیس کر رہی تھی اسے ایسی حالت میں دیکھ شازم کو سخت غصہ آیا وہ وہاں کے قانون بھولے فورا اس کے پاس گیا اور غصے سے اسے اسکی بازو سے کھینچ کر اپنی طرف کھینچا اور زوردار تھپر

اسکے چہرے پر رشید کیا_اس کے ساتھ بیٹھا گورا شازم کو مارنے کے لیے اس پر لپٹا شازم نے اسے ڈھکا دے کر صوفے پر گرا دیا وہ نشے میں ڈوبا گورا وہی خاموشی سے بیٹھ گیا اور مزید شراب پینے لگا_

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی_" رومیسہ شازم کو اس کے سینے سے ڈھکا دیتی غصے سے بولی شازم نے مضبوطی سے اسکی کلائی تھامی اور چہرے پر غصہ سجائے خاموشی سے اسے باہر کی طرف کھینچتے ہوئے آگے بڑھا وہ جتنی کوشش کرتی اپنی کلائی چھڑوانے کی اسکی گرفت اس پر مزید مضبوط ہو جاتی_شازم اسے آہیلہ کے حوالے کر کے خود روم میں چلا گیا_

"یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی کیوں مجھے دوسروں کے سامنے شرمندہ کروا رہی ہو_____ایسی تو نہیں کی میں نے تمہاری تربیت اور یہ کیا ہر وقت چھوٹے چھوٹے

کپڑے پہنے رکھتی ہو جاؤ تبدیل کروا نھیں_"آہیلہ اس پر چیلا کر بول رہی تھی مگر نشے کی حالت میں دھندرومیسہ جہاں وہاں جھول رہی تھی_

"اسے سمجھانا ہی بیکار ہے__"آہیلہ اسے سہارا دے کر اسے اسکے کمرے تک لے گئیں_اسے بستر پر لیٹایا اور شازم کے کمرے کا رو فک کیا اسکے دروازے پر دستک دینے کے لیے ہاتھوں آگے بڑھایا پھر اچانک ہاتھ کی میٹھی بند کیے اپنے کمرے میں چلی آئی یہاں یوسف صاحب بیڈ پر بیٹھے ناول پڑھ رہے تھے_آہیلہ ان کو سرسری نگاہوں سے دیکھ کر بیڈ کے دوسرے کونے پر بیٹھی_اسکا غمگین چہرہ دیکھ کر یوسف صاحب نے کتاب بند کیے اسے سائیڈ پر رکھے آہیلہ سے مخاطب ہوئے_

"غمگین لگ رہی ہو شازم نے پھر تم سے بدتمیزی کی ہے_"وہ اندازہ لگاتے بولے_

"نہیں وہ کیوں بد تمیزی کرنے لگا مجھ سے____میں رومیسہ کی وجہ سے پریشان ہوں وہ آئے دن اپنی حدیں پار کر رہی ہے____مجھے سمجھ میں نہیں آتا میں کیسے اس لڑکی کو راہ راست پر لاؤں____بس اسی وجہ سے پریشان ہوں_"آہیلہ اپنا حال دل یوسف سے بیان کرتے بولی_یوسف صاحب کے پاس اسے تسلی دینے کے سوا کچھ نہ تھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم پریشان نہ ہو آہیلہ وہ ابھی نا سمجھ ہے وقت کے ساتھ خود بخود ٹھیک ہو جائے گی_"یوسف صاحب اسے تسلی دیتے بولے جواباً آہیلہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا____

خالدہ بی اور عنایا کو سونے کے لیے سٹور روم دیا گیا جہاں زیادہ تر الماریاں اور بستر ہی بستر تھے_عنایا خالدہ بی کے پاس گہری نیند سوئی تھی البتہ خالدہ بی رات دیر تک جاگ

کر عنایا کی سوچوں میں مشغول تھیں_

"میں عنایا کی بہن کو کہاں تلاش کروں میرے کمزور کندھے آخر کب تک چھوٹی بچی کا بوجھ اٹھائیں گے___صبح آصف سے رابطہ کروں گی شاید اسے کچھ معلوم ہو آخر وہ بابو بھائی کا خاص ڈرائیور تھا_"خالدہ بی کے ذہین میں بابو بھائی کے آدمی کا خیال آتے ہی وہ تھوڑا پر سکون ہوئی پر سکون ہوتے ہی وہ نیند سے اسکی آنکھیں بند ہونے لگی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشاہم کو جب بھی شازم کی یاد بے حد ستاتی وہ جھیل کا روف کرتی آج بھی وہ نائمہ کے ہمراہ جھیل کے کنارے کھڑی شازم کی خوشبو کو محسوس کر رہی تھی جو اس فضا میں موجود تھی_اذہان کے پہرے دار یہاں وہاں مٹر گشتیاں کر رہے تھے جب انھوں نے مشاہم کو نائمہ کے ساتھ رات کی تنہائی میں جھیل کے کنارے دیکھا_اذہان کو کال کر کے اطلاع دینا اسکا فرض تھا اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اس نے اذہان کو کال کی اور اسے مشاہم کے بارے میں بتایا_

"وہ اس کی ذاتی زندگی ہے ہم دخل اندازی نہیں کر سکتے ہماری ذمہ داری اسکی خفاظت کرنا ہے اگر تمہیں وہاں کچھ بھی مشکوک لگے تو فوراً مجھے آگاہ کرنا جب تک وہ گھر نہ پہنچ جائے تم دونوں سائے کی طرح اس کے ساتھ رہنا_"اذہان اسے حکم دیتے بولا اور فون ٹک کر دیا اور راؤنڈ پر نکل گیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے والے لڑکے نے موبائل جیب میں ڈالا اور نفی میں سر ہلانے لگا_

"کیا ہوا____؟ کیا کہا سر نے جو تم اتنا کھڑ رہے ہو_"اس کے ساتھی نے پوچھا_

"سر نے لگاتار ہمیں اس لڑکی کی جاسوسی پر لگایا ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا وہ ایسا کر

کیوں رہے ہیں___ نہجان پہچان میں تیرا مہمان_____"وہ لڑکا شاید اب اک ہی ڈیوٹی دے کر اکتا چکا تھا تبھی وہ اکتائے ہوئے اپنے دوست سے بولا_

"تم جانتے تو ہو سر اپنے اصولوں کے کتنے پختہ انسان ہیں اس لڑکی نے سر کے کہنے پر بابو بھائی کے خلاف بیان دے کر اپنے لیے مصبیت مول لی ہے جو سر عام اک باپ کو اسکی بیٹی کو بازار میں بھیجنے کی دھمکی دے سکتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے بس سر اس لڑکی کی غزت کی وجہ سے اسے اتنا پروٹیکٹ کر رہے ہیں_میں سر کے ساتھ چار سالوں سے کام کر رہا ہوں وہ بہت اچھے و نیک انسان ہیں_ "بابر اس لڑکے کو اذہان کے بارے میں بتا رہا تھا_

"مشاہم_______گھر واپس لوٹ جائیں اب_______اندھیرا اور سردی دونوں ہی بڑھ رہی ہیں اور عدنان انکل بھی گھر واپس آنے والے ہوں گے_اس سے پہلے وہ گھر لوٹیں ہمیں چلے جانا چاہیئے تمہاری غیر حاضری سے وہ آنٹی پر خفا ہوں گے_"

نائمہ جھیل کے پانی کو دیکھتی مشاہم سے ہم کلام ہوئی_

"ابو کی آج لیٹ نائٹ ڈیوٹی ہے ابھی وقت ہے_تمہیں پتا ہے میں ہر دن جہاں شازم سے ضد کر کے آیا کرتی تھی_بارش آندھی طوفان کچھ بھی ہمارے درمیان نہ آ سکا سوائے سات سمندروں کے______ان سات سمندروں نے مجھ سے میرا شازم چھین لیا ہے___"مشاہم آنکھوں میں درد لیے اداس لہجے میں بولی_

"کچھ سالوں کی ہی تو بات ہے مشاہم وہ لوٹ آئے گا واپس___"نائمہ نے کہا_

عدنان صاحب اپنی بائک پر گھر واپس آ رہے تھے جب ان نے Nokia موبائل پر کال آئی _ ایک دو رنگ پر عدنان صاحب نے اپنا بائیک سائیڈ پر روکا جیب سے موبائل نکالا کال ریسوز کیے کال کے ساتھ لگائی سامنے سے بھاری مردانہ آواز میں کوئی انھیں دھمکی دیتے اکھڑے لہجے میں بولا _

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہاری بیٹی اس وقت جھیل کے کنارے بالکل اکیلی ہے _ کوئی جنگلی جانور یا بھیڑیا اس کا شکار کرنے سے اکچھائے گا نہیں _" کچھ لفظوں پر موجود دھمکی عدنان صاحب کے ہوش اڑا گئی _ انکے چہرے کا رنگ خوف سے زرد ہوا _ سامنے والے نے دھمکی دے کر کال کٹ کر دی _ عدنان صاحب نے فورا بائک اسٹارٹ کی وہ فل سپیڈ پر چلانے لگے ان کے ذہن کو ہزاروں خیالات نے جھکڑ لیا تھا _

"یااللہ میری بیٹی کی غرت کو محسوس رکھنا_" وہ دل ہی دل میں خدا سے دعا گو ہو رہے تھے_

تین بد معاش لڑکے اک جیب میں جھیل کی طرف بڑھ رہے ہیں_ اکبر کو اس بارے میں اطلاع ملی اس نے فوراً اذہان کو اطلاع دی اور خود کو لڑائی کے لیے تیار کیا اپنی گن ریڈی کی_

"کس بات کا انتظار کر رہے ہیں ہم____ اس سے پہلے وہ لڑکیوں تک پہنچیں ہمیں لڑکیوں کو جہاں سے نکال لینا چاہیے_" وہ دونوں اپنی اپنی گن اٹھائے جھاڑیوں میں چھپے تھے جب آفریدی نے بابر کو مشورہ دیا_ بابر اسکا مشورہ جھٹلاتے ہوئے بولا_

"ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے ان عنڈوں کا مقصد کیا ہے_ وہ ان لڑکیوں کو نقصان پہنچانے آئیں ہیں یا کسی اور ارادے سے_"

"لو آگے وہ____"سامنے سے آتے عنڈوں کو دیکھ کر آفریدی بولا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ جیسے ہی لڑکیوں کے پاس جائیں گے ان کے پاؤں اور بازوں پر فائر کرنا وہ تین ہیں ہم دو ہیں اچانک لمحے پر وہ آسانی سے سنبھل نہیں پائیں گے جب تک وہ سنبھلیں گے تب تک وہ ہمارے کنٹرول میں ہوں گے_" بابر نے اپنی پلاننگ سے آگاہ کیا_

"ہوں______آئیڈیا تو اچھا ہے امید ہے کام بھی کرے گا_"آفریدی آنکھیں ماتھے پر رکھے بولا_

کسی کے قدموں کی آہٹ سن پر نائمہ نے پیچھے پلٹ کر دیکھا_تین موٹے موٹے مسٹنڈوں کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر نائمہ کی آنکھیں خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں_آواز تھی کہ حلق میں ہی آٹک گئی_

"م____مشا_____مشاہم____"نائمہ نے دھیمی آواز میں اسے پکارا_اپنا نام سن پر مشاہم نے اس کی طرف دیکھا پھر سامنے سے آتے غنڈوں کو___

ان غنڈوں کی شکل میں اسے اپنی بربادی صاف دیکھائی دے رہی تھی_اس نے آگے بڑھ کر نائمہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور وہاں سے بھاگنا چاہا مگر وہ غنڈے ان کے بہت نزدیک پہنچ چکے تھے بچ کر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا_

"کہاں جا رہی ہو جانے من ہم سے مل کر جاؤ اتنی دور سے تم سے ملنے کی خاطر آ ہیں ہیں اور اک تم ہو بے رخی سے ہمارا دل توڑ کر جا رہی ہو_"اک بد نما شکل کا لڑکا اپنے ہاتھ پھیلائے اس کا راستہ روکے بولا___

"ہٹو سامنے سے اور جانے دو ہمیں_"مشاہم ہمت جتائے بہادری سے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانے دوں ہاں_"اس بد معاش نے اپنا ہاتھ بڑھا کر مشاہم کے سر سے ڈوپٹا اتارا_ مشاہم ڈری اور پیچھے کی طرف ہٹی_مشاہم کے ڈوپٹے کا کونہ اس بد معاش کے ہاتھ میں تھا جسے دھیرے دھیرے وہ اس کے جسم سے ہٹا رہا تھا مشاہم نے مضبوطی ڈوپٹے کے دوسرے سرے کو پکڑا اسکی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے_بابر اسکا بد معاش پر نشانہ لگانے کو تیار ہے ٹھیک اسی وقت عدنان صاحب کی انٹری ہوئی جسے دیکھ کر مشاہم سمیت وہ دونوں لڑکے چونکے_

"یہ یہاں کیا کر رہے ہیں_" آفریدی نے بابر سے پوچھا_

"زائر سی بات ہے اپنی بیٹی کو بچانے آ ہیں ہوں گے_" بابر سامنے اپنے نشانے پر نظریں جمائے بولا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"خبردار جو میری بیٹی کو ہاتھ بھی لگایا ہو چھوڑ دو اسے_" عدنان صاحب پھولے ہوئے سانس کے ساتھ ان بدمعاشوں کے سامنے التجا کرتے بولے_

"ابو____" مشاہم نے نم آنکھوں کے ساتھ باپ کو پکارا_

"مشاہم کا مکمل ڈوپٹہ اسے بے پردہ کرتے ہوئے اس بد معاش کے ہاتھ میں تھا وہ عدنان صاحب کی بات ان سنی کرتے مشاہم کو نشانہ بنا رہا تھا اس بد معاش کا ہاتھ اب مشاہم کے کندھوں پر تھا_عدنان صاحب اپنی بیٹی کی طرف بھاگے اس سے پہلے وہ اپنی ساری حدیں پار کرتا بابر نے ٹھیک نشانہ لگاتے ہوئے اس کے اسی ہاتھ پر فائر کیا جو ہاتھ مشاہم کے کندھے پر تھا_گولی ہاتھ پر لگتے ہی اس نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ میں لیا اور درد سے چینخ اٹھا_

بابر کے فائر کرتے ہی آفریدی نے بھی دوسرے بد معاشوں پر گولیاں چلانا چھوڑوں کردی_اچانک اور خوفیہ فائرنگ سے وہ اندھے وار چاروں طرف فائرنگ کرنے لگے اسی وقت اک گولی عدنان صاحب کے کندھے پر جا لگی وہ وہی زمین پر سیدھا گرے البتہ وہ ابھی ہوش میں ہی تھے_

"ابو________"باپ کو گرتا دیکھ کر مشاہم اپنے پورے زور کے ساتھ چینخی اور باپ کی طرف بھاگی اس کے ساتھ نائمہ بھی بھاگی_بابر اور آفریدی بھی جھاڑیوں سے

نکل کر سامنے سے لڑائی کرنے لگے_

"ابو آپ ٹھیک ہے نہ_"مشاہم باپ کا سر اپنی گود میں رکھے روتے ہوئے بولی_

"میری فکر مت کرو مشاہم تم یہاں سے فورا بھاگ جاؤ____جاؤ میری بیٹی_"عدنان صاحب اپنے اکھڑتے ہوئے سانس کے ساتھ بولے_اپنی جان سے زیادہ انھیں اپنی بیٹی کی عزت کی پرواہ تھی_مگر مشاہم باپ کو مرتا ہوا چھوڑ کر جانے کو تیار نہیں تھی_

"نہیں ابو میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی آپ ہمت کریں اٹھیں کی ہم اکٹھے جائیں گے_"مشاہم زبردستی انھیں اٹھاتے ہوئے بولی_

فائرنگ مسلسل جاری تھی دونوں گروپوں کے درمیان_ اچانک بدمعاشوں کی تعداد بڑھنے لگی_ عدنان صاحب مزید پریشان ہونے لگے سانس لینے میں سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا انھیں_ نائمہ کے ہاتھ عدنان صاحب کے کندھے پر تھے وہ ہاتھ رکھے انکا بہتا خون بند کرنے کی کوشش کر تا رہی تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انکل کی بات مان لو مشاہم انکا نشانہ تم ہو میں انکل کے ساتھ ہوں انھیں کچھ نہیں ہوگا تم جاؤ جہاں سے_" نائمہ اسے سمجھاتے بولی_ مشاہم فیصلہ لینے ہی والی تھی جب اس کے سر کے بالوں کو اک غنڈہ بے دردی سے کھینچتے ہوئے زمین پر مشاہم کو گھسیٹے ہوئے آگے کی جانب بڑھا___

"آہ_____"مشاہم درد سے چینخی__

"میری بچی__"عدنان صاحب اٹھنے کی کوشش کرتے بولے_

"مشاہم کے بال اس عنڈے کے ہاتھ کی میٹھی میں بند تھے جسے اوپر کی کھینچ کر اس نے مشاہم کو کھڑا کیا_درد واذیت سے چینختی مشاہم خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی_مشاہم کو قید میں دیکھ کر بابر اور آفریدی کو ہتھیار ڈالنے پڑے___

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان اپنی پوری ٹیم کے ساتھ موقع واردات پر پہنچا_اس عنڈے کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار نہیں تھے_اس نے بے دردی کے ساتھ مشاہم کے کندھے سے اسکی قمیض کا ٹکڑا کھینچا اور اسکی بازو کو بے نقاب کر دیا_

"آہ_____" مشاہم آنکھیں موندیں زور سے چینخی_ بیٹی کو پامال ہوتا دیکھ کر عدنان صاحب کو اپنی جان نکلنا محسوس ہوئی انکی آنکھیں صدمے سے اک جگہ روک سی گئیں

_

"مشاہم______" اپنے اوپر چلنے والی گولیوں کی پرواہ کیے بنا کسی خوف کے اذہان مشاہم کی طرف بھاگا_ اذہان کے حرکت میں آتے ہی دونوں طرف سے دوبارہ فائرنگ کا مقابلہ شروع ہو گیا_ وہ عنڈہ اذہان پر حملہ کرنے کی عرض سے اس پر لپٹا مگر اذہان کے غصے کے سامنے اسکی بہادری کچھ نہیں تھی_ مشاہم کے ساتھ ہوئی غیر اخلاقی حرکت پر اذہان کی آنکھوں میں خون اترا_ اذہان نے اس بد معاش کے سر پر اوچھل کر موقعہ مار اوہ وہی بہوش ہو گیا_ مشاہم روتے ہوئے تیزی کے ساتھ جھیل کی طرف بھاگی_

"مشاہم کہاں جارہی ہو___"اسے بھاگتا دیکھ کر نائمہ نے دور سے اسے پکارا_اسکی آواز سن کر غنڈوں سے لڑتے اذہان نے بھاگتی مشاہم کو دیکھا_

"بابر تم عدنان صاحب کو فوراً اسپتال منتقل کرواور یہ بدمعاش مجھے زندہ سلامت چاہیے_"اذہان بابر کو تاکید کرتے ہوئے مشاہم کے پیچھے بھاگا_

"مشاہم اک بڑے سے پتھر پر کھڑی اپنی دونوں بازو ہوا میں پھیلائے جیل میں گودنے کا ارادہ کیے تھی_"

"روکو جاؤ مشاہم ایسا کچھ بھی مت کرنا___"اذہان کے قدم روکے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا_

روتی ہوئی مشاہم نیچھے کھڑے اذہان کو دیکھ کر بولی_

"میرے پاس جینے کی کوئی وجہ نہیں بچی_میں اس بدنامی کے ساتھ نہیں زندہ رہ سکوں گی آپ میرے والدین کا خیال رکھیے گا_"اتنا کہہ کر مشاہم اس اونچے اور بھاری پتھر سے جھیل میں کود گئی_بارشوں کا موسم ہونے کی وجہ سے پانی کا بہاؤ تیز تھا____

"مشاہم__________"اذہان زور سے چلایا مگر اسکا پکار نابیکار گیا مشاہم جھیل میں کود چکی تھی_

مشاہم کی جان بچانے کی خاطر اذہان نے جھیل میں کودنے میں دیر نہ لگائی_تیر نانہ آنے کی وجہ سے مشاہم پانی میں ڈوب کر بہہ گئی تھی_اذہان تیر ناجانتا تھا بر وقت اسے ڈھونڈ کر اپنی بانہوں میں اٹھائے پانی سے باہر آیا_وہ جھیل کے اک کنارے سے بہہ کر دوسرے کنارے پہنچ گئے_دونوں کے بدن پوری طرح گیلے تھے_مشاہم کے کھلے بکھرے بال اس کے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھے جسم کے ساتھ گیلی قمیض چمٹنے کی وجہ اسکا جسم نمایاں دیکھائی دے رہا تھا_اسے پانی سے نکال کر اذہان نے خشک گھاس

پر لیٹا یا_

"مشاہم ہوش میں آؤ___" اذہان اس کے گال کو ہلکا سا تھپتھپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسکا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا_

اسکے دل کی ڈھڑکن چیک کرنے کی خاطر اذہان نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھا دل اسکا آہستہ سپیڈ سے ڈھڑک رہا تھا_ سانس لینے میں اسے دشواری کا سامنا کرنا پڑھ رہا تھا اسے ہوش میں لانے کا اذہان کو صرف اک ہی راستہ نظر آیا اپنے ہونٹوں کے ذریعے اپنی سانسیں اس میں منتقل کرنا_

"مجھے معاف کرنا مشاہم تمہاری جان بچانے کی خاطر مجھے ایسا کرنا ہی پڑے گا_" ایڈوانس میں معافی مانگ کر اس کے اوپر جھک کر اذہان نے اپنے لب اسکے لبوں پر رکھے اسے منصوعی سانس دینے لگا_ تین چار بار ایسا کرنے سے مشاہم کا رکو کا سانس

بحال ہوا_ گہرا اکھڑا المبا سانس لیے وہ دوبارہ بےہوش ہوئی_

سردی سے اسکا جسم کانپ رہا تھا_ اذہان نے اپنی گیلی شرٹ اتار کر اسے اڑای_ اک پل کے لیے اذہان کی نظر اس کے گیلے بدن پر پڑی غزت دار لڑکوں کی طرح اسکی غرت کا احترام کرتے ہوئے اذہان نے نگاہیں دوسری طرف پھیرلی_ اپنی جیب سے موبائل نکالا مگر گیلا ہونے کی وجہ سے وہ آن نہیں ہو رہا تھا_ اذہان نے موبائل کو کھول کر رکھا اور خود آگ جلانے کے لیے لکڑیوں کا انتظام کرلگا_ لکڑیاں اور سوکھے پتے اکھٹے کرنے کے بعد اسے جلانے کے لیے اپنی پینٹ سے لیٹر نکالا اور اسے حسرت سے دیکھتے بولا_

" کبھی کبھار سگریٹ پینے کی عادت آخر آج میرے کام آ ہی گئی_ "خود کلامی کرتے

اس نے آگ روشن کی آگ مشاہم کے قریب ہی جلائی تاکہ اسے درجہ حرارت ملتی رہے اور خود بھی اپنا گیلا بدن سوکھانے لگا_ شرٹ نہ پہنے ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی ہوائیں اسے مزید کانپنا رہی تھیں_ اس نے اک نظر بیہوش مشاہم پر ڈالی_ اس کے ذہین میں عدنان صاحب کا خیال آیا_

"نجانے عدنان صاحب کیسے ہوں گے مجھے جلد آ جلد مشاہم کو عدنان صاحب کے پاس لے جانا چاہیے اس کا زیادہ دیر تک میرے ساتھ رہنا معیوب لگے گا_" یہ خیال آتے ہی اذہان نے اپنے موبائل میں دوبارہ سم کارڈ اور بیڑی ڈالی اور اللہ کا نام لیتے ہوئے موبائل آن کیا_

"یا اللہ موبائل آن کر دینا اس مشکل وقت میں اک تو ہی واحد سہارا ہے ہمارا ورنہ

مجھے مجبوراً رات ہمیں یہی سنسان جگہ میں بیتانی پڑے گی_"اذہان نے آنکھیں بند کیے موبائل آن کیا جب آنکھیں کھولی تو موبائل آن تھا مگر بیٹری 1% تھی_

"ہو موبائل کسی بھی وقت بند ہو سکتا ہے اس سے پہلے وہ بند ہو مجھے بابر کو اطلاع دے دینی چاہیے_"اذہان نے فوراً بابر کا نمبر ڈائل کیا بابر جو اذہان کی تلاش میں ہی تھا فوراً کال پک کی_اذہان نے اسے اپنا پتا بتایا اور ساتھ تاکید کی لیڈی پولیس کو لے کر وہ فوراً پہنچے___

آنکھیں کھولتے ہی مشاہم نے اپنے باپ کو پکارا_

"ابو_________"وہ جھٹکا کھاتے ہوئے اٹھ بیٹھی_اس سے دور پیٹھ کھڑا اذہان

اسکی آواز سن کر پیچھے مڑا سامنے مشاہم کو بیٹھا دیکھ کر اسکی طرف بھاگا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے فکر مند لہجے میں بولا_

"تم ٹھیک ہو نہ مشاہم____؟"

"میرے ابو ٹھیک ہیں نہ____؟"مشاہم آنکھوں میں خوف وڈر لئے بولی_اسکا سوال سن کر اذہان اک پل کے لیے خاموش ہوا وہ اسے کیا جواب دیتا حقیقت وہ خود نہیں جانتا تھا مگر مشاہم کا دل رکھنے کے لئے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا کر بولا_

"ہاں ٹھیک ہے انکل_"

مشاہم آنکھوں میں ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی_

"ارے کیوں رو رہی ہو اب تم سب ٹھیک ہے کچھ دیر تک تم اپنے ابو کے پاس ہو گی_" اسے روتا دیکھ کر اذہان اسے باتوں سے تسلی دیتے بولا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں بہت بری بیٹی ہوں میری وجہ سے ابو کی جان خطرے میں پڑی مجھے مر ہی جانا چاہیے تھا کیوں بچایا آپ نے مجھے_" مشاہم آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے مایوس لہجے میں بولی_ اسکی آنکھوں میں جھلک رہی مایوسی پر اذہان کا موم دل اور موم ہوا_

"اپنی جان لینا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے مشاہم______ یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے میری ہی غلطی ہے جو میں ٹھیک طریقے سے تمہاری حفاظت نہ کر سکا_" مشاہم

کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا قصوروار اذہان خود کو ٹھہرا رہا تھا_

"میں ابو کے پاس جانا چاہتی ہوں لیکن مجھ میں ہمت نہیں ہو پا رہی انکا سامنا کرنے کی_"مشاہم اپنے آنسو سختی سے صاف کرتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم اگر اس حال میں اپنے والدین یا لوگوں کے سامنے آئی تو وہ نجانے کیا کیا اندازے لگائیں گے تمہارے بارے میں______میں نے لیڈی پولیس کو بھلاو یا ہے پہلے تم اپنا حلیہ درست کر نا پھر میں تمہیں ہسپتال لے جاؤں گا_"اذہان اسے حقیقت سے آگاہ کرتے بولا_اس کے بتانے پر مشاہم نے اپنا جائزہ لیا_اپنے جسم پر اسکی شرٹ دیکھ کر مشاہم نے اسکی باڈی غور سے دیکھی_

"ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی آپکو_"مشاہم تیز لہجے میں بولی اور اس کی شرٹ اتارنے لگی_

"رکھیں مشاہم_____اس شرٹ نے آپکی باڈی کو ڈھانپ رکھا ہے شاید تھوڑی دیر پہلے ہوئے اپنے ساتھ ہوئے واقعہ کو آپ بھول چکی ہیں_"اذہان اسے یاد دلاتی کرتے بولا وہ صاف لفظوں میں اسے بتاتا نہیں چاہتا تھا کس وجہ سے اس نے اپنی شرٹ اسے پہنائی تھی_

شرمندگی سے بھری نگاہیں مشاہم نے جھکائی_اپنی قمیض کے کونوں کو سختی سے اپنے ہاتھوں کی مٹھی میں بند کیا_وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی مگر خود پر ضبط کیے وہ

خاموش نظریں جھکائے تھی_

"اسے اتارنا گامت لیڈی پولیس کے ساتھ مرد حضرات بھی ہوں گے میں یہ ہر گز نہیں چاہوں گا کوئی آپ کو بری نگاہ سے دیکھے یا آپکو کسی بھی طرح مزید شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے_

گاڑی آتے ہی خاموشی سے اس میں بیٹھ جانا_"اذہان اسکا جھکا چہرہ دیکھتے بولا_مشاہم کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے_

اپنے گالوں پر موجود آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے اس نے ہاں میں سر ہلادیا_اذہان اس کے پاس سے اٹھا اور اس سے کچھ فاصلے پر جا کھڑا ہوا_رات تیزی سے گزر رہی تھی_

"عدنان صاحب آئی سی یو میں موت سے لڑ رہے تھے_ گولی نکال دی گئی تھی مگر بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے وہ کوما میں جا سکتے تھے اس لیے ڈاکٹر انکا بلڈ پریشر نارمل کرنے کی کوششوں کے ساتھ انھیں کوما میں جانے سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے _آئی سی یو کے باہر عمرین بیگم اور صائمہ بیگم اللہ کے سامنے ہاتھ جوڑے عدنان صاحب کی زندگی کی بات کر رہی تھیں_ نائمہ اور اس کے والدین بھی وہی موجود تھے_

مشاہم کی غیر موجودگی نے انھیں مزید پریشان کر رکھا تھا_ نائمہ کے بیان کے مطابق وہ جھیل کی طرف بھاگی تھی_

"احمد بھائی مشاہم کے بارے میں کچھ پتا چلا_" نائمہ کے والد جب وہاں آئے عمرین

بیگم نے پریشان لہجے میں ان سے پوچھا_

"نہیں بھابی پولیس کا کہنا ہے مشا ہم نے جھیل میں چھلانگ لگادی تھی____اسے ڈھونڈ رہے ہیں سب انسپیکٹر اذہان بھی اسی کی تلاش میں جھیل میں کود گیا تھا مگر اسکا بھی کوئی سراغ نہیں مل رہا____پانی کا بہاؤ زیادہ ہے تو اس لئے تلاش کرنے میں مشکل در پیش آرہی ہیں_"احمد نے بتایا_

"یا اللہ میری بچی کو اپنی حفاظت میں رکھنا اسے کچھ نہ ہونے دینا_"عمرین آنکھوں میں آنسو لیے دعا گو ہو ہیں_روتی ہوئی صائمہ بیگم انکی دعا ٹوکتے ہوئے نفرت سے بولی_

"اس کے جینے کی دعائیں مت مانگیں آپاں____وہ مر ہی جائے تو اچھا ہے____ایسی اولاد سے بے اولاد ہونا اچھا ہے_" صائمہ بیگم روتے ہوئے نفرت بھرے لہجے میں بولی_

"ایسا مت کہو صائمہ وہ بچی ہے نادان ہے ان سب میں اسکا کیا قصور بھلا_" عمرین بیگم اسے ڈلاسہ دیتے بولی_

"اسی کا قصور ہے نہ وہ اکیلی جھیل کے پاس جاتی نہ عدنان صاحب آج موت سے لڑ رہے ہوتے_" صائمہ بیگم نے روتے ہوئے کہا_ عمرین بیگم نے اسے تسلی دیتے ہوئے اپنے سینے کے ساتھ لگایا_

"مت پریشان ہو سب ٹھیک ہو جائے گا_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابر اک کار اور اک پولیس جیپ کے ساتھ وہاں پہنچ چکا تھا_اذہان کے اشارہ کرنے پر وہ کار کی فرانٹ سیٹ پر بیٹھی جسے وہ خود ہی ڈرائیو کرنے کا ارادہ رکھے تھا_کار کی پیچھلی سیٹ پر اک لیڈی پولیس بھی موجود تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عدنان صاحب کیسے ہیں_"اذہان بابر سے گفتگو گو ہو رہا تھا_

"کچھ کہہ نہیں سکتے سر_وہ ٹھیک بھی ہیں اور نہ بھی آپ خود ہی چل کر دیکھ لیں تو بہتر ہے_"بابر نے کہا_

"میں مشاہم کو اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا پہلے اسے اسکے گھر ڈراپ کر وگا پھر خود ہسپتال جاؤں گا_"اذہان نے اپنے خیالات سے آگاہ کرتے بتایا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن ان کے گھر کوئی بھی موجود نہیں ہے اسکے گھر والے ہسپتال میں ہیں_گھر جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے وہاں بابو بھائی کے آدمیوں کو بھی مٹر گشتیاں کرتے دیکھا گیا ہے_"بابر نے بتایا_

"ہوں ٹھیک ہے میں کوئی اور انتظام کرتا ہوں تم ہسپتال جاؤ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں_"اذہان کچھ سوچتے ہوئے بولا_بابر کے کار کی چابی اسکے حوالے کی اور کار میں

بیٹھا کار سٹاٹ کی اور اپنے گھر کا رو فک کیا_

تھوڑے ٹائم بعد کار اک دو کمروں پر مشتمل فلائٹ پر آرو کی_

"یہ ہم کہاں آ ہیں ہیں مجھے میرے گھر جانا ہے_"انجان جگہ کو دیکھ وہ گھبراتے ہوئے بولی_

"یہ میرا گھر ہے تم گھبراؤ مت لیڈی پولیس تمہارے ساتھ ہے تمہیں یہاں لانے کا مقصد صرف تمہارا لباس تبدیل کروانا ہے_"اذہان نے نرم لہجے میں کہا_کار سے اترا وہ دونوں بھی کر سے اتری_

گھر چھوٹا تھا مگر انتہائی تہذیب اور صاف ستھرا تھا_

"اس سامنے والے کمرے میں چلی جاؤ وہاں تمہیں اک الماری دیکھائی دے گی وہاں سے جو کپڑے تمہیں اچھے لگیں نکال کر پہن لینا_" اذہان اسے کمرے کا راستہ دیکھاتے بولا اس کے چہرے پر عجیب سا سناٹا چھایا گیا تھا کہ جیسے اس نے مشاہم کو کسی راز کا پتا بتا دیا ہو_ مشاہم اس کے بتائے کمرے میں چلی گئی لیڈی پولیس بھی ساتھ تھی _

اذہان بے چینی سے باہر ٹہلنے لگا اس کے ماتھے پر آیا پسینہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ کوئی بات اسے ستا رہی ہے_ سامنے رکھے فریج سے پانی کی بوتل نکال کر وہ ایک ہو سانس میں پوری بوتل پی گیا_ اتنا پانی پینے کے باوجود اسے سکون نہیں ملا وہ دوبارہ ٹہلنے

لگا_پھولی ہوئی سانسیں اس کی تب تھمی جب کمرے سے باہر آتی مشاہم پر اسکی نظر پڑی_

پنک شاٹ فراک پہنے کھلے ہپ تک لمبے گھنے بال، ڈوپٹہ گلے کے ساتھ لگائے، بلیک چادر میں لپٹی مشاہم کو دیکھ کر اسکی آنکھوں کے سامنے کسی اور لڑکی کا چہرہ گھوما جو بالکل سیم ایسی ہی ڈریسنگ کیے اسکے سامنے کھڑے ہوئے اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی_ مشاہم کے وجود میں کسی اور کا عکس پا کر اذہان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری البتہ اسکی آنکھیں نم ہوئی_

"چلیں اب_" مشاہم اسکے قریب آکر بولی_اس میں کھویا اذہان اسکی بات سن ہی نہ پایا_

"چلیں اسپیکٹر ہمیں دیر ہو رہی ہے_"مشاہم تھوڑا اونچا بولی اس کے ہوس بحال ہوئے سامنے مشاہم کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں سے ہنسی غائب ہوئی آنکھوں میں آنسو ابھی بھی موجود تھے جو کوئی دیکھ نہ پایا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں چلو_"اس نے سخت آواز میں کہا اور آگے کی طرف قدم بڑھائے_

پورے راستے میں اذہان نے اک بار بھی مشاہم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا وہ غمگیں لہجے میں تیز رفتار سے کار ڈرائیو کر رہا تھا_

ماں کو دیکھ کر مشا ہم بھاگتے ہوئے ماں کے قدموں میں آ بیٹھی_

"امی ابو کیسے ہیں_؟"ماں کی گود میں سر رکھے وہ بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

اذہان اور لیڈی پولیس بھی وہی موجود تھی_

"کیا کر رہی تم جھیل کے پاس____؟نائمہ کے ساتھ اس کے گھر گئی تھی نہ تم_"

صائمہ بیگم اسے بازو سے سختی سے پکڑی سخت لہجے میں بولی_

"مشاہم ماں کا غصیلہ چہرہ دیکھنے لگی_"

"و_____وہ____وہ م____میں___"مشاہم نے لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ ادھوری بات کہی_

"بولو میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے کیا کرنے گئی تھی آدھی رات تم وہاں یہ جانتے ہوئے بھی بابو بھائی کے آدمیوں نے تم پر نظر رکھے ہوئی ہے_"صائمہ بیگم نے مزید سخت لہجے میں اونچی آواز میں اس سے پوچھا_مشاہم گھبرائی اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے_وہ ماں کو کیا بتاتی شازم کے عشق میں دیوانی ہوئے وہ جھیل کی فضاؤں میں بسی اسکی خوشبو محسوس کرنے کی خاطر وہاں جاتی ہے_

"میں بس یوں ہی دل بہلانے کی خاطر وہاں____"اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی صائمہ نے کھینچ کر اسکے آنسو سے گیلے گال پر تھپڑ مار دیا_

"صائمہ کیا کر رہی ہو ہوش میں آؤ_"عمرین اسے کا ہاتھ پکڑے بولی جو وہ دوبارہ اس پر اٹھانے والی تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشاہم کو تھپڑ پڑتا دیکھ کر اذہان بھی دکھی ہوا گرم خاموش رہا کیونکہ وہ انکا فیملی میٹر تھا_

"شرم نہیں آتی تمہیں یہ سب کرتے ہوئے___وہاں باپ اپنی بیٹی کی غرت کی حفاظت کے لیے دن رات پریشان رہتا ہے____اسے یہ سوچ سوچ کر نیند نہیں آتی کہ کہیں اسکی بیٹی کو کوئی کچھ کر نہ دے کوئی نقصان نہ پہنچادے اور یہاں اک بیٹی صاحبہ

ہیں جنہیں عاشقوں سے ہی فرصت نہیں مل رہی_____"

صائمہ بیگم کے کہے آخری جملے پر عمرین اور اذہان نے چونک کر صائمہ کو دیکھا البتہ مشاہم صدمے سے ماں کا غصیلہ چہرہ دیکھنے لگی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم وہاں شازم کی وجہ سے جاتی ہو نہ_____؟ ہر وقت وہ لڑکا تمہارے دماغ میں سوار رہتا ہے____ آخر کب تک تم اسکی یاد میں یوں ایسے ہی غم میں ڈبوبے دیوانی بنی رہو گی_

صائمہ بیگم اسے سخت جھڑک رہی تھیں_ اپنے بیٹے کا نام سن کر عمرین بیگم کے چہرے پر ناگوار اثرات مرتب ہوئے البتہ اذہان حیرانی سے مشاہم کا دیوانہ چہرہ ٹکنے لگا_ عمرین بیگم اپنے بیٹے کے ذکر پر خاموش نہیں رہ سکی_

"ان سب میں شازم کا کیا قصور____؟وہ بچارا دور پردیش میں بیٹھا ان سب نے انجان ہے اس کے ذکر مت چھیڑ و صائمہ_"عمرین بیگم نے ناگوار لہجے میں کہا_

"ہانیہ جانتی ہوں دور بیٹھا ہے وہ____اگر اس کے دل سے تو دور نہیں ہے نہ وہ_یہ ٹھہرا اگر میں اسے پہلے ہی مار دیتی تو آج یہ نوبت نہ آتی سرے عام وہ عنڈے اسکی عزت پر ہاتھ نہ ڈالتے_صائمہ بیگم اسے بار رونے لگی_انکی بات سولہ آنے ٹھیک تھی اگر وہ پہلے ہی مشاہم پر سختی برساتی اسے رات میں باہر جانے سے روکتی تو شاید آج یہ دن نہ دیکھنا پڑھتا انھیں_

"خود کو سنبھالیں آنٹی___ان سب میں مشاہم کی کوئی غلطی نہیں ہے وہ بیچاری کہاں جانتی تھی کہ اس کے کچھ ایسا بھی برا ہو سکتا ہے آپ پلیز اس سے خفا مت ہوں_"

مشاہم کے آنسوؤں نے اسے بولنے پر مجبور کیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی سی یو سے ڈاکٹر کی انٹری نے سب کو خاموش کروایا_ڈاکٹر کو دیکھ کر مشاہم اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی_عمرین اور صائمہ بھی ڈھرکتے دل کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھی_

"ڈاکٹر اپنے ابو کیسے ہیں____؟" مشاہم جو باپ کے لیے سخت بے چین تھی فوراً تیزی سے بولی_

"عدنان صاحب اب خطرے سے باہر ہیں انھیں ہوش آتے ہی کمرے میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں_ڈاکٹر انھیں خوشخبری سناتے بولا_

"یااللہ تیرا شکر ہے_" مشاہم نے مسکراتے ہوئے اپنے رب کا شکر ادا کیا_ صائمہ اور عمرین بھی خوش ہوئی_ رات انکی یوں ہی ہسپتال میں بینچ پر بیٹھ کر گزری_ کوئی رشتہ نہ ہونے کے باوجود اذہان نے انکا بھرپور ساتھ دیا_ صبح جب عدنان صاحب کو ہوش آیا ان سے ملنے کے بعد دو پولیس اہلکار کو انکی نگرانی میں دے کر وہ اپنے گھر چلا گیا شاید

تھوڑا آرام کرنا چاہتا تھا مگر سکون حاصل کرنا شاید اسکی قسمت میں نہیں تھا_ گھر میں اسے اسکی بیوی کی یادیں سے ڈنگ مار رہی تھیں_ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے وہ چھوٹے سے لاؤنج میں موجود صوفے پر ہی لیٹ گیا_ اسکی کے سامنے ماضی کے کچھ لمحات کسی فلم کی طرح گھومنے لگے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محمد اذہان ولد محمد شبیر آپکا نکاح کومل ملک ولد ملک منیر سے سکہ رائج الوقت 15 لاکھ کیا جارہا ہے

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے_

میں نے کبھی سوچا نہیں تھا میری زندگی میں کچھ ایسا لمحہ بھی آئے گا جب مجھے اپنے نکاح میں ایسی لڑکی کو لینا پڑے گا جس سے میں شدت سے نفرت کرتا ہوں_

"محمد اذہان ولد محمد شبیر کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"

اذہان کی خاموشی پر مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا_

"مت ہاں کرنا بھائی ابھی بھی وقت ہے بچالو خود کو_"اس کے پاس بیٹھی اسکی چھوٹی بہن سماوہ شرارتا بولی_ اسکی حرکت پر شائستہ بیگم نے اسے آنکھیں نکالی اور خاموش رہنے کا کہا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں کہوں اذہان بیٹا___"انھوں نے اذہان سے کہا_

ماں کے کہنے پر اذہان نے "ہاں" میں سر ہلا دیا_

نکاح کے بعد مبارکباد کا سلسلہ جاری ہوا_رسم دنیا اذہان بھی سب کے گلے لگ کر مبارکباد قبول کر رہا تھا_

اذہان کی نظر سٹیج سے دور کھڑی بنت حوا پر پڑی جس کی شکل دیکھ کر بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ ابھی ڈارین مار مار کر رو پڑے گی_اس سے نظریں ہٹا کر اذہان نے اک نظر اپنے پاس بیٹھی کومل پر ڈالی جو خوشی سے چہک رہی تھی اسکی خوشی اذہان کو غصہ دلانے لگی اس نے وہاں سے اٹھ جانا چاہا مگر اس کے باپ محمد بشیر نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روک دیا اپنے غصے پر کنٹرول پاتے ہوئے اذہان دوبارہ بیٹھ گیا_ نکاح کی تقریب ختم ہونے کے بعد سب اپنے گھروں میں واپس لوٹ آئے_کومل اور اسکے والد دوسرے پورشن چلی گئیں البتہ اذہان غصے میں اپنے کمرے میں چلا گیا اسکی اس حرکت پر شبیر صاحب اپنی بیگم شائستہ پر برہم ہونے لگے_

"دیکھ رہی ہو اپنے بیٹے کی حرکتیں____ساری تقریب میں ایسے منہ پھولا رکھا تھا اس نے جیسے پتا نہیں کیا ظلم کر دیا ہے میں نے اس پر_"شبیر صاحب چیلا چیلا کر اپنی خاموش بیوی پر برہم ہو رہے تھے انکی آوازیں بند کمرے میں بیٹھے اذہان تک پہنچ رہی تھیں_سماوہ خاموشی سے ماں کا ہاتھ تھامے کھڑی آنسو بہا رہی تھی_

"بس کر دیں اب آپ جیسا آپ نے چاہا ویسا ہی کیا اذہان نے اور کیا چاہتے ہیں اب آپ_"شائستہ بیگم اپنی خاموشی توڑتے ہوئے بولی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شبیر صاحب جو جواب سنا پسند نہیں کرتے تھے مزید ان پر برہم ہونے لگے_

"زبان چلاؤ گی اب تم میرے ساتھ___اتنی ہمت آگئی ہے تم میں_"

غصے پر ضبط کیے اذہان کا صبر اب جواب دے گیا اور غصے سے اپنے کمرے کے باہر نکلا اور

اپنے باپ کے سامنے آ کھڑا ہوا انھیں انھی کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے بولا_

"اور کیا چاہتے ہیں آپ میری ماں سے اب آپکی بھانجی سے نکاح کر تو لیا ہے میں نے اپنی خوشیاں قربان کر کے اور کیا چاہتے ہیں آپ ہم سے_"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری ماں کو اپنے نکاح میں رکھنے کی یہی شرط تھی نہ آپکی کہ میں اپنی ماں کی بھانجی سے اپنی منگنی ختم کر کے آپکی بھانجی سے نکاح کر لوں_____ کر لیا نکاح میں نے اب بخش دیں میری ماں کو جینے دیں انھیں سکون سے_ اک بات یاد رکھیے گا ابو آپ نے اپنی ضد سے اپنی بھانجی کو میری زندگی میں شامل تو کر دیا ہے لیکن میرے دل میں اس کی جگہ نہیں بنا پائیں گے میرے دل میں صرف بنت حوا ہے اور ہمیشہ وہی رہے گی_"

اذہان سخت اور اکھڑے لہجے میں اپنے باپ پر گرج چمک کر اپنی ماں کا ہاتھ تھامے وہاں سے چلا گیا_ بیٹے کی بات سن بشیر صاحب کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا

محسوس ہوا_

کومل اپنے کمرے میں بیڈ پر سید ھا لیتی اپنے نکاح کے لمحات کو یاد کیے مسکرا رہی تھی_

"کتنا آسان تھا نہ ازہان تمہیں حاصل کرنا_میں نے کبھی سوچا ہی تھا میں تمہیں اتنی آسانی سے حاصل کرلوں گی_اب تم صرف میرے ہو اور میں صرف تمہاری ہوں_"کومل دل ہی دل میں بولی اور شرم سے اپنے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کور کیے مسکرا دی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

* * * * * * *

خالدہ بی بی فجر کے وقت بیدار ہو گئیں البتہ عنایہ ابھی بھی سوئی تھی_آفیہ کسی کے گھر

ملازمہ تھی صبح سب بچوں کو سکول بھیج کر وہ خود آٹھ بجے ہی وہ نوکری پر چلی جاتی _البتہ انکا بھتیجا اک آفس میں سکیورٹی گارڈ تھا_ گھر میں خالدہ بی بی اور عنایہ اکیلی تھیں _ خالدہ بی بی نے گھر کی ساری صفائی کر دی اور کھانا بھی بنا دیا بچے دوپہر کو جب ہوم ورک کر رہے تھے عنایہ ان کے پاس آ بیٹھی_ انکی کتابوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے حسرت سے انھیں دیکھنے لگی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم کون سی کلاس میں ہو_"اسکی ہم عمر مریم نے عنایہ سے پوچھا_

"میں جب اپنے گھر میں تھی تب میں 4th کلاس میں تھی_"عنایہ نے مسکراتے ہوئے بتایا_

"اب تم سکول نہیں جاتی کیا_"مریم نے پوچھا_

"نہیں میرے بابا نہیں ہیں نہ جو مجھے سکول بھیجیں_"عنایہ اداس لہجے میں بولی_

"کوئی بات نہیں تم میرے سکول آجاؤ ہم دونوں اکٹھے جایا کریں گی_"مریم نے پیار سے کہا اسکے اداس چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سچ میں تم مجھے اپنے ساتھ اپنے سکول لے کر جاؤ گی_"عنایہ سکول جانے کے لیے بہت آکسائیڈ ہو رہی تھی_

"ہاں میں لے جاؤ گی تم اپنی امی سے کہہ پر اپنی بک منگوا لوا گر کوئی بچہ اپنی بک لے کر نہ آئے تو ٹیچر اسے ڈانٹی ہے اور کلاس سے باہر بھی نکال دیتی ہے_"مریم اسے سکول جانے کے پہلے کی تیاری کروا رہی تھی یہ سننے کی دیر تھی عنایہ بھاگتی ہوئی کچن میں برتن

دھوتی خالدہ بی بی کے پاس خاموشی سے جا کھڑی ہوئی_اسکا خاموش مگر بولتا ہوا چہرہ دیکھ کر خالدہ بی بی نے اندازہ لگا لیا عنایہ کچھ کہنا چاہ رہی ہے_

"کیا بات کرنی ہے عنایہ آپ نے_" خالدہ بی بی برتن کو پانی سے گزارتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اماں مجھے بھی سکول جانا ہے آپ پلیز مجھے بک دلوا دیں گی پھر میں بھی مریم کے ساتھ سکول جاؤں گی_" عنایہ نے دھیمی لہجے میں کہا_

"سکول_______؟" برتن ادھورے چھوڑ کر خالدہ بی بی پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوئی اور سنجیدگی سے بولی_

"آپ پڑھنا چاہتی ہو عنایہ___؟

"جی اماں مجھے بھی سکول جانا ہے_آپکو معلوم ہے میں اپنی ہر کلاس میں اول آتی تھی میری طرافیاں میرے گھر میں ہیں_" گھر کا نام اسکے لبوں سے نکلنے کی دیر تھی اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے_

"ارے بیٹا آپ رو کیوں رہی ہیں_" خالدہ اسے اپنے نزدیک کرتے اسکے آنسو پونچھتے

ہوئے بولی_

"مجھے ماما پاپا اور آپی کی یاد آ رہی ہے آپی بھی مجھے بھول گئی ہیں_" عنایہ نے روتے ہوئے کہا اس کے آنسو دیکھ کر خالدہ کا دل کٹ کر رہ گیا دس سال کی معصوم بچی اپنے ہنسنے کھیلنے کے دونوں میں اس قہر سے گزر کر آنسو بہا رہی ہے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مانا میں آپکی ماما نہیں ہوں مگر آپکی اماں تو ہوں نہ میرے ہوتے ہوئے کیوں اداس ہو رہی ہیں آپ_ ہم کل جائیں گے مریم کے سکول آپکا ایڈمیشن کروانے_" خالدہ نے کہا وہ خوش ہو گئی ننھی آنکھوں میں آنسو کے ساتھ خوشی جھلکنے لگی_

عدنان صاحب اب اپنے ہوش و حواس میں تھے_ مشاہم اپنی حرکت کی وجہ سے شرمندہ تھی اسی شرمندگی کی وجہ سے وہ اپنے باپ کے سامنے نظریں جھکائے کھڑی تھی_ باپ تو باپ ہوتا ہے اولاد جو چاہے غلطی کرے وہ خوشی خوشی اسے معاف کر دیتا ہے_ عدنان صاحب کو بس اس بات کی خوشی تھی انکی بیٹی کی غرت محفوظ ہے_

"مشاہم اتنی دور کیوں کھڑی ہو خفا ہو اپنے ابو سے وہ تمہاری حفاظت نہیں کر سکے_" عدنان صاحب اپنی بیٹی کو خاموش دیکھ کر خود ہی بول پڑے_ باپ کی بات سن کر آنسو سے نم ہوئے چہرے کو اس نے اوپر اٹھایا اور باپ کی طرف بڑھی انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر تڑپ کر بولی_

"نہیں ابو آپ بہت اچھے باپ ہیں میں ہی اچھی بیٹی کا بن سکی مجھے آپکی بات کو ماننا چاہیے تھا گھر سے بنا بتائے جانا میری غلطی ہے میری وجہ سے آپکی جان خطرے میں پڑھ گئی_"

بیٹی کی محبت دیکھ کر عدنان صاحب مسکرائے_

"جو ہوا وہ بھول جاؤ مشا ہم تمہاری قسمت اچھی ہے جو اسپیٹکر اذہان ہمیشہ صحیح وقت پر تمہاری حفاظت کے لیے پہنچ جاتا ہے_"

"بس بہت ہو گئی باتیں اب تھوڑا آرام کر لیں آپ_" صائمہ بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریش ہونے کے بعد اذہان تھانے آیا ان غنڈوں کی مرمت کر لیے_

"کچھ پتا چلا یہ غنڈے کس کے لیے کام کرتے ہیں_" اذہان نے ناصر سے پوچھا_

"نہیں سر ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا وہ اپنا منہ ایسے بند کیے ہوئے ہیں جیسے ان کے ہونٹوں کو الفیی لگا کر جوڑا گیا ہو_ "ناصر نے کہا_

"ہوں___ اگر ہونٹ الفیی سے بند ہیں تو گرم پانی ڈال کر انھیں کھولو مگر مجھے آج شام تک ان کے منہ سے ہر وہ سچ سننا ہے جو میں سننا چاہ رہا ہوں_ "اذہان اسے سمجھاتے ہوئے بولا اور اپنے آفس چلا آیا_

عدنان صاحب ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر واپس آ گئے_ مشا ہم اپنے کمرے میں سو رہی تھی_ عدنان صاحب اپنے بیڈ پر لیٹے تھے_ صائمہ اور عمرین ان کے پاس موجود تھیں_ عدنان صاحب ان سے اک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہ رہے تھے_

"میں نے اک فیصلہ کیا ہے کیوں نہ ہم کسی اور شہر منتقل ہو جائیں_ جہاں ڈر ڈر کر جینے سے اچھا ہے ہم کسی ایسی کھولی فضا میں سانس لیں جہاں ہمیں کچھ کھونے کا خوف نہ ہو_ جہاں میری مشا ہم کھل کر سانس لے سکے مجھے اس پر پابندیاں لگانے کی ضرورت محسوس نہ ہو_ "عدنان صاحب کا فیصلہ سننے میں اچھا تھا مگر اس سے گزرنا تھوڑا مشکل بھی تھا_

"تمہارا خیال اچھا ہے عدنان مگر ہم جائیں گے کہاں___؟ ہمارے گھر آیو بیہ میں ہیں

ان گھروں کے علا ہمارے پاس کوئی دوسری پراپرٹی نہیں ہے_ تم نے پہلے سے کچھ سوچ رکھا ہے کیا___؟"عمرین بیگم اسکی بات سننے کے بعد اپنی رائے کا اظہار کرتے بولی_

"راولپنڈی میں میرا اک دوست رہتا ہے اس سے کہہ کر کوئی کرائے کا مکان ڈھونڈ لوں گا اور کوئی چھوٹی موٹی جاب بھی لگا دے گا وہ میری_ اللہ نے چاہا تو بہت جلد ان مشکلات سے نکل کر سکون کی زندگی بسر کریں گے_"عدنان صاحب اللہ پر یقین رکھتے بولے_

"انشاءاللہ_"صائمہ اور عمرین انکی بات پر اتفاق کرتے بولی_

"شازم سے کوئی رابطہ ہوا تمہارا عمرین___؟" جب سے بابو بھائی جیل گیا ہے میری شازم سے بات ہی نہیں ہوئی_ "عدنان صاحب کے ذہن میں اچانک اپنے بھانجے کا خیال آیا_

"کہاں بھائی صاحب نہ تو میرے پاس موبائل ہے اور نہ شازم کا نمبر ہے_ "عمرین بیگم نے اداس لہجے میں کہا ظاہر ہے بیٹے کی یاد نے انھیں اداس کر دیا_

"آپ خود کیوں نہیں کال کر لیتے شازم کو_ "صائمہ بیگم نے کہا_

"ہاں سوچ رہا ہوں خود ہی کال کر لیتا ہوں شازم یا یوسف کو_ "عدنان صاحب نے سوچتے ہوئے کہا_

یوسف صاحب کے دوست اور انکے آیو بیہ کے پڑوسی جو انکے بزنس پارٹنر بھی تھے کچھ دونوں کے لئے پاکستان آرہے تھے_شازم جو اپنی فیملی سے بات نہ ہونے پر فکر مند رہتا تھا_ذیشان صاحب کے ہاتھوں وہ مشاہم کے لیے اک موبائل فون بھیجنے کا خواہش مند تھا_ذیشان صاحب عدنان صاحب کے بھی جاننے والے تھے لحاظہ موبائل ساتھ لے جانے سے انکار نہیں کیا_شازم اپنے امتحان میں آج کل مصروف ہونے کے باعث زیادہ وقت یونیورسٹی میں ہی گزارتا_

اذہان اپنے آفس میں بیٹھا کچھ فائل چیک کررہا تھا_بابر اجازت طلب کیے اندر آیا اور غنڈوں سے ملی جانکاری اس سے شئر کرنے لگا_

"سر یہ سب بابو بھائی کے چھوٹے بھائی پرویز سپاری کے ملازم ہیں_ان سب کے پیچھے پرویز سپاری کا ہاتھ ہے اسی نے آپکی کار میں بم فسک کیے آپکو مارنا چاہا کل ہوئے واقعہ کے پیچھے بھی پرویز سپاری کا ہاتھ ہے_" بابر کی دی انفارمیشن سن کر اذہان تھوڑا الجھا_

"یہ اب بابو بھائی کا بھائی کہاں سے پیدا ہو گیا اس سے پہلے تو کبھی اسکا ذکر نہیں سنا_" اذہان کی انفارمیشن کے مطابق بابو بھائی کا کوئی بہن بھائی نہیں ہے اس لیے بابر کی بات نے اسے الجھا دیا_

"اسے کوئی نہیں جانتا سر___وہ کہاں رہتا ہے کیا کرتا ہے سب خفیہ رکھا ہوا ہے اس نے_"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہوں ٹھیک ہے چھوڑ دو ان غنڈوں کو اس سے آگے کیا کرنا ہے تم نے وہ تم بہتر جانتے ہو_" اذہان نے خفیہ زبان میں اسے کچھ کہا_ ہاں میں سر ہلا کر وہ وہاں سے چلا گیا_

دروازے پر دستک ہوئی_ مشاہم نے دروازہ کھولا سامنے اذہان ہاتھوں میں پھولوں کا گلاستہ اٹھائے کھڑا تھا_ مشاہم نے مسکرا کر اسے خوش آمدید کہا جوابا وہ بھی مسکرا دیا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹی لاؤنج میں بیٹھے اذہان اور عدنان صاحب شام کی چائے سے لطف انداز ہو رہے تھے_

جب باتوں ہی باتوں میں عدنان صاحب نے اذہان سے راولپنڈی جانے کا ذکر کیا_

اذہان نے ہاتھ میں اٹھائی چائے کی پیالی میز پر رکھی_

"اچھا خیال ہے آپکا راولپنڈی شفٹ ہونے کا_ اگر آپکو رہائش کا مسئلہ در پیش ہے تو

آپ میرے گھر شفٹ ہو سکتے ہیں ہمارے گھر کا دوسرا پوشن خالی ہے آپ چاہیں تو وہاں رہ سکتے ہیں_"اذہان ان کی اک اور مشکل حل کر رہا تھا_عدنان صاحب کی فکر قدرے کم ہوئی_

"اگر ایسا ممکن ہے تو میری مشکل آسان ہو جائے گی_"عدنان صاحب نے کہا_

"آپ بس تیاری کریں راولپنڈی شفٹ ہونے کی میں گھر اپنے والدین کو آپ کے آنے کی خبر دے دوں گا_آپ جس دن چاہیے وہاں شفٹ ہو سکتے ہیں_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت شکریہ بیٹا___ہمیشہ خوش رہو تم_"انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا اور دل سے اذہان کو دعا دی_

خوش لفظ سن کر اذہان کا موڈ آف ہو گیا_

آفیہ شام چار بجے گھر لوٹی اسکی بڑی بیٹی مناہل بھی ماں کے ساتھ گھروں میں کام کرتی تھی_

"اور بتائیں خالدہ بی پھر کیا سوچا آپ نے_"چائے میں پاپے ڈبوتی آفیہ نے اپنے سامنے بیٹھی سبزی کاٹتی خالدہ سے پوچھا_

"کس بارے میں_"آفیہ کی بات پر وہ انجان بنے بولی_

"ارے یہاں رہنے کے بارے میں اب مفت میں تو روٹیاں نہیں توڑ سکتی نہ آپ اور آپکی بیٹی_کچھ تو ہاتھ بٹانا ہوگا آپکو_"آفیہ اپنے مطلب کی بات پر آئی_

"می____میں کیسے ہاتھ بٹا سکتی ہوں گھر کے سارے کام کر دیتی ہوں میں اس سے زیادہ میں اور کیا کر سکتی ہوں تمہارے لیے_"خالدہ بی صاف لفظوں میں اسے سچ بتاتے بولی جس پر وہ برہم ہوئے بولی_

"ہو بی بی میں نے کوئی یتیم خانہ نہیں کھول رکھا ہے کہ تم دونوں ماں بیٹی کو مفت میں روٹیاں کھلاتی رہوں_ کھانے کے لیے محنت کرنی پڑھتی ہے مہنگائی آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہے میری بارہ سال کی بچی اگر دوسروں کے گھر کام کر سکتی ہے تم کیوں نہیں کر سکتی دو دن ہیں تمہارے پاس یا تو نوکری کر و کوئی یا میرا گھر چھوڑ دو میں نہیں چاہتی مجھے ڈھکے دے کر تمہیں گھر سے نکلنا پڑھے_ "مطلبی اور خود غرض دنیا کی طرح آفیہ بھی اپنی خود غرضی دیکھاتے ہوئے بولی_ خالدہ بی بی کے پاس اب نوکری کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا_

اگلے دن خالدہ آفیہ کے ساتھ اک گھر میں ماسی کی نوکری کے لیے گئی_ اسکا انٹرویو کرنے کے لئے اک 60 سالہ عورت اپنے کمرے میں اپنے تحت جیسے صوفے پر بیٹھی اسلامی کتاب پڑھ رہی تھیں_ آفیہ نے آدب کے دائرے میں رہ کر دروازے پر دھیمی دستک دی_ دستک کی آواز سن کر وہ کتاب پر نظریں جمائے بولی_

"آجائیں_"

"اسلام علیکم_"آفیہ اور خالدہ نے سلام کیا_

"وعلیکم السلام_"ان کی نظریں ابھی بھی کتاب پر ہی تھیں_ صفحہ کا مکمل پیرا گراف ختم کرنے کے بعد کتاب بند کے سامنے میز کر رکھی پھر ان سے مخاطب ہوئے آداب کے ساتھ بولی_

"کہیں آفیہ کیسے آنا ہوا آپ کا_"

"جی وہ بیگم صاحبہ نے آپکی طرف مجھے بھیجا ہے وہ بتا رہی تھیں آپکو کسی ماسی کی ضرورت ہے_یہ میری رشتہ دار ہے نوکری کے سلسلے میں انھیں آپ سے ملوانے لائی ہوں_"آفیہ نے کہا_وہ خالدہ بی بی کا تسلی جائزہ لینے لگی پھر بولی_

"یہ تو مجھے پچاس سال سے زیادہ کی لگ رہی ہیں ان سے کہاں اب گھر کے کام ہوں گے_کوئی جوان لڑکی بتاؤ اسے کر آؤ_"وہ صاف لفظوں میں خالدہ کو کام کے لیے ریجیکٹ کر رہی تھیں_وہ اپنا فیصلہ سنا ہی رہی تھیں جب انکی بات ٹوکتے ہوئے اک جوان فیشن لڑکی کچھ بولتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں_

"ہاں آپ جوان لڑکیوں کو نوکری پر رکھتی جائیں اور آپ کے عیاش بیٹے انکی غریبی اور بے بسی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی ہوس ان پر نکالتے رہیں_"اس لڑکی کے ہر لفظ میں غصہ اور تانے چھپے ہوئے تھے_خالدہ اور آفیہ کا منہ حیرت سے کھلا البتہ وہ خاتون

شرمندگی سے یہاں وہاں دیکھنے لگی_

وہ لڑکی اپنے ہاتھ اپنے سینے پر باندھے ان کے پاس آکھڑی ہوئی_

"ٹھیک ہے کل سے تم کام پر آجانا اگر تم سے اک گھر کے کام ہو سکے تو تمہاری نوکری پکی ورنہ تم جاسکتی ہو_" وہ عورت ان دونوں کو باہر کا راستہ دیکھاتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خالدہ بی اس لڑکی کی کہی بات پر سخت پریشان تھی_ وہاں جاب کرنے پر انکا دل حامی نہیں بھر رہا تھا مگر آفیہ ان پر پریشر ڈال رہی تھی_

"تم کیوں بلاوجہ ڈر رہی ہو خالدہ___ تمہاری کوئی عمر ہے یہ جو وہ لڑکے تم پر بری نظریں جمائے گے_ حد کرتی ہو تم بھی خالدہ_" آفیہ خالدہ کی پریشانی موجود مذاق میں

اڑتے بولی_

"ہاں ٹھیک کہہ رہی تم مجھ بوڑھی پر بھلا کون مرمٹے گا_" خالدہ نے کہا_

اگلے دن خالدہ بی بی عنایا کو اپنے ساتھ لیے دوبارہ ان کے گھر گئی_ وہ آج بھی اپنے کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھیں_

"تمہیں نرگس سارے کام سمجھا دے گی_ تمہاری عمر کو مد نظر رکھتے ہوئے میں سوچ رہی ہوں تمہیں کچن کی ذمہ داری سونپ دوں_ اگر کھانا اچھا بنا دیا تو تمہاری جاب پکی

"_

"میری اماں بہت اچھا کھانا بناتی ہیں بھائی کے گھر میں بھی میری اماں ہی سب کے لیے کھانا بناتی تھیں_"عنایا خالدہ کی تعریف کرتے بولی_ راحیلہ بیگم نے معصوم عنایا کی طرف دیکھا جس کے سفید موتی جیسے چہرے پر سادگی جھلک رہی تھی_ راحیلہ بیگم نے اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھا_ ماشاءاللہ کہے بنا نہ رہ سکی_

"ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے آپکی نواسی ہے کیا_"

"نہیں میری بیٹی ہے_"خالدہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا کیونکہ لوگ بہت کم ہی یقین کرتے تھے_

"ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے_"راحیلہ بیگم آنکھوں میں محبت لیے اسکی طرف دیکھتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر آپ کچن کے امتحان میں پاس ہوئی تو آپکو یہی رہنا پڑھے گا آپکو گھر کے ساتھ جوڑا اک کوارٹر بھی دیا جائے گا_"راحیلہ بیگم انھیں شاندار آفر پیش کرتے بولی_جس پر خالدہ خوش ہوئی اس کے گھر کا مسئلہ بھی بآسانی حل ہو رہا تھا_عنایا کو راحیلہ بیگم کے پاس چھوڑ کر خالدہ نے کچن کا روف کیا_

خالدہ راحیلہ بیگم کو خوش کرنے میں کامیاب ہوئی_خالدہ بی بی کے ہاتھ کا بنا کھانا راحیلہ بیگم کو بہت پسند آیا_خالدہ کی اب جاب پکی تھی_

عنایا سکول جانا چاہتی تھی_خالدہ نے اسکی یہ خواہش پوری کر دی اسکا ہائی سکول میں ایڈمیشن کروا کر_آفیہ کا گھر چھوڑ کر وہ کوارٹر میں رہنے لگے_

خالدہ ڈرائنگ روم میں ڈرائنگ پر کھانا لگا رہی تھیں_ وہاں راحیلہ بیگم اور انکی بہو سامیہ بیٹھی تھیں_ اک 27 سالہ لڑکا تیز قدموں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں انٹر ہوا اور سلام کرتا کرسی پر بیٹھا اسکی آواز سن خالدہ بی بی نے اسے دیکھا_

سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر خالدہ بی بی کے چہرے کا رنگ خوف سے سفید ہوا_ جس طوفانوں سے بھاگ کر وہ آیوبیہ سے راولپنڈی آئی تھیں وہ طوفان وہاں بھی انھیں برباد کرنے کے لیے تیار بیٹھا انھی کا انتظار کر رہا تھا_

ذیشان صاحب لندن کی فلائٹ سے اسلام آباد سے آیوبیہ پہنچ چکے تھے_ شام کی چائے وہ عدنان صاحب کے گھر میں بیٹھے ان کے ساتھ پی رہے تھے_

"یہ موبائل فون شازم نے مشاہم کے لئے بھجوایا ہے_بہت فکر مند رہتا ہے آپ لوگوں کے لئے مگر جب سے بابو بھائی کے بارے میں اسے معلوم ہوا ہے اور زیادہ بے چین رہنے لگا ہے_"ذیشان صاحب کی بات پر عدنان حیران ہوئے بولے_

"بابو بھائی کے بارے میں شازم کو کیسے معلوم ہوا______؟"وہ سوالیہ نگاہوں سے ذیشان صاحب کو دیکھ کر بولے_

"اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے_"ذیشان نے کہا_

"تم چائے پیو ٹھنڈی ہو رہی ہے وہ بات کو گھوماتے بولے_ "

شازم کے بھیجے گفٹ پر مشاہم بے حد خوش تھی_ موبائل فون کو چوم چوم کر وہ اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی_ عدنان صاحب نے اسے سم کارڈ لے دیا_

کچھ دونوں بعد وہ بھی آیوبیہ کو الوادع کہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راولپنڈی شفٹ ہو رہے تھے_ مشاہم کی دلی خواہش تھی وہ آیوبیہ کو الوادع کرنے سے پہلے آخری بار جھیل کو دیکھ سکے_ وہاں کچھ وقت گزار سکے_ وہ جگہ مشاہم کے لئے بہت خاص تھی _ مگر اس حادثے کے بعد وہ وہاں جانے سے اکترا رہی تھی_

اس دن مشاہم اپنے کالج کو الوادع کہے اذہان کے ساتھ گھر واپس آ رہی تھی_ اذہان جھیل کے راستے سے گزارا_ جھیل کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی مشاہم پر نظر ڈالتے اذہان نے کار کو بریک لگا کر روکا_

"آپ یہاں کیوں روکے ہیں___؟"مشاہم نے حیران لہجے میں پوچھا_

"میں جانتا ہوں یہ جگہ تمہارے لیے کتنی خاص ہے_راولپنڈی جانے سے پہلے آخری بار اسے الوادع کہہ سکتی ہو تم_"اذہان سامنے کی طرف دیکھے اس سے بنا نظریں ملائے بولا_مشاہم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری_

"آپ میرا انتظار کریں میں دس منٹ میں واپس آتی ہوں_"اتنا کہہ کر مشاہم نے کار سے اترنے میں دیر نہ لگائی_اذہان کے کانوں میں اس کے کہے الفاظ چبنے لگے_

"جلدی واپس آنا مجھے انتظار کرنا پسند نہیں ہے_"وہ چہرے پر اکڑ سجائے اکھڑے لہجے میں بولا_

"جی میں دس منٹ سے زیادہ آپکو انتظار نہیں کرواں گی_" اسکے اکھڑے لہجے پر مشاہم دھیمے لہجے میں بولی اور کار کا دروازہ بند کیے وہاں سے چلی گئی_ اذہان یادوں کی آگ میں دوبارہ جھلسنے لگا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شب انتظار کی کشمکش میں نہ پوچھ کیسے سحر ہوئی_

کبھی اک چراغ جلادیا کبھی اک چراغ بجھادیا_

اذہان کے لبوں سے بے تحاشا یہ الفاظ اس کی یاد میں ادا ہوئے_

اپنے سامنے بیٹھے پرویز سپاری کو دیکھ کر خالدہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دن کی روشنی میں تارے دیکھائی دینے لگے_ اس کی بابو بھائی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی وہ بس عنایہ

کو اس دھندل میں نہیں ڈھکیلنا چاہتی تھی_ وہ پرویز کو پہچان گئی مگر وہ انھیں نہ پہچان سکا اس بات سے انھیں اطمینان بخشا_ عنایہ راحیلہ بیگم کو بہت عزیز ہونے لگی_ عنایہ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے راحیلہ بیگم نے اپنے خرچے پر عنایہ کا راولپنڈی کے سب سے مہنگے پرائیویٹ سکول میں ایڈمیشن کروایا_

ٹھیک دس منٹ بعد مشاہم واپس آئی اور کار میں بیٹھی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اصول کی پکی ہو جان کر خوشی ہوئی_ "کار سٹاٹ کرتا اذہان اسکی تعریف کرتے ہوئے بولا_

آخری بار آیوبیہ کو الوادع کہے وہ راولپنڈی کے لیے رواں دواں ہوئے_ عدنان

صاحب کے بے حد اصرار کرنے کے باوجود اذہان ان کے ساتھ راولپنڈی نہ گیا_ اپنی ڈیوٹی کا بہانہ بنا کر اس نے ٹال دیا_ عدنان صاحب جانے سے پہلے اپنے گھر کی چابی اذہان کے حوالے کر گے انکی خواہش تھی اذہان کرائے کے مکان میں رہنے کے بجائے ان کے گھر میں شفٹ ہو جائے انکا خلوص و محبت دیکھ کر اذہان انکار نہ کر سکا_

تین گھنٹوں کے سفر کے بعد عدنان صاحب اپنی فیملی کے ساتھ راولپنڈی کے علاقے گلشن آباد میں موجود ڈوپٹے منزلہ گھر کے باہر پہنچے_ گنتی کی بل پر سماوہ گیٹ پر آئی_ انھیں سامان کے دیکھ کر فورا پہچان گئی اور بنا کسی پوچھ تاش کے انھیں گھر کے اندر لے آئی_ اور انھیں سلیقے سے چائے پانی دیا_

چائے پینے کے بعد وہ سب اوپر والے پوشن میں چلے گے_

شائستہ بیگم اور شبیر صاحب کے گھر واپس لوٹنے پر سماوہ نے انھیں عدنان صاحب کے

بارے میں بتایا_

"نجانے کیسے لوگ ہیں___؟کیا رہن سہن ہے انکا_؟پتا نہیں تمہارے بیٹے نے کیسے لوگوں کو میرے گھر بھیجا ہے_پھر میں کچھ کہوں تو میں ہی برا کہلاؤں گا اس لیے تم جانو اور وہ کرائے دار_"شبیر صاحب نے ناگوار لہجے میں کہا_

"آپ اس سے ملے بنا کیسے ان کے بارے میں اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ برے لوگ ہیں اک بار ان سے مل لیں پھر ان کے بارے میں کوئی اندازہ لگائیں_"شائستہ بیگم انکی بات کا جواب دیتے بولی_

شبیر صاحب چہرے پر ناگوار اثرات مرتب کیے صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور

دوسرے پوشن کی جانب بڑھے_

سامنے صحن میں عمرین اور صائمہ کو بیٹھا دیکھ کر شبیر صاحب کے قدم لڑکھڑائے_

شبیر صاحب پر نظر پڑھتے ہی عمرین بے یقینی کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئیں_

برسوں بعد اپنی پرانی محبت کو اپنے سامنے دیکھ وہ دونوں ہی صدمے سے دوچار ہوئے_ وہ دونوں اک دوسرے کو بے یقینی کی کیفیت سے دیکھ رہے تھے_ صائمہ کے پکارنے پر عدنان صاحب کمرے سے صحن میں آئے_

اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بیسٹ فرینڈ کو دیکھ کر عدنان صاحب حیران ہونے کے ساتھ خوش ہوئے_

"ارے شبیر تم یہاں_" عدنان مسکرا کر کھوئے ہوئے شبیر سے مخاطب ہوا_

بھائی کی آواز سن کر عمرین نے اپنی نظریں شبیر کے چہرے سے ہٹائی اور کمرے کی جانب بڑھی_ اسکے بدلتے رنگ صائمہ کی نظروں سے نہیں چپ سکیں_

عمرین کے سامنے ہٹنے پر شبیر کے حواس بہال ہوئے_ اک دوسرے سے گلے لگ کر ملنے کے بعد وہ صحن میں بچھی چارپائی پر بیٹھے_

"اچانک کہاں غائب ہو گے تھے یار تم___؟ بھا.جی کے شادی کی رات ایسے تم غائب ہوئے کہ دوبارہ تم سے ملنا نصیب نہ ہوا_ نہ کوئی کال نہیں کوئی رابطہ رکھا تم نے_" شبیر کے اچانک ملنے پر عدنان نے اس پر سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی_ شبیر صاحب جو ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں خاموش بیٹھے تھے عدنان کے سوالات پر بھجے لہجے

میں بولے_

"ہاں مجھے اچانک کراچی میں جاب کے سلسلے میں جانا پڑھ گیا تھا بس اسی لیے نہیں بتا سکا___تم ہی ہو وہ انسان جسے میرے بیٹے نے ہمارے ساتھ رہنے کے لیے بھیجا ہے___"شبیر صاحب ماضی کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتے تھے اسی لیے بات کا روفک تبدیل کرتے بولے_

"ہاں میں جلد از جلد راولپنڈی منتقل ہونا چاہتا تھا رہنے کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اذہان نے مجھے تمہارے گھر کا پتہ بتادیا_بہت ہی سمجھدار اور فرمانبردار بیٹا ہے تمہارا_"عدنان صاحب شبیر کے سامنے اذہان کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکے_

بیٹے کی تعریف سن کر خوش ہونے کے بجائے شبیر کے چہرے پر بارہ بجے_

"ہوں فرمانبردار_"انھوں نے سرد لہجے میں کہا_عدنان کو یہ بات کچھ عجیب سی لگی_

اوپر سے واپس آنے کے بعد شبیر صاحب بدلے بدلے سے تھے_چہرے پر غصہ کی بجائے اداسی چھائی تھی_کچن میں کھانا بناتی شائستہ بیگم ان کے بدلے تیور دیکھنے لگی اور پوچھے بنا نہ رہ سکی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا بات ہے آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں سب ٹھیک ہے نہ____؟کرایہ دار پسند نہیں آئے کیا_"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں وہ میرے جاننے والے ہیں ہیں یوں کہہ لو بھائی جیسا دوست ہے میرا_رات کا کھانے میں انھیں دعوت دے دینا_آج ہی شفٹ ہوئے ہیں ٹھکے

ہوں گے سماوہ کو انکی مدد کے لیے بھی کہہ دینا_"شبیر صاحب صوفے کے ساتھ سر لگائے آنکھیں موندیں دھیمے لہجے میں بولے_

"اچھا کہہ دوں____چائے بنادوں آپکو___تھکے ہوئے لگ رہے ہیں_"شائستہ نے اپنائیت سے کہا_

"ہاں بنا کر کمرے میں دے جانا تھوڑا آرام کرنا چاہ رہا ہوں_"

شائستہ بیگم سماوہ کے ساتھ دوسرے پوشن پر آئیں انھیں رات کھانے کی دعوت دینے_

"ارے بھابی اس تکلف کی کیا ضرورت تھی ہم بندوبست کر لیتے خود ہی_"شائستہ

بیگم کی دعوت دینے پر عدنان صاحب بولے_

"اس میں تکلف کی کوئی بات نہیں بھائی صاحب آپ شبیر کے دوست ہیں اور سب سے اہم میرے اذہان کے قریبی ہیں آپکی خاطر داری کرنا میرا فرض ہے_" شائستہ نے نہایت نرم لہجے اور اپنائیت سے کہا_ سامنے بیٹھی عمرین حسرت بھری نگاہوں سے شائستہ کو تکنے لگی_ ماضی میں اگر اس نے ہمت جتائی ہوتی تو شاید شائستہ کی جگہ آج وہ ہوتی,

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈنر تاہم عدنان اور شبیر بیتے کل کو باتوں میں دوبارہ دوہرا کر پرانی یادیں تازہ کر رہے تھے_ عمرین کی خاموشی وہاں موجود سب لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے پر مجبور کر رہی تھی_

"آپ جب سے آئی ہیں مسلسل خاموش ہیں___زیادہ باتیں نہیں کرتی یا کچھ اور مسئلہ ہے_"شائستہ بیگم نے اپنے سامنے بیٹھی عمرین سے اپنائیت سے پوچھا_

"پھوپھی جان زیادہ باتیں نہیں کرتی خاموش طبعیت کی ہیں_"عمرین کے پاس بیٹھی مشاہم بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہوا چھا___ان کے شوہر اور بچے دیکھائی نہیں دے رہے ہیں بعد میں آئیں گے کیا___؟"شائستہ بیگم نے سوال کیا_

"ان کے شوہر اپنی دوسری بیوی کے ساتھ لندن رہتے ہیں اور انکا اک ہی بیٹا ہے وہ بھی لندن رہتا ہے_"مشاہم نے سچ بتاتے ہوئے کہا_صائمہ نے اسے آنکھیں دیکھاہی_ شبیر حیرانی سے عمرین کا غم زدہ چہرہ تکنے لگا_سچ باہر آنے پر عمرین شبیر کا سامنا کرنے

سے اکتا رہی تھی_ وہ بنا کچھ بولے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ بکھرے دوسرے پوشن پر چلی گئی_

اذہان کچھ دونوں بعد عدنان صاحب کے گھر شفٹ ہونے کے لئے اپنا سامان پیک کر رہا تھا_ اپنا سامان پیک کرنے کے بعد اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ وہ الماری کھولی جہاں اسکی بیوی کومل کے کپڑے اور زیورات موجود تھے_ کپڑے نکالتے ہوئے آنکھیں نم ہوئے بنا نہ رہ سکی_

"مجھے معاف کر دینا کومل میں تمہاری حفاظت نہ کر سکا_ جس وقت تمہیں میری سب سے زیادہ ضرورت تھی میں اسی وقت تم سے دور چلا گیا_ کاش میں وہ پل واپس لا سکتا جب تم مجھ سے جدا ہو رہی تھی_ کاش اس پل کو میں بدل سکتا_" اذہان اسکے کپڑے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے سینے کے ساتھ لگائے آنکھیں موندیں روتے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا_

(اذہان کا ماضی)

وہ اپنے بیڈ پر بیٹھا چہرے پر ناگوار اثرات مرتب کیے مسلسل اپنی ٹانگیں تیزی سے ہلا رہا تھا_ کمرے میں اک وہ تھا اور دوسرا اندھیرا_ کمرے کے اندھیرے کو ختم کرتے ہوئے شائستہ بیگم نے کمرے کی لاہٹ آن کی_ ماں کے قدموں کی آہٹ سن کر اس نے ٹانگیں ہلانا بند کی_

"میں جانتی ہوں اس نکاح میں تمہاری رضامندی شامل نہیں ہے___ لیکن اب وہ تمہارے نکاح میں ہے تمہاری شرعی بیوی ہے____ تم پر اور تمہاری محبت پر اب

NEW ERA MAGAZINE .com

صرف تمہاری بیوی کا حق ہے ___ تمہاری محبت تمہاری بیوی کی امانت ہے ___ اپنی محبت کسی اور کو دے کر امانت میں خیانت مت کرنا ___ تمہاری محبت کا جواب اصلی حق دار ہے وہ کومل ہے ___ بنت حوا نہیں _" شائستہ بیگم اپنے الجھے ہوئے بیٹے کو سلجھانے کی کوشش کر رہی تھیں اسے ٹھیک اور غلط کا فرق سمجھا رہی تھیں _

"یہ سب کہنا بہت آسان ہے امی مگر امی میں بچپن سے بنت حوا سے محبت کرتا ہوں _ ہمیشہ اپنے ہمقدم اسے محسوس کیا ہے کومل کو نہیں _ میرا دل، میری محبت صرف بنت حوا کی امانت تھی ابو کے غلط فیصلے اور ضد نے تین زندگیاں برباد کر دی ہیں امی ___ شاید ہی میں کبھی کومل کو اپنی زندگی میں بیوی کا مقام دے سکوں _" اذہان نے وہی بیڈ پر بیٹھے اپنے پیچھے کھڑی ماں سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا _ دونوں ماں بیٹے اک دوسرے کا سامنا کرنے سے اکترا رہے تھے _

"لیکن میں تمھیں ماں ہونے کی حیثیت سے یہی نصیحت کروں گی سب کچھ بھلا کر دل سے کومل کو اپنالو میں نہیں چاہتی کومل بھی میری طرح تاعمر شوہر کی محبت سے محروم رہے_" بیٹے کو سمجھانے کے لیے انھوں نے اپنی مثال اس کے سامنے پیش کی جس پر وہ تڑپ اٹھا اور ماں کے سینے کے ساتھ جا لگا_

"ایسی باتیں مت کیا کریں امی میرا تن بدن جلنے لگتا ہے_ میں جب بھی آپکو غمزدہ دیکھتا ہوں مجھے ابو سے نفرت ہونے لگتی ہے_ اگر انھیں آپ سے محبت نہیں تھی تو کیوں انھوں نے آپکی زندگی خراب کی_ میں کبھی معاف نہیں کروں گا نہ ابو کو اور نہ اس عورت کو جس وجہ سے ابو نے آپ کے ساتھ اتنی بڑی زیارتی کی ہے_" اذہان اپنی نم آنکھوں میں نفرت کے انگارے روشن کیے بولا_ وہ جتنی محبت اپنی ماں سے کرتا تھا اتنی ہی نفرت اپنے باپ سے کرتا تھا_ اپنی ماں کی آنکھوں سے بہتے آنسو اسے باپ سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیتے تھے_

"یہی بات تو میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں اذہان وقت کو دوبارہ مت دوہراو قسمت کے فیصلے کو خوشی خوشی اپنا کر کومل کو دل سے تسلیم کر لو_اک بار اس کی طرف اپنا رحجان بڑھا کر دیکھو مجھے یقین ہے تمہیں اچھی لگنے لگے گی وہ_" شائستہ بیگم اسے اپنے سینے سے الگ کرتے بولی_

"اچھا امی آپکی خوشی کی خاطر میں کوشش کروں گا_" اذہان ماں کی ضد کے آگے ہار مانتے بولا_شائستہ بیگم مسکرا دی_

"ابو میں نے آپکو کتنی بار کہا ہے آپ مت مجھے لینے آیا کریں میں خود گھر آجایا کروں گی آپ بلاوجہ زحمت کرتے ہیں_آفس سے اسپیشل مجھے لینے آتے ہیں پھر دوبارہ آفس جاتے ہیں آپکا کھروس باس جو آپکو باتیں سناتا ہے وہ الگ_" یونیورسٹی سے نکلتے ہی

کومل بائیک سٹارٹ کرتے منیر صاحب سے مخاطب ہوئے بولی_

"کوئی بات نہیں بیٹے آپ کی وین والا بیمار ہے اگر کچھ دن میں پک ڈراپ کر لوں گا تو اس میں کوئی بڑی بات نہیں_"

"کیا ہوا ابو___؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منیر صاحب جو کومل سے بات کر رہے تھے اچانک بریک لگا کر باہیک روکی_

کومل نے فوراً وجہ پوچھی_

"پتا نہیں شاید کسی کی لڑائی ہو رہی ہے تبھی اتنی رش ہے تم رکو میں دیکھ کر آتا ہوں_"

وہ کومل کو دیکھ کر بولے_

"مت جائیں ابو دوسروں کی لڑائی میں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں_"وہ فکر مند لہجے میں بولی_

"کچھ نہیں ہوتا کومل تم گھبراؤمت_"وہ اپنی بیٹی کے ڈرپوک پن پر ہلکا سا مسکرا کے بولے اور وہاں موجود لوگوں کی رش کی طرف چلے گے_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کومل کی نظریں منیر صاحب پر تھیں_

"ارے کیوں لڑ رہے ہو چھوڑو اک دوسرے کو_"منیر صاحب دو لڑکوں کے درمیان چلنے والی لڑائی کو ختم کروانے کی کوشش کرتے بولے_

"ہوا نکل جی جاکے اپنا کام کر ہمارے درمیان مت بول بیموت مارا جائے گا_ شانی نے بدتمیزی سے منیر صاحب کو کہا اور اپنی پاکٹ سے گن نکال کر اپنے سامنے کھڑے

لڑکے پر تان لی_

گن کو دیکھ کر منیر صاحب شانی کو روکنے لگے آخر کار تنگ آ کر شانی نے منیر صاحب کو دھکا دیا اور زمین پر گرے_ کومل بھاگتی ہوئی باپ کے پاس آئی انھیں سہارا دے کر اٹھایا_

"ابو آپ ٹھیک ہیں نہ آپکو چوٹ تو نہیں لگی___؟" کومل نے پریشانی میں منیر صاحب سے پوچھا_

"بدتمیز انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ابو پر ہاتھ اٹھانے کی_" جوش میں آئی کومل زور سے اک تھپڑ شانی کے منہ پر مارے بولی_

"کومل کیا کر رہی ہو یہ چلو جہاں سے_" کومل کی اس اچانک حرکت پر منیر صاحب

گھبرائے اور کومل کو ڈانٹتے ہوئے بولے_جو باتیں منیر صاحب سمجھ سکتے تھے وہ باپ کے پیار میں بہکی کومل نہیں سمجھ سکتی تھی وہ جانتے تھے غنڈوں سے دشمنی مول لینے کا مطلب کیا ہوتا ہے_وہاں سے جانے کے بجائے کومل مزید ان نے الجھنے لگی_

"میں ٹھیک کر رہی ہوں ابو یہ غنڈے پتا نہیں خود کو کیا سمجھتے ہیں_ادب و احترام کیا ہوتا ہے یہ نہیں جانتے_"دور کھڑے ذوالقرنین کی نظریں کومل پر ہی رو کی تھیں اس بات سے انجان ہوئی کومل نان سٹاپ بولے جا رہی تھی_

"ہو لڑکی زیادہ بکواس مت کرو ورنہ ساری کی ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دوں گا_"شانی اپنی گن کومل کی طرف کیے بدتمیزی سے بولا_اس سے پہلے وہ مزید بدتمیزی کرتا ذوالقرنین نے زوردار تھپڑ شانی کے منہ پر دے مارا_شانی حیرانی سے

ذوالقرنین کو دیکھنے لگا_ حالانکہ جواباً شانی کو بھی ہاتھ اٹھانا چاہیئے تھا_

"بد تمیز لڑکے ہزار بار تمہیں سمجھایا ہے یہ غنڈہ گردی چھوڑ دو ورنہ مجال ہو جو میری بات کا تم پر زرا سا بھی اثر ہو_ معافی مانگو ابھی انکل اور اس لڑکی سے_"ذوالقرنین نے شانی کو آواز دے کر اپنے پاس بلایا وہ بتاتا ہوا ذوالقرنین کے پاس آیا اور اسی کے کہنے پر منیر صاحب سے معافی مانگی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات کو یہی ختم کرنے کے ارادہ سے انھوں نے شانی کو معاف کر دیا البتہ کومل بے تاثر چہرے کے ساتھ یہ سب ڈرامہ دیکھ رہی تھی_ منیر صاحب نے کومل کو چلنے کا کہا جو ذوالقرنین کو غصے سے دیکھ رہی تھی وہ کی نظریں کومل پر ہی روکی تھی اپنی نظریں اس پر سے ہٹاتے ہوئے وہ منیر صاحب کے ساتھ چل پڑی_

وہ اس بات سے انجان تھی اپنے اس غصیلی لہجے سے وہ اس کے دل میں اپنے لیے کتنی

محبت پیدا کر چکی ہے_

"کیا باس بلا وجہ مجھ سے بلا وجہ معافی منگوائی_ وہ بڑھا خود پنگے لے رہا تھا مجھ سے_"

شانی نے کہا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانی اس لڑکی کا پتا لگاؤ کیا کرتی ہے کہاں رہتی ہے مجھے شام تک اسکی ساری انفارمیشن چاہیئے_

ذوالقرنین نے شانی سے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا_

شام کو ٹھیک پانچ بجے شانی نے ذوالقرنین کو کال کی_

ہاں شانی بولو کیا معلوم ہوا اس لڑکی کے بارے_ ذوالقرنین جو کومل کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا شانی کی کال پک کرتے ہی فورا بولا_

ہاں بھائی بڈھے کا نام منیر ہے سرکاری سکول میں ٹیچر ہے اک بیٹا اور اک بیٹی ہے_ بیٹا امریکہ رہتا ہے اور بیٹی کا نام کومل ہے ماسٹر کر رہی ہے_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذوالقرنین بریانی کھانے کے ساتھ شانی کی بات سن رہا تھا_ شانی بتاتے بتاتے اچانک خاموش ہوا_

"بول نہ خاموش کیوں ہو گیا ہے_"

"باس تم اپنی پریم کہانی چھوڑوں ہونے سے پہلے ہی ختم سمجھو___اس لڑکی کا ہفتے پہلے ہی نکاح ہو چکا ہے وہ بھی اپنے من پسند کزن کے ساتھ_"

شانی کہ بات سن کر ذوالقرنین کے حلق میں بریانی آ ٹکی_وہ کھانسی کرنے لگا پانی پی کر حلق میں آ ٹکی بریانی نیچھے اتری_سانس روکنے اور غصے کہ وجہ سے اس کا چہرہ لال ہوا_سامنے پڑی بریانی کی پلیٹ غصے سے دیوار پر دے ماری_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"گھبرا مت ذوالقرنین صرف نکاح ہی ہوا ہے_یہ وہ زمانہ ہے جہاں چار بچوں کی ماں اپنے شوہر سے بے وفاہی کرتے نہیں ڈرتی اسے بے وقوف بنا کر دوسرے لڑکوں کے ساتھ عاشقیاں کرتی ہے وہ تو پھر صرف نکاح کے بندھن میں بندھی ہے تیری ہو جائے گی آخر کار اک دن_ذوالقرنین نام ہے میرا جس چیز پر نظر رکھ لوں اسے حاصل کر کے دم لیتا ہوں_تمہیں بھی حاصل کر کے ہی دم لوں گا_"ذوالقرنین خود کو تسلی

دیتے بولا_

"ابو آپ بھائی سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ پاکستان شفٹ ہو جائیں 6 ماہ بعد آپ ریٹائر ہو جائیں گے انھیں اب اپنی ذمہ داری کا احساس ہو جانا چاہیے_" کومل اپنے باپ کے سر پر لگی چوٹ پر مرہم لگاتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسے خود اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے بیٹا_ میرے اور تمہارے کہنے پر وہ کبھی پاکستان واپس نہیں آئے گا اپنی مرضی سے گیا تھا اور اپنی مرضی سے ہی واپس آئے گا_
"

"ابو اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں نوکری کر تی سکتی ہوں میرا ماسٹر بھی کلیر ہونے والا

ہے" کومل تھوڑا اکچھاتے ہوئے بولی_

"دوماہ بعد تمہاری رخصتی ہے کومل اپنی شادی کی تیاریوں پر دھیان دو ان نوکریوں کے چکروں میں مت پڑھو_" منیر صاحب نے صاف لفظوں میں اسے نوکری سے منع کر دیا_ وہ باپ کے ساتھ بحث نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے خاموش ہو گئی_

کومل بیسن کا حلوہ بنا رہی تھی_ حلوے کی خوشبو سے پورا گھر مہک رہا تھا_ بیسن کا حلوہ اذہان کا پسندیدہ تھا_

"لگتا ہے کومل بھابی بھائی کے لیے بیسن کا حلوہ بنا رہی ہیں_" وہ تینوں ٹی لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہے تھے_ جب حلوے کی خوشبو کو سونگتی سماوہ بولی_

نفی میں سر ہلاتا ازہان صوفے سے اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا وہ جانتا تھا اگر وہ حلوہ اس کے کیے بنا رہی ہے تو اسے دینے ضرور آئے گی اور وہ اسکی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا_اس کے سیل فون پر بنت حوا مسلسل کال اور میسج کر رہی تھی_ازہان کے پاس بات کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا_وہ جب بھی بنت حوا سے بات کرنے کے بارے میں سوچتا اس کے ذہین میں ماں کی باتیں گھومنے لگتی وہ وہی خاموش ہو جاتا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت کم ظرف نکلی تمہاری محبت ازہان تم تو کہتے تھے میں تا عمر نہیں بدلوں گا کیا ہوا ان وعدوں کا جو نکاح کے بعد فورا بدل گے_پہلے پہل تمہاری رات مجھ سے بات کیے بنا گزرتی ہی نہیں تھی مگر اب تمہاری خاموشی___"بنت حوا کا میسج پڑھ کر اسکی آنکھیں نم ہوئی_

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں بنت حوا_میرے دل میں تم بستی ہو مگر میں تم دونوں کے

ساتھ بے وفاہی نہیں کر سکتا تمہیں مزید اپنے خواب دیکھا کر تمہیں خوار نہیں کر سکتا ہوں_" مسیج ٹائپ کر کہ ازہان نے کومل کو سنڈ کیا_

وہ اپنی شرٹ اتارے بیڈ پر سیدھا لیٹا کچھ سوچ رہا تھا_ ہاتھ میں حلوے کی پلیٹ اٹھائے دروازے پر دستک دے کر کومل سیدھا اس کے بیڈ کے پاس آر وکی وہ آنکھیں موندیں کانوں میں ہیڈ فری لگائے گانے سن رہا تھا_ اسے پہلی بار بنا شرٹ کے دیکھ کومل شرمائی _ اسکی سفید باڈی اوپر سے 6 pack دیکھ کر کومل نے فوراً اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھا _ ہاتھ میں اٹھائی پلیٹ سائیڈ ٹیبل کر رکھی_ اپنی نرم ٹھنڈی انگلیوں سے اسکی بازو کو چھووا_ اپنے جسم پر کسی کو محسوس کرتے اس نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی سامنے شرماتی کومل کو دیکھ کر اسے گھور کر دیکھنے لگا_

"یہ کیا بد تمیزی ہے لاک کر کے اندر نہیں آسکتی کیا پڑھی لکھی ہو کر جاہلوں والی

حرکتیں کرتی ہو اور آنکھوں پر ہاتھ کیوں رکھا ہوا ہے اور اتنی شرما کیوں رہی ہو___؟"

اذہان نے اک ساتھ اس سے اتنے زیادہ سوال کر دیے_

"میں لاک کر کے ہی اندر آئی تھی آپ ہی کانوں میں ہیڈ فری لگائے اپنے خیالوں میں مگن تھے_اور آنکھوں پر ہاتھ اس لیے رکھا ہے تاکہ آپکو بنا شرٹ سے پہلے نہ دیکھ لوں مانا ہمارا نکاح ہوا ہے مگر رخصتی سے پہلے میں آپ کو ایسی ویسی نگاہوں سے نہیں دیکھنا چاہتی آخر کار شرعی تقاضے بھی تو پورے کرنے پڑھتے ہیں_"اذہان منہ کھولے حیرانی سے اسکی باتیں سننے لگا_

"میرا کمرہ ہے میں جیسے چاہوں ویسے رہوں تمھیں کیا اس سے اگر اتنی شرم آرہی ہے تو کمرے سے باہر چلی جاؤ میں تو شرٹ نہیں پہنوں گا_"اذہان اسکے سامنے اکھڑ کر بولا_

"ٹھیک ہے رہو ننگے ہی مجھے کیا_ حلوہ بنا کر لائی ہوں کھا لینا_" وہ بھی اسکی اکڑی بات کا جواب اکڑے لہجے میں دیکھتے بولی اور اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے باہر کی جانب تیزی سے بڑھی پاؤں اسکا بیڈ کے کونے کے ساتھ جا لگا_

"آہ میرا پاؤں_" اس نے فورا اپنی آنکھوں پر رکھا ہاتھ اٹھا کر اپنے پاؤں پر رکھا اور بیڈ پر بیٹھی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بے وقوف لڑکی_" اسکی عقل پر افسوس کرتا اذہان اپنے اوپر سے چادر ہٹاتا اٹھا اور اس کے پاس آیا_

"دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا_" وہ اسکے پاؤں کے انگوٹھے پر لگی چوٹ کو دیکھتے بولا_

"بہت درد ہو رہا ہے مجھے_"چھوٹی سی چوٹ کو وہ بڑھا چڑھا کر بتا رہی تھی_

"اف چلا بھی نہیں جا رہا مجھ سے اپنے پوشن تک کیسے جاؤں گی_"وہ اذہان کے سامنے اپنی تکلیف کو بڑھا چڑا کے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زیادہ ڈرامے نہ کرو معمولی سی چوٹ لگی ہے کوئی پاؤں نہیں ٹوٹ گیا تمہارا جس کی وجہ سے تم چل نہیں سکو گی_"اسکے ڈرامے کو سمجھتے ہوئے اذہان نے ڈانٹے ہوئے کہا_مگر وہ بھی اسی کی کزن تھی اپنے ڈرامے پر قائم رہی_

"ہاں تو______؟آپ کیا چاہتے ہو میرا پاؤں ٹوٹ جائے سہارا دے کر باہر تک تو لے جانے کی زحمت گوارا نہیں ہوتی جناب سے پاؤں ٹوٹنے پر کیا خاک سنبھالو گے مجھے_"

کومل نے انمول شنل ہوتے اپنے دل کی بات اسے باتوں باتوں میں سمجھائی جسے وہ فورا سمجھ گیا_

"میں کوئی تمہارا خادم نہیں ہوں جو تمہیں سہارا دیتا پھروں_ چلی جاؤ خود_"ازہان بھی اتنی آسانی سے اس کے ہاتھ میں آنے والا نہیں تھا_ مگر کومل بھی ہار ماننے والوں میں سے کہاں تھی وہ اپنی چالاکی دیکھاتے بولی_

"ٹھیک ہے مت لے کر جاؤ میں تایاابو کو آواز دیتی ہوں وہی مجھے اپنے پوشن تک چھوڑ دیں گے_"شبیر صاحب کو درمیان میں لا کر وہ اسے دھمکی دے رہی تھی_

"اف______ٹھیک ہے میں سہارا دے دیتا ہوں آپ مہارانی کو_اور کوئی حکم میرے لائق_"اذہان نے ڈانٹ بسیتے کہا_وہ جانتا تھا اگر منیر صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی انکی لاڈلی بھانجی کو اذہان کے کمرے میں چوٹ لگی ہے وہ رات کو نئ عدالت لگا کر بیٹھ جائیں گے_

"چلو اٹھو اب_"اذہان نے سہارا دینے کے لیے اپنا ہاتھ اسکے آگے بڑھایا_مگر اس نے نفی میں سر ہلا دیا جس پر اذہان کو غصہ آیا_

"اب کیا مسئلہ ہے گود میں اٹھا کر لے کر جاؤں کیا_"اس بار اسنے غصے سے کہا_

"گود میں اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں کم از کم شرٹ تو پہن لو ایسے ننگے باہر جانے کا

ارادہ ہے کیا_" وہ چہرے پر مسکراہٹ بکھرے بولی_اذہان شرمندگی نگاہوں سے فوراً اسکے سامنے سے ہٹا اور صوفے پر پڑی ٹی شرٹ پہنی اسے بازو سے سہارا دے کر اس کے پوشن میں چھوڑا_کچن میں کھڑے شبیر صاحب انھیں اک ساتھ دیکھ کر مطمئین سے ہوئے_

شائستہ بیگم نماز ادا کر کے بیڈ پر بیٹھی شبیر صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی_کیونکہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ عید کے چاند کی مانند سمجھی جاتی ہے جو سال میں دو ہی بار دیکھائی دیتا ہے_

"کیا بات ہے بڑے خوش لگ رہے ہیں_"

"ہاں ابھی میں نے اذہان اور کومل کو اک ساتھ دیکھا دونوں کو اک ساتھ دیکھ کر میرا دل خوش ہو گیا ہے شکر ہے اذہان کے دل میں کومل کے لیے محبت پیدا ہو رہی ہے_"

وہ اپنی آنکھوں میں اپنے بچوں کی محبت لیے خوشگوار لہجے میں بولے_

"ہاں امید کرتی ہوں میں بھی اذہان اپنی ماں کی بات کی لاج رکھتے ہوئے اس رشتے کو دل سے نبھائے گا نا کہ مجبوری کے تحت_" شائستہ کی بات سن شبیر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو کر شرمندگی چھائی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لاہٹ بند کردو مجھے نیند آرہی ہے_" انھوں نے نظریں چرا کر کہا_

"جی_" جی کہہ کر شائستہ بیگم نے کمرے کی لاہٹ آف کردی_

اسلام علیکم____!!

ذوالقرنین نے بائیک سٹاٹ کرتے منیر صاحب کو سلام کیا_پاس کھڑی کومل نے اس کو سرسری نگاہوں سے دیکھا پھر اپنی نگاہیں دوسری طرف گھمالی_کومل کی نظریں اس پر نہیں تھیں مگر ذوالقرنین کی کو دیتی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی_

وعلیکم السلام___!!

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم یہاں کیا کر رہے ہو میرا مطلب ہے یہی آس پاس رہتے ہو کیا_" اسکی اچانک انٹری نے منیر صاحب کو تھوڑا حیران کیا_

"نہیں انکل یہاں آگے کچھ غریب لوگ رہتے ہیں میں انھیں راشن دینے آتا ہوں اور ساتھ اپنے لیے اک ٹیچر بھی ڈھونڈ رہا ہوں میری اردو بہت کمزور ہے_اردو ٹیچر کی

تلاش میں ہوں_"ذوالقرنین اپنے تاش کا پہلا پتا پھینکتے بولا_

شبیر صاحب کچھ بولنے ہی والے تھے اذہان دروازہ کھولتے باہر آیا اور سامنے کھڑے ذوالقرنین کو اک نظر دیکھا پھر منیر صاحب سے مخاطب ہوئے بولا_

"کیا ہوا چاچا آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں__"لگتا ہے بائیک خراب ہو گئی ہے سٹاٹ نہیں ہو رہی_

"کوئی بات نہیں انکل آ ہیں میں آپ دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں_"ذوالقرنین اپنے چہرے پر معصومیت بکھرے بولا_

منیر صاحب کے بولنے سے پہلے اذہان اپنی آواز میں بھاری پن بھرے بولا_

"چاچا آپ اس لڑکے کے ساتھ چلے جائیں سکول میں کومل کو یونیورسٹی ڈراپ کر دوں گا_" ذوالقرنین اذہان کو مشکوک سا لگا اس لیے کومل کو اس کے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا_ اذہان کی بات سن پر کومل کے سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ بکھری_ وہ خوشی خوشی جانے کو تیار ہوئی_ ذوالقرنین کی نظریں اسی پر جمی تھی یہ بات اذہان نوٹ کر رہا تھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کومل نے اپنا اک ہاتھ اذہان کے کندھے پر رکھا دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ پر_

یہ دیکھنا تھا کہ ذوالقرنین کا چہرہ غصے سے پھولے ہوئے غبارے کی طرح پھٹنے والا ہو گیا

_

"کیا مصیبت ہے اب اس بڈھے کو ڈراپ کرنا پڑے گا انکار بھی نہیں کر سکتا_"

ذوالقرنین من ہی من میں بولا_

"کون تھا یہ لڑکا_" بائیک چلاتے اذہان نے تھوڑا غصیلے لہجے میں پوچھا_

"پتا نہیں کون ہے کل اس کے دوست نے ابو کو دھکا دیا پھر یہ اچانک وہاں آکر ہیرو بننے لگا_" ذوالقرنین کا تصور آتے ہی کومل نفرت سے بولی_

"دھیان رکھنا ہیرو کی شکل میں اکثر ویلن چھپے ہوتے ہیں اور چاچا سے بھی کہو دور رہیں اس سے مجھے شکل سے کوئی غنڈہ لگتا ہے پتا نہیں چاچا ہر انسان پر اعتبار کیوں کر بیٹھتے ہیں_" اذہان کے لہجے میں منیر چاچا اور کومل کے لئے فکر چھپی تھی_

"بے فکر رہو میرا صرف اک ہی ہیرو ہے اور وہ میرا سرتاج ہے اس کے سوا باقی سب

ویلن ہیں_ "کومل اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کرتے شوخ لہجے میں بولی_

کومل کو یونیورسٹی ڈراپ کرنے کے بعد اذہان ڈیوٹی پر چلا گیا_

"انکل مجھے اک اردو استاد کی ضرورت ہے دو سال سے بی اے میں فیل ہو رہا ہوں اردو میں اگر آپ میری مدد کردیں تو میں آپکا شکر گزار رہوں گا_" ذوالقرنین اپنی پڑھائی کا بہانہ بنائے کومل تک پہنچنے کے لیے منیر صاحب کا استعمال کر رہا تھا_

"ہاں میں پڑھا دوں گا میرا کام ہی پڑھانا ہے جب تم کہو میں تمہارے گھر آ جاؤں گا_"

اپنے گھر آنے کا سن کر ذوالقرنین کو اپنے منصوبے پر پانی پڑتا دیکھائی دیا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اصل میں سر میرا گھر آپ کے گھر سے دور ہے آپ کیوں بلاوجہ خود کو زحمت دیں گے میں خود آپ کے گھر آجاؤں گا ویسے بھی میرا روز جہاں سے گزر ہوتا ہے_"

ذوالقرنین نے کہا منیر صاحب نے ہامی بھرنے میں ذرا دیر نہ لگائی_ ذوالقرنین تھوڑا چونکا مگر اپنے فائدے سے غرض رکھے خاموش رہا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منیر صاحب کی اجازت پر ذوالقرنین اگلے دن ہی ٹیوشن پڑھنے منیر صاحب کے گھر پہنچ گیا_ دروازے پر دستک دی سماوہ نے دروازہ کھولا_ سماوہ کا ڈر سے پاؤں تک جائزہ لینے بعد وہ بولا_

"مجھے منیر انکل سے ملنا ہے میں ان کے پاس ٹیوشن پڑھنے آیا ہوں_ "اس کے ہاتھ میں اٹھائی کتاب اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ ٹیوشن پڑھنے آیا ہے_ بنا کسی کی اجازت

لیے سماوہ نے اسے گھر میں آنے کی پرمیشن دی اور اوپر کا راستہ دیکھایا_ کومل کچن میں کھانا بنا رہی تھی_ منیر صاحب کسی کام سے مارکیٹ گے تھے_ ذوالقرنین دھبے پاؤں چوروں کی طرح چل رہا تھا آس پاس نظریں دوڑائی کوئی نہ دیکھائی دیا کچن سے آتی کھانے کی خوشبو سونگھتے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بکھری وہ انھی دھبے پاؤں کے ساتھ کچن کی طرف بڑھا دروازے پر کھڑے ہوئے وہ سامنے کھانا بناتی کومل کو اسکی پیٹ سے دیکھنے لگا_

ہاتھ میں سلاد کی پلیٹ اٹھائے کومل پیچھے مڑی سامنے ذوالقرنین کو دیکھ کر اسکی آنکھیں حیرت وخوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں_

"ابو____ اذہان_____ تایا ابو____" ذوالقرنین کو دیکھ کر وہ چلاتے ہوئے ان تیوں کو پکارنے لگی_ ڈرنے کے بجائے ذوالقرنین ابھی بھی اسے دیکھ کر مسکرا کر بولا_

"مجھ سے ڈرو مت کومل میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا_" اس نے ایسے اطمینان

کے ساتھ کہا جیسے اس کی موجودگی سے کومل کو کوئی فرق نہیں پڑھنے والا_اس کا اطمینان دیکھ کر وہ مزید گھبراتے ہوئے کچن سے صحن تک آئی اس کے پیچھے پیچھے ذوالقرنین بھی بڑھا اسے روکنے کی خاطر_

"میری بات سنو کومل_" وہ اس کی کلائی پکڑے بولا_

"اذہان_______ اپنی آنکھیں سختی سے بند کیے حلق پھاڑتے ہوئے وہ چلائی_ اسکی آواز سن کر درختوں پر بیٹھے پرندے تک اڑ گے اذہان تک آواز پہنچنا معمولی بات تھی_

اس کے چلانے کی آواز سن کر اذہان کی پوری فیملی دوری اوپر آئی_ اسکی کلائی ابھی بھی ذوالقرنین کے ہاتھ میں تھی_ سامنے کا منظر دیکھ کر اذہان چھیل کی طرح اس پر لپٹا لاتوں اور گھونسوں کی بارش شروع کر دی جوابا ذوالقرنین خاموش رہا حالانکہ وہ چاہتا تو برابر کا مقابلہ کر سکتا ہے اگر اک پولیس والا تھا تو دوسرا غنڈہ_ ڈری سہمی کومل تائی کے

سینے کے ساتھ لپٹی_ بروقت منیر صاحب نے اذہان کے ہاتھوں ذوالقرنین کو بچایا حقیقت جانے بناوہ اذہان پر برہم ہونے لگے_

"یہ کیا حرکت ہے اذہان کیوں تم نے بلاوجہ اس بیچارے کو اتنا مارا ہے_" ذوالقرنین کو سہارا دیے منیر صاحب بولے_ انکی بات سن کر سب حیران ہوئے_

"کوئی بیچارہ نہیں ہے یہ اور کیا کر رہا تھا یہ آپکی غیر موجودگی میں_ ہمت تو دیکھو اس کی بنا اجازت گھر میں گھسا اوپر سے کومل کو ہاتھ لگایا میں ہاتھ توڑ دوں گا اس کے_ غصے میں آگ بگولہ ہوا اذہان اسے دوبارہ مارنے کے لیے بے چین ہو رہا تھا مگر درمیان میں منیر صاحب دیوار بنے کھڑے تھے_

"اذہان سچ کہہ رہا ہے ابو اس نے میرا ہاتھ بھی پکڑا تھا_" کومل سچ بتاتے بولی تو منیر

صاحب نے سہارا دیے ذوالقرنین کو دیکھا جو آنکھوں سے نکلی آنسو بہا رہا تھا_ منیر کے کچھ کہنے یا کرنے سے پہلے ہی اذہان ذوالقرنین کو اسکے کالر سے پکڑے سیڑھیوں سے گھسٹا ہوا گھر سے باہر پھینک دیا_

"اگر آج کہ بعد تو مجھے میرے گھر کے آس پاس بھی نظر آیا تو تیری کھال کھینچ دوں گا_" اذہان نے اسے اپنی شہادت کی انگلی سے وان کرتے کہا_ سڑک پر گھٹنوں کے بل گرا ذوالقرنین چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بکھرے اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھا اور اذہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے چیلنج دیتے بولا_

"تیرے گھر بھی آؤں گا اور تیری بیوی کو بھی سیٹ کروں گا____ روک سکتا ہے تو روک کر دیکھا_"

"دوبارہ اگر اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام بھی لیا تو تیری زبان کاٹ دوں گا_"

اسے کالر سے ڈبوچے اذہان شیر کی طرح ڈھارتے بولا_

"چھوڑوں اذہان اسے___جان سے مارو گے کیا اب اسے ختم کرو یہ لڑائی اب_"شبیر صاحب نے زبردستی اذہان کو ذوالقرنین سے الگ کیا اور اسے گھر کے اندر لائے_ ذوالقرنین لمبی سے انگڑائی لیتے وہاں سے چلا گیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیا بچپنہ ہے منیر____؟تم اتنے احمق کیسے ہو سکتے ہو_جوان بیٹیوں کے گھر میں اک انجان لڑکے کو آنے کی اجازت کیسے دے سکتے ہو____؟خدا خواستہ وہ کومل کو کوئی نقصان پہنچا دیتا پھر_____؟اگر تمہیں پیسوں کی ضرورت ہے تو مجھے بتا دیتے میں مدد کر دیتا تمہاری اک جوان لڑکے کو اپنے گھر ٹیوشن پڑھانے کی کیا ضرورت ہے_"بشیر صاحب اپنے چھوٹے بھائی کو اسکی غلطی پر ڈانٹ رہے تھے_پیسوں والی بات پر کومل حیرانی سے اپنے تائی کو دیکھنے لگی اور بولے بنا نہ رہ سکی_

"ہمیں کسی کی احسان کی ضرورت نہیں ہے تایا ابو____ الحمد اللہ ابو کی تنخواہ سے بہت اچھا گزارا ہو رہا ہے ہمارا_ اس گھٹیا انسان کو ابو پیسوں کی غرض سے نہیں بلکہ ہمدردی سے پڑھانے کے لئے قابل ہوئے تھے_ ابو کی عادت جو ہے ہر کسی کی باتوں میں فورا آجاتے ہیں_ آئندہ کے بعد پیسوں کی بات کہہ کر میرے ابو کی بے عزتی مت کیجئے گا_" زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا جب کومل نے باپ جیسے تایا کے سامنے اکھڑے لہجے میں بات کی تھی_ بشیر صاحب صدمے سے اسے دیکھنے لگے_

"اپنی زبان کو لگام دو کومل___ یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو ابو سے_ چاچا کی غلطی ماننے کے بجائے تم الٹا ابو سے بدتمیزی کر رہی ہو_" اپنے باپ کی سائیڈ لیتا اذہان بولا_ بشیر صاحب نے اذہان کو کی جھڑک دیا_

"خاموش رہو اذہان تم اور جاؤ اپنے کمرے میں_"

"واہ ابو واہ ___ آپکی نظر میں میں ہمیشہ غلط ہی رہا ہوں _ میں کچھ بھی کر لوں کبھی آپ کی نظروں میں خود کو اچھا ثابت نہیں کر سکتا _" باپ کی بے رخی سے مایوس ہوئے اذہان نے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا _ کومل بھی چہرے پر بارہ بجائے اپنے پورشن چلی گئی _

"یہ حال ہے آج کل کے بچوں کا ذرا سی بات کہہ دو تو منہ پھولا کر بیٹھ جاتے ہیں _" بشیر صاحب نے کہا _

"امی ابو کومل بھائی سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں وہ ابو کو ہم سے زیادہ عزیز ہے ایسا کیوں _" ماں کی گود میں اپنا سر رکھی سماوہ ماں سے سوال گو ہوئی _

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کومل جب چار سال کی تھی تو بہت بیمار ہو گئی تھی_ منیر نوکری کے سلسلے میں لاہور میں تھا_ کومل کی دیکھ بھال ہم نے ہی کی تھی_ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانا سب تمہارے ابو کی ذمہ داری تھی_ اسی وجہ سے وہ تمہارے ابو کو بہت عزیز ہے اور اسی وجہ سے ازہان کی کومل سے نہیں بنتی_ تمہارے ابو نے اذہان پر دھیان دینا چھوڑ ہی دیا تھا بس ایسے ہی دونوں باپ بیٹے کی درمیان دوریاں بڑھ گئی_

"تمہیں بھائی صاحب سے بدتمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی کومل_ وہ سچ ہی تو کہہ رہے تھے مجھے دھیان رکھنا چاہیے تھا_" شام کی چائے پیتے منیر نے کہا_

"مجھے اچھا نہیں لگا جب تایا ابو نے آپکو کم آمدنی کا تانہ دیا_" کومل کے لہجے میں پچھتاوا تھا_

"جو بھی تھا کل ان سے معافی مانگ لینا_ میں نہیں چاہتا وہ تم سے بدگمان ہوں_ وہ

اب صرف تمہارے تایا ابو نہیں بلکہ تمہارے سسر بھی ہیں_"

"جی ابو_" باپ کی بات پر اس نے ہاں میں سر ہلا دیا_

ازہان سے بدلا لینے کے لئے ذوالقرنین شیشہ کلب میں بیٹھا شراب کی تین بوتلیں بروقت پی چکا تھا_ اتنا نشہ کرنے کے بعد وہ اپنی حواس کھوئے سڑکوں پر مٹر گشتیاں کر رہا تھا_

"جب تک میں اس ازہان سے اپنا بدلا نہیں کے لیتا مجھے چین نہیں آئے گا_" اپنی ہونٹوں سے لگایا سگریٹ دور پھنکتے بولا_

"تو اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے باس_ اس کے گھر جا کر اس کے سینے میں

پستول کی ساری گولیاں اتار دیتے ہیں اور آپکی محبوبہ کو اپنے قدم میں لا پھینکے گے_ آپکا بدلا پورا_ "عثمان اپنی گھٹیا پلاننگ بتائے بولا_

"ہوں_ "ذوالقرنین اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا جب کامران اسکا دوسرا ساتھی اسکے خیال کو مسترد کرتے ابھی پلاننگ بتانے لگا_

"باس میں تو کہتا ہوں اسے تڑپا تڑپا کے مارو اسکی آنکھوں کے ساتھ اسکی بیوی کو اٹھا کر لے آؤ پھر دیکھنا کیسے مچھلی کی طرح تڑپتا ہے_"

"واہ جگر آئیڈیا تو اچھا ہے تیرا_ موت پہلے ہزار بار وہ مرے گا_ تیاریاں شروع کرو تم دونوں_ "ذوالقرنین نے جوشیلے لہجے میں کہا_

تایا کو منانے کے لئے کومل انکی پسندیدہ بریانی بنا کر لائی_

"ایم سوری تایا ابو مجھے آپ سے اکھڑے لہجے میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی_"کومل ہاتھ میں پلیٹ اٹھائے شرمندگی سے بولی_شبیر صاحب نے اسے معاف کرنے میں اک سیکنڈ نہیں لگایا_اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھے اسے معاف کر دیا_دود کھڑا اذہان یہ سب دیکھ کر آہین بھرتا رہ گیا_دروازے پر دستک ہوئی_اذہان نے دروازہ کھولا_سامنے اسکی خالہ اور بنت حوا تھیں_بنت حوا کو اتنے ہفتوں بعد کر وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا_البتہ بنت حوا اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی_بیٹے کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر شبیر صاحب نے اونچی آواز لگاتے پوچھا_

"دروازے پر کون ہے اذہان___؟"باپ کی آواز سن کر وہ دروازے کے سامنے سے ہٹا وہ دونوں اندر آ ہیں_بنت حوا کو اپنے سامنے دیکھ کر کومل کے مسکراتے چہرے پر پریشانی بکھری_وہ ان دونوں کے حال دل سے بخوبی واقف تھی_

"ارے آؤ سکینہ کیسے آنا ہوا_"اپنی جگہ سے اٹھتے شبیر صاحب بولے_

"بنت حوا کی پڑھائی کے سلسلے میں آنا پڑھا_"

"اندر آؤ اندر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں_"شبیر نے کہا_

اذہان نے بنت حوا کے ہاتھ سے سامان لیا_اذہان کا ہاتھ بنت حوا کے ہاتھ کے ساتھ ٹیچ ہوا_وہ دونوں اک ساتھ کومل کے سامنے اندر داخل ہو گے_کومل کی آنکھیں نم ہوئیں وہ انھی قدموں واپس پلٹ گئی_

"اگر بنت حوا پڑھنا چاہتی ہے تو میں ہاسٹل رہنے کی کیا ضرورت ہے_یہ اسکی خالہ کا گھر ہے جتنے دن چاہے رہ سکتی ہے_"کھانے کے میز پر وہ سب گفتگو گو ہوئے_بنت حوا

ڈاکٹر بننے کے اسلام آباد کی یونیورسٹی میں اپنا ایڈمیشن کروانے آئی تھی_وہ جہاں اپنی خالہ کے گھر اذہان کے آنکھوں کے سامنے رہنا چاہتی تھی مگر سکینہ بیگم کو یہ بات گورا نہیں تھی اس لیئے بنت حوا کی ضد پر وہ اسے اسلام آباد کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن دلوانے ہر راضی تو ہو گئی مگر اک شرط پر کہ وہ ہاسٹل میں ہی رہے گی نا کہ اپنی خالہ کے گھر_ بنت حوا کو مجبوا اماں کی شرط کو ماننا پڑا_

رات کھانے کے بعد اذہان صحن میں چہل قدمی کر رہا تھا جب بنت حوا دو چائے کے کپ اپنے ہاتھوں میں تھمائے اس کے پاس کھڑی ہوئی اور اک چائے کا کپ اسکی طرف بڑھایا_

"یاد نہیں آتی کیا میری____؟"بنت حوا کے اچانک سوال پر اذہان اسکا سوالیہ چہرہ ٹکنے لگا پھر نظریں چرائے دھیمی آواز میں بولا_

"یاد انھیں کیا جاتا ہے جو آپ سے دور ہوں___دل میں بسنے والوں کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی_"

ازہان کی بات پر بنت حوا طنزیہ مسکراتے بولی_اچھا مگر تمہارے دل میں تو اب تمہاری بیوی کا راج ہو گا نہ_محبت کے دعوے مجھ سے کیے اور بنھا کسی اور سے ہو_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کومل ٹیرس پر کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ بنت حوا کا منہ توڑ دیتی_

"بے شرم لڑکی شرم بھی نہیں آتی کسی کے شوہر کے ساتھ عاشقیاں کرتے ہوئے _میرا بس چلے تو میں اسکا سر پھوڑ دوں_غصے میں پاگل ہوئی کومل نے ہاتھ میں اٹھایا

چائے کا کپ بنت حوا کی طرف پھنکا مگر نشانہ چھوٹنے کی وجہ سے کپ اذہان کے کندھے پر جا لگا اور زمین پر گر کر ٹوٹ گیا_

"ہو_" اپنی زبان ڈانٹوں میں ڈبا کر وہ فوراً پیچھے ہٹی_

"یہ کیا کر دیا میں نے_" وہ فکری میں ٹہلنے لگی_

"تم ٹھیک ہو اذہان___؟ کہاں سے آیا یہ کپ_" بنت حوا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے بولی_ اذہان نے اوپر چھت کی طرف دیکھا_

"تم اندر جاؤ میں آتا ہوں_" وہ چہرے پر غصہ سجائے بولا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے چھت پر گیا_

اذہان کے قدموں کی آہٹ سن کر کومل آسمان پر تارے گننے لگی_

"یہ کیا حرکت ہے اگر کپ میرے کندھے کے بجائے میرے سر پر گر جاتا تو اس وقت میں ہسپتال میں ہوتا_"تارے گنتی کومل کو اسکی بازو سے کھینچ کر اپنی طرف متوجہ کرتا اذہان اپنی آواز میں روب ڈالے بولا_

"ک___کون سا کپ___کیسا کپ_؟"کومل نے اپنے کندھے اچھاتے کہا_

"وہی کپ جو تم نے بنت حوا کو مارنے کے لئے پھنکا تھا لیکن تم یہ بات بھول جاتی ہوں تمہارا نشانہ ہمیشہ چھوٹ جاتا ہے اس بار بھی چھوٹ گیا اور میرے کندھے پر آ گرا_یاد آیا کچھ کہ نہیں_"اپنے دانت بسیتے اذہان کی بازو پر اپنی گرفت مضبوط کرتے بولا_

"ہاں پھنکا تھا پھر کیا کر لوگے____ماروگے مجھے_"اپنی بازو چھڑواتے کومل اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھے اسے دھکا دیتے غصیلی لہجے میں بولی_

"ہو تو بلی تھیلے سے باہر نکل ہی آئی_ شرم نہیں آتی تمہیں ایسی بیکار اور فضول حرکتیں کرتے ہوئے_ "کومل کے اعتراف جرم پر اذہان نے تلخی لہجے میں کہا_

"واہ کیا کہنے جناب کے____اپنی بیوی کو چھوڑ کر اپنی کزن کے ساتھ چائے پییں آپ جناب اور شرم ہم کریں_ میرے ساتھ تو کبھی بیٹھ کر پانی پینا گوارا نہیں سمجھتے اور اس بنت حوا کے ساتھ چائے پیتے ہو_ میری آنکھوں کے سامنے میرا حق کسی اور لڑکی کو دیکھے رہے ہو کیسے برداشت کروں میں_ "آنکھوں میں آنسو روکے کومل نے اسکی تلخی بات کا جواب اکڑے لہجے میں دیا_

"ڈرامے باز___ہر ٹائم مذاق کے موڈ میں مت رہا کرو___وہ اب صرف کزن ہے میری___صرف کزن___سمجھی___"اذہان اسے اپنا پوائنٹ آف ویو سمجھاتے بولا کہ اس کے دل میں اب بنت حوا کی کوئی جگہ نہیں ہے_ "وہ مزید بحث کر کے بات کو بگاڑنا نہیں چاہتا تھا اس لئے خاموشی سے نیچھے جانے لگا جب کومل کے سوال نے اس کے قدم کچھ پل کے لئے روکے_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلو مان لیا وہ اب صرف تمہاری کزن ہے اور میں کیا لگتی ہوں تمہاری_"

"مجھ پر مصلحت ہوئی اک مصیبت ہو تم_اب خوش___جاؤں اب میں نیچھے جا کچھ اور بھی پوچھنا چاہتی ہیں آپ مہارانی صاحبہ تو پوچھ لیں_"ازہان فقط مذاق میں اسے مصیبت کہہ رہا تھا یہ بات کومل بھی اچھے سے سمجھتی تھی مگر صحن میں کھڑے منیر صاحب اس بات کو اسی اور روپ میں دھار بیٹھے_

"رات دیر تک جاگ کر وہ کومل اور ازہان کے بارے میں ہی سوچتے رہے_یہ خیال انھیں سونے ہی نہیں دے رہا تھا کہ ازہان انکی بیٹی کو اپنے لئے اک مصیبت سمجھتا ہے
_"

اسی فکر میں انکا بی پی اور شوگر آئی ہو گیا_فجر کے وقت وہ اپنا سینہ تھامے اپنے کمرے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بیٹھے تھے_کمرے کی لاہٹ آن دیکھ کر کومل باپ کے کمرے میں گئی سامنے منیر صاحب کو زمین پر بہوش پایا_

"ابوابو کیا ہوا ہے آپکو_" باپ کا سر اپنی گود میں رکھے کومل ان کے ماتھے پر آئے ٹھنڈے پسینے کو اپنے ڈوپٹے سے صاف کرتے فکر مند لہجے میں بولی_جب باپ کو ہوش میں لانے میں ناکام رہی تو نیچھے کی طرف چلاتے اور روتے ہوئے بھاگی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تایاابو_

اذہان

اذہان

وہ چلاتے ہوئے اذہان کا دروازہ کھٹکھٹانے لگی_اس کی آواز سن پر سب فوراً اذہان کے کمرے کے باہر اکھٹا ہوئے_

"کیا ہوا یہ کومل تم رو کیوں رہی ہو_" شائستہ بیگم نے پریشان لہجے میں پوچھا_

''تائی___وہ___ابو کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے وہ___آنکھیں نہیں___کھول___رہے_''کومل نے لڑ کھڑاتی زبان سے کہا ان کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے_شبیر صاحب مسجد نماز پڑھنے گے تھے_شائستہ نے روتی اور گھبرائی کومل کو اپنے سینے کے ساتھ لگایا_شاور لیتا اذہان رونے اور چلانے کی آوازیں سن کر فوراً کمرے سے باہر آیا_چاچے کی خبر سن کر بھاگتا ہوا اوپر گیا منیر صاحب کو زمین سے اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا_اس کی سانسیں چل رہی تھی_پڑوسی کی مدد سے اذہان نے منیر صاحب کو بروقت ہسپتال منتقل کیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باپ کو آئی سی یو میں دیکھ کر کومل سکتے کے عالم میں تائی کے سینے سے چپکی مسلسل رو رہی تھی_

''تائی ابو کو ہوش کیوں نہیں آرہا___؟میرے ابو ٹھیک ہو جائیں گے نہ___''آئی سی یو

کی طرف نظریں جمائے کومل نے پوچھا_

اذہان پریشانی کے عالم میں آئی سی یو کے باہر ٹہل رہا تھا_

"اللہ سے اچھے کی امید رکھو بیٹا_ انشاءاللہ جلد ہی منیر ہوش میں آجائے گا_" انھوں نے تسلی دیتے کہا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تین گھنٹوں بعد انھیں ہوش آیا_ اذہان کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے بتایا_ بی پی آئی ہونے کی وجہ سے انھیں شدت کا ہاٹ اٹیک ہوا ہے_ اگر انکا بی پی دوبارہ ہائی ہوا تو وہ ان کے لئے نقصان دہ ہوگا_

ڈاکٹر کی بات پر اذہان چونکا_ کیونکہ منیر صاحب کو پہلی بار بی پی کا ایشو ہوا جسے وہ ڈاکٹر سے ڈسکس کرتے بولا_

"چاچو کو اس پہلے کبھی بی پی ایشو نہیں ہوا___ نجانے کیوں___ شاید کسی کھانے کی وجہ

سے_"وہ اندازں بولا_

"نہیں یہ کھانے کی وجہ سے نہیں ہوا کسی منٹلی دباؤ سے ہوا ہے شاید انھیں کوئی پریشانی لاحق ہے_انھیں پریشانیوں سے دور ہی رکھیں_"

"پریشانی_____؟ چاچا کو ایسی کون سی پریشانی لاحق ہو گئی جس کی وجہ سے وہ ہسپتال پہنچ گئے_"ڈاکٹر کی بات نے اسے چونکا دیا_

اذہان کو اپنی طرف آتا دیکھ کو مل اسکی طرف بڑھی_

"کیا کہا ڈاکٹر نے ابو ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ_"وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر بولی

_

"تم پریشان مت ہو کومل چاچو کو معمولی سا ہاٹ اٹیک ہوا ہے وہ جلد صحت یاب ہو جائیں گے_" کومل کو مطمئن کرنے کی خاطر اذہان کو جھوٹ بولنا پڑا_ اس کے جھوٹ نے بھی کومل کے قدم صدمے سے لڑکھڑا دیئے_

"ہاٹ اٹیک____؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اذہان___؟ رات تک تو بلکل ٹھیک تھے ابو_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا ہاتھ تھامے اذہان نے اسے بنچ پر بیٹھایا_

"دیکھو کومل ڈاکٹر کا کہنا ہے چاچا کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی ہے جس کی وجہ سے انھیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے_ کہیں تم نے تو نہیں کوئی الٹی فرمائش کی چاچا سے_" اذہان کی بات سن کر کومل حیران کن لہجے میں اسے دیکھنے لگی_

اس کے پاس بتانے کے لئے کچھ نہیں تھا وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی_

اسے بری طرح روتا دیکھ اسے اپنے سینے کے ساتھ لگانے میں اذہان نے ذرا دیر نہ لگائی

_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"رومت کومل تمہیں سچ بتانے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ تم ٹوٹ جاؤ مجھے بتاؤ ایسی کیا بات ہے جو چاچا کو پریشان کئے ہوئے ہے_"اذہان اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اسے دلاسہ دیتے بولا_ سامنے سے آتی بنت حوا اور اسکی ماں کے قدم وہی روکے_

"دیکھ رہی ہو کیسے دو ماہ میں لڑکے کو اپنی مٹھی میں بند کر لیا ہے اور اک تم ہو جو اتنے

سالوں سے کچھ نہیں کر سکی_"وہ غصے میں جلتی بنت حوا پر طنز کرتے بولی_

"دیکھ لوں گی میں اس کومل کی بچی کو_اذہان صرف میرا ہے_"وہ آنکھوں میں غصے کے انگارے روشن کیے نفرتا بولی_

"تم صرف دیکھتی ہی رہنا_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شبیر صاحب نے ہسپتال کے تمام بل ادا کئے ایک دن بعد منیر صاحب کو ڈسچارج کر دیا گیا_منیر صاحب کے کہنے پر اذہان ان سے ملنے اکیلے گیا_

"میں جانتا ہوں تم کومل سے محبت نہیں کرتے صرف بھائی صاحب کے دباؤ میں آکر تم نے کومل سے نکاح کیا ہے____میری بیٹی بہت اچھی ہے تم اک بار اسے دل سے

اپنا کر تو دیکھو دیکھنا تمہیں اس سے محبت ہو جائے گی_"منیر صاحب کی انمور شنل باتیں سن کر اذہان کا منہ حیرت انگیز سے کھلا رہ گیا_ان کے مائنڈ میں آئے ایسے اچانکا خیال پر وہ سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھتے بولا_

"چاچا آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں_میں سمجھ نہیں پا رہا آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں "_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم دونوں کے درمیان ہوئی کل رات والی لڑائی میں صحن میں کھڑے ہوئے سن رہا تھا_تمہیں کومل مصیبت لگتی ہے تو اسے ابھی ہی چھوڑ دو میں نہیں چاہتا وہ بھابی کی طرح____"منیر صاحب کی بات شائستہ بیگم پر آرو کی_اذہان نے گہرا لمبا سانس لیا وہ سمجھ گیا اک غلط فہمی کے تحت منیر صاحب بات کو کہاں سے کہاں لے گئے اور خود کو بیمار کر لیا_

"ایسا کچھ نہیں ہے چاچا ہم دونوں صرف مذاق میں لڑائی کر رہے تھے_ میرا کومل کو چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور میں اپنے باپ جیسا کمظرف بلکل نہیں ہوں جو دل میں کسی اور کو بسائے اور کسی دوسری عورت سے نکاح کر کے اسکی زندگی خراب کرے_ "اذہان نے غلط موقع پر صحیح بات کہہ ڈالی_ اس کے پیچھے کھڑے شبیر صاحب نے اسکی ساری بات سن لی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہو تو منیر تمہاری وجہ سے ہسپتال پہنچا ہے_ "بیٹے کہ منہ سے نکلا سچ انھیں کڑوا لگا_ اسی کڑوات کو باہر نکالتے انھوں کے ازہان کو ٹھپر دے مارا_ شبیر صاحب کی اونچی آواز سن کر دروازے کے ساتھ کان لگائے کھڑی کومل فوراً اندر آئی_ اذہان کی طرف داری کرتے تیز لہجے میں بولی_

"اذہان کو کچھ مت کہیں تایا ابو_ اس میں اذہان کی کوئی غلطی نہیں میں ہی اسے بار بار

تنگ کرتی ہوں اس لئے مجھے چھڑنے کی خاطر وہ ایسا بول گیا اور ابو نے بات دل پر لے لی_"

"یہ حال ہے آج کل کے بچوں کا_ مذاق مذاق میں ہی سب کچھ کر جاتے ہیں اور بھگتنہ ہم بڑوں کو پڑھتا ہے_"شبیر صاحب ان دونوں کی طرف اشارے کرتے بولے پھر اپنا ختمی فیصلہ روب کے ساتھ سناتے بولے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم دونوں کی وجہ سے منیر ہسپتال پہنچ گیا آگے نجانے کیا کیا کرو گے اس لئے اچھا ہے تم دونوں کی شادی کر دی جائے_ لحاظہ دو ہفتوں بعد میں تم دونوں کی شادی کا آعلان کرتا ہوں_"

شبیر صاحب کے علان پر دونوں کی آنکھیں پٹی کی پٹی رہ گئی_ اک کی حیرت سے دوسرے کی خوشی سے___

شائستہ بیگم کومل کو ساتھ لیۓ اسکی شاپنگ کی تیاریاں کر رہی تھیں_بنت حوا اپنا محبوب ہار جانے پر غم زدہ تھی_شاپنگ سے تھکے ہارے وہ واپس گھر لوٹے_کومل ساوہ کو اپنی شاپنگ دکھا رہی تھی جب بنت حوا انکے پاس آ بیٹھی_

"بہت خوش ہو گی نہ تم شادی ہونے پر آخر دلی مراد جو پوری ہو رہی ہے تمہاری_"

ٹانگ پر ٹانگ رکھے انھیں ہلاتی بنت حوا نے پوچھا_

"ہاں بے تحاشا خوش ہوں میں_"اس نے شوخیہ لہجے میں جواب دیا_اسکا مسکرانا بنت حوا کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کر رہا تھا_اپنے زخموں پر مرہم لگانے کے لئے

بنت حوا نے نازیب بات کہہ ڈالی_

"ہاں خوشی تو ملنی تھی_ پہلی بیٹی دیکھی ہے جس نے اپنی خوشیاں پانے کے لئے باپ کو ہسپتال پہنچا دیا_

"آپی کیا کہہ رہی ہیں_" سماوہ نے اسے ٹوکا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مطلب کیا ہے تمہاری بات کا___؟ کہنا کیا چاہتی ہو تم_" اپنا غصہ ضبط کرتی کومل نے کہا_

مطلب صاف ظاہر ہے_ نہ منیر انکل تمہاری پریشانی میں مبتلا ہو کر ہسپتال پہنچتے نہ شبیر انکل رخصتی کی ہامی بھرتے_ ویسے اچھا ہے باپ کے بیمار ہونے کا کچھ تو فائدہ پہنچا تمہیں_" بنت حوا نے اپنے لفظوں میں زہر بھرے کومل کو اپنے باپ کے بیمار ہونے کا

ذمہ دار ٹھہرادیا_

"اپنی حد میں رہو بنت حوا ورنہ میں بھول جاؤں گی تم میرے شوہر کی کزن زاد بہن ہو_"کومل اسے اپنی انگلی دیکھا کر لاسٹ باروان کرتے بولی_

بہن لفظ سن کر بنت حوا کی مسلسل ہلتی ٹانگیں روکی_

"حد میں نہیں حدیں تم نے پار کی ہیں_اذہان میری محبت تھی مگر تم نے اور تمہارے باپ کی چالاکیوں نے مجھ سے میری محبت چھین لی ہے_"بنت حوا بار بار منیر کو درمیان میں لا کر کومل کو مزید ہاہیپر کر رہی تھی_

"میرے ابو کو درمیان میں مت لاؤ بنت حوا ورنہ انجام اچھا نہیں ہوگا_"بنت حوا کو مارنے کی خاطر کومل اسکی طرف بڑھی جوابا کاروائی کے لئے بنت حوا بھی تیار تھی_وہ کب سے اسی موقع کی تلاش میں تھی_مگر درمیان میں ساوہ دیوار بن کر کھڑی ہوگئی

_شبیر صاحب اپنے بھائی کے ہمراہ ہسپتال گے تھے اور شائستہ بیگم اپنی بہن کے ہمراہ رشتہ داروں میں شادی کارڈ تقسیم کرنے گئی تھی_ان کی غیر موجودگی میں ان کا گھر میدان جنگ بننے والا تھا_

"کیوں لڑ رہی ہیں آپ دونوں_ آپکی لڑائی میں ہمیشہ نقصان میرے بھائی کا ہوتا ہے _بس کریں یہ لڑائی_"سماوہ بات کو یہی ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر جب تک وہ دونوں اک دوسرے کی پٹائی نہیں لگا لیتی انھیں سکون کہاں ملنے والا تھا_مار پیٹ کا آغاز بنت حوا نے کومل کا لہنگا اور شادی کی جیولری پھنک کر کیا_ جواباً کومل نے سماوہ کو اپنے سامنے سے ہٹا کر بنت حوا کو ڈھکا مارا وہ صوفے پر جا گری_

"جل ککڑی____جلتی ہی رہنا مجھ سے اور میرے شوہر سے___دیکھنا شادی کے اک سال بعد ہی ہمارے بچے تمہیں پھوپھو پھوپھو کہہ کر پکارے گے پھر تمہیں اپنی اوقات معلوم ہو گی_"

ٹی لاؤنج کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا سیب کھاتا ان دونوں کے درمیان ہوتی لڑائی سے لطف اندوز ہوتا اذہان کومل کی بات پر حیران ہوا_

"کیا بچہ پیدا ہوتے ساتھ ہی بنت حوا کو پھوپھو کہے گا____؟ بے وقوف لڑکی_" اذہان کومل کی بے عقلی پر اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے بولا_

"کومل بھابی____ شادی کے اک سال بعد بچہ بول بھی پڑے گا___ یہ کیسے ممکن ہے_" کم عمر سماوہ کومل کی بات پر حیرانگی سے بولی_

دو لڑکیوں کو اپنی وجہ سے لڑتا دیکھ کر اذہان لطف اندوز ہو رہا تھا_ اور بچاری سماوہ دونوں کو چھڑوانے کے چکر میں خود پیس رہی تھی_

"ہاں وہ اس چڑیل کا بچہ جو گا ماں کی طرح فاسٹ ہی ہو گا_اور ویسے بھی بچہ تو تب پیدا ہو گا جب اذہان تمہارے قریب آئے گا_صرف خیالی پلاؤ بناتی رہنا تم اسی میں مرغی کے انڈے ڈال کر بچے نکلنا_اذہان صرف میرا ہے وہ کبھی تمہارے قریب نہیں آئے گا_شرط لگا لو مجھ سے_"بنت حوا صوفے سے اٹھ کر کومل کے سامنے کھڑے ہوئے پر اعتماد لہجے میں اسے چیلنج کرتے بولی_ان دونوں کو سنبھالنا جب ساوہ کے اختیار میں نہ رہا تو اس نے سامنے اطیمان سے کھڑے اذہان نے کہا_

"چپ کر کہ لڑائی دیکھو تم بھی_میں تو پہلی مرتبہ لڑکیوں کی لڑائی دیکھ رہا ہوں_کافی شاندار اور دلچسپ ہوتی ہے آج معلوم ہوا_"اذہان کی بات سن کر ساوہ نے گہرا لمبا سانس لیا وہ ہوئی کھڑی ہو کر تماشا دیکھنے لگی_

انکی لڑائی باتوں سے ہاتھ پائی پر اتر آئی_دونوں نے اک دوسرے کے بال کھینچے_پھر اک دو ٹھپر مانے اور کھانے کے بعد تھک ہار کر دو دو دو جا کھڑی ہوئی مگر اک دوسرے کو لڑاکی بلیوں کی طرح گھور رہی تھیں_اپنے بکھرے بال سیٹ کرتی کومل پھولے

ہوئے سانس کے ساتھ اسکا دیا چیلنج قبول کرتے بولی_

"تمہیں لگتا ہے نہ اذہان کبھی میرے قریب نہیں آئے گا تو تمہاری یہ غلط فہمی میں آج اور ابھی دور کروں گی_ دیکھنا تم اک سال کے اندر بچہ تمہارے منہ پر ماروں گی_"کومل کی بات سن کر اطمینان سے کھڑا اذہان اب حرکت میں آیا_ اپنی عزت بچانے کے لئے اسے مجبوا میدان میں اترنا پڑھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ب___بس بہت ہو گیا_ ختم کرو اب تم دونوں یہ فضول کی لڑائی اور یہ چیلنج_ سماوہ بنت حوا کو اپنے کمرے میں لے کر جاؤ اور کومل تم بھی اپنے گھر جاؤ اب ہر وقت سسرال میں گھسی رہتی ہو_"وہ اپنا روب ڈالے بولا جسے وہ دونوں اس کے روب سے ڈر کر فورا اسکی بات مان لیں گی_

"کوئی کہیں نہیں جارہا_ جو ہو گا سب کے سامنے ہو گا_ یہ میری عزت کا سوال ہے

_چلو اذہان میرے ساتھ ہمارے کمرے میں_کچھ لوگوں کی غلط فہمی دور کرنی ہے کہ تمہیں میرے قریب آنے میں کوئی دلچسپی نہیں_"اذہان کا ہاتھ تھامے کومل بنت حوا کو دیکھ کر طنزیہ بولی_

اذہان بوکھلایا___"یہ کیا کر رہی ہو کومل کچھ شرم حیا کرو_میری جوان بہن میرے سامنے کھڑی سب دیکھ رہی ہے ایسی باتیں کون کرتا ہے وہ بھی سب کے سامنے_"

اذہان ڈانٹ بسیتے کومل کے کان میں سرگوشی کرتے بولا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سماوہ جاؤ تم اپنے کمرے میں یہ ہم بڑوں کا معاملہ ہے اس میں بچوں کا کوئی کام نہیں_"کومل کے کہنے پر سماوہ اپنے کمرے میں چلی گئی_

"اللہ کدھر پھنس گیا میں_"اذہان چہرے پر بارہ بجائے زیر لب بولا_

"ہوں___ چھوڑ دو ہاتھ اس بیچارے کا_ نہیں جانا چاہتا وہ تمہارے ساتھ اکیلے کمرے میں بیچارے کے ساتھ زبردستی کرو گی کیا اب تم_ "بنت حوا آگ پر تیل ڈالنے کا کام کر رہی تھی اسے پختہ یقین تھا اذہان کبھی بھی کومل کے قریب نہیں آئے_ اذہان نے بنت حوا کو آنکھیں نکالی_ کہ خاموش ہو جاؤ اب_

"ہاں کروں گی زبردستی روک سکتی ہو تو روک لو_ "اذہان کو زبردستی بازو سے کھینچ کر کومل اذہان کے کمرے میں چلی گئی_ دروازہ زور سے بند کر کے کمرے کو لاک کر دیا_

"آہ کومل کی بچی روک_ "بنت حوا چلاتی ہوئی دروازے کے پاس آئی_ مگر دروازہ نہ کھولنے کے لئے بند ہو چکا تھا_

Come back in present ____!!!

ڈی ایس پی کی مسلسل کال کی مدد سے ازہان اپنی ماضی کی یادوں سے باہر نکلا_ رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں سوجن میں تھیں_ گھر شفٹ کرنے کے بعد اسے اہم کام سے ڈی ایس پی سے ملنا تھا مگر ماضی کی یادیں تازہ ہونے پر وہ غم زدہ تھا_ پولیس اسٹیشن اسکی غیر حاضری پر ڈی ایس پی کے حکم پر بابر خود ہی اسپیٹکر ازہان کو گھر سے ریسوز کرنے آ گیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا سر دو دن سے آپ غائب ہیں نہ آپ فون اٹھا رہے ہیں اور نہ آپ تھانے حاضری لگوا رہے ہیں_ ڈی ایس پی میرا دماغ کھا رہا ہے_" گھر میں انٹر ہوتے ہی بابر نے شکایتوں کی بوچھاڑ شروع کر دی_ بولتا بولتا وہ ٹی لاؤنج پہنچ گیا مگر ازہان نے کوئی جواب نہیں دیا_ اسکی خاموشی نے بابر کو پریشان کیا_

"سر آپ ٹھیک تو ہیں نہ_____"

"ہاں میں ٹھیک ہوں ___ بس ذرا سر میں درد ہے_ "اذہان اپنی آنکھیں مسلتے بولا_

"اگر آپ کی طبیعت خراب ہے تو آپ گھر میں آرام کریں میں ڈی ایس پی سے خود بات کرلوں گا_ " بابر کنفیڈریشن سے بولا_ اذہان اسکی محبت پر مسکرایا_

"رہنے دو پندرہ منٹ میرا انتظار کرو میں شاور لے کر آتا ہوں پھر اکھٹے چلتے ہیں_ "

اسے بیٹھا کر اذہان شاور لینے چلا گیا_

شازم سے اتنے عرصے بعد بات ہونے پر مشاہم خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی_

شرم سے اسکے سفید گال ٹماٹر کی طرح لال ہو گئے_ اپنے بالوں کو لہراتی انھیں محبت

سے سنوار رہی تھی_موبائل پر رنگ ہوتے ہی بیڈ پر پڑھا موبائل جھٹ سے اٹھایا
_شازم کی ویڈیو کال دیکھ کر وہ اپنے مچلتی ہوئی سانسوں کو حلق میں روکتی ویڈیو کال
پک کی_اک سال بعد وہ شازم کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر خوشی سے اسکی
آنکھیں نم ہوئی_

"پاگل اتنا برا لگ رہا ہوں میں تمہیں جو دیکھتے ساتھ ہی رو پڑی ہو_"شازم مسکرا کر
بولا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں تمہیں اتنے مہینوں بعد دیکھ کر رونا آگیا_"مشا ہم آنسو پونچھتے مسکرا کر بولی_

"ہائے___تم ابھی تک ویسی ہی انمور شنل ہو نگی_خوشی کے مواقع پر بھی کوئی روتا
ہے بلا___؟"

"ہاں میں کبھی نہیں بدلوں گی مگر تم بدل گے ہو_ کتنے موٹے ہو گے ہو تم کیا کھاتے ہو_"

"ہائے سچی میں موٹا ہو گیا ہوں___؟ تمہاری یاد میں کچھ کھاتا پیتا نہیں ہوں نہ اس لئے_" شازم نے الٹی بات کہہ ڈالی_ مشاہم قہقہہ لگا کر ہنسی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں پرانی یادیں تازہ کئے گھنٹوں تک باتیں کرتے رہے_ اچانک مشاہم کی خوشی اک عجیب سی اداسی میں بدل گئی جب شازم نے عنایا کا ذکر کیا_

کہ اسے اس نیلی آنکھوں والی کی بہت فکر لاحق ہے نجانے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو گا بابو بھائی کے آدمیوں نے_

"تم کیوں اس انجان لڑکی کے بارے میں اتنا سوچ رہے ہو_ جہاں ہو گی ٹھیک ہی ہو گی_" مشاہم نے چھڑ کر کہا_ نیلی آنکھوں والی لڑکی لفظ سن کر مشاہم کے کان پک گے

وہ بے زار ہونے لگی تھی_

"اچھا میں تم سے پھر بات کروں گا مجھے یونیورسٹی جانا ہے_" شازم نے فون کاٹ دی_

نئی اور اچھی زندگی ملنے پر عنایا خوش تھی_ پرانا ہر غم بھلا کر وہ کچھ پل کی ملی خوشی کو انجوائے کر رہی تھی_ شام کے وقت وہ اپنے کوارٹر کے باہر اکیلے کھیل رہی تھی_ جب دور کھڑے مالی کی بری نظریں مسلسل عنایا کے جسم کا جائزہ لے رہی تھیں_ اکیلی لڑکی کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں حواس کی آگ روشن ہوئی_ خالدہ بی بی ڈیوٹی ختم کئے اپنے کوارٹر کی طرف آ رہی تھیں_ مالی کو عنایا کی طرف مائل ہوتا دیکھ کر انھوں نے نفی میں سر ہلایا_

"بے حیا انسان معصوم بچی کو بھی نہیں بخشتے_" انھوں نے نفرتاً کہا

عنایا کا ہاتھ پکڑے اسے اندر لے گئی_

"اتنی پیاری بچی ہے اور قسمت میں صرف ٹھوکریں کھانا لکھی ہیں_ نجانے کیا ہوگا اس معصوم بچی کا_ میں بوڑھی عورت کب تک اس کی ڈھال بن کر اس کو حواس کے مارے ڈانڈوں سے حفاظت کروں گی_ لڑکی جتنی خوبصورت ہوتی ہے وہ اتنی ہی غیر محفوظ ہوتی ہے_ شہید جتنا میٹھا ہوگا مکھیاں اتنا ہی اس پر آبیٹھتی ہیں_ عورت محفوظ تبھی رہ سکتی ہے جب وہ مرد کی نظروں اور نیت سے واقف ہو سکے_"

خالدہ بی بی عنایا کو دیکھتے مند لہجے بولی_

وہ بہت فکر مند رہتی تھیں اس کے لئے_ وہ جہاں بھی جاتی مصیبتوں کا طوفان پہلے سے ہی اسکی راہ دیکھ رہا ہوتا مگر ہمیشہ اک وسیلہ بھی موجود ہوتا کبھی خالدہ بی کے روپ

میں تو کبھی راحیلہ بیگم کے روپ میں_

نئے گھر شفٹ ہونے پر عمرین بیگم کی خاموشی نے صائمہ بیگم کی ذہن میں ہزاروں سوال پیدا کیے_

"جب سے ہم اس گھر شفٹ ہوئے ہیں عمرین باجی بہت خاموش سی رہنے لگی ہیں_ آپ جانتے ہیں کچھ اس بارے میں_" صائمہ کے سوال پر ٹی وی دیکھتے عدنان صاحب کسی گہری سوچ میں ڈوبے_ شاید ماضی کی کچھ یادیں انھیں کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھیں_ جسے وہ بیوی کے ساتھ شیر کرنے سے قاصر تھے_

"نئی جگہ ہے شاید اس لئے_" انھوں نے مختصر اجواب دیا_

"ہوں_" صائمہ بیگم سبزی کاٹنے لگی_

اذہان ڈی ایس پی کے سامنے اس کے روم میں کھڑا انکے نئے آرڈر جاری ہونے کا ویٹ کر رہا تھا_

ڈی ایس پی نے پرویز سپاری کو گرفتار کرنے کے آرڈر جاری کئے_ بابو بھائی کا دائیاں ہاتھ ہونے کی وجہ سے وہ اس کے گناہوں میں برابر کا شریک تھا_ اس کے غنڈوں کے بیان کے مطابق پرویز سپاری منشیات سمگلر تھا_ اذہان کو اس کیس کا انچارج تھا یہ ڈیوٹی صرف وہی سر انجام دے سکتا تھا_ سپاری کو گرفتار کرنے اسے راولپنڈی جانا ہے _ اس شہر جہاں اسکی اچھی بری ہر یادیں وابستہ تھیں_ کہیں سالوں سے اس نے راولپنڈی کا رخ نہیں کیا تھا مگر آج قسمت اک بار پھر اسے وہاں لے جا رہی تھی_

ڈی ایس پی کے سامنے اس نے راولپنڈی جانے سے صاف کر دیا_ مگر ڈی ایس پی کے آرڈر کی تعمیل اس پر واجب تھی_

پوری ٹیم کو اپنے ہمراہ لئے وہ راولپنڈی روانہ ہوا_

ماضی کی یادیں اک بار پھر اس کے ذہن میں تازہ ہوئی_

Azhan past______!!!

NEW ERA MAGAZINE.com

وہ دونوں شرعی حیثیت سے میاں بیوی تھے_حلال رشتے کی شروعات کے لئے صرف نکاح کا ہونا ہی کافی ہے_کمرے کے باہر اور کمرے کے اندر دونوں کے جذبات متخلف تھے_کومل کمرے میں آنے کے لیے پر جوش اور ازہان نروس تھا_کمرے میں انٹر ہو کر ازہان پر جوش اور کومل نروس ہوئی تھی_

ازہان نروس سی کومل کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اسکی طرف بڑھنے لگا جبکہ اسکے جذباتی پن کو وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی_

اپنی جانب آتے اذہان کو دیکھ کر کومل کی شرم سے لرزتی پلکوں پر مزید کپکپاہٹ اتری تھی جب اذہان اپنی گردن ٹیڑھی کیے اسکے مدِ مقابل آ کھڑا ہوا۔ پھر دھیرے سے اپنی آنکھیں موندتے ہوئے کومل کے اوپر جھکا۔ اسکی بے باک حرکت پر کومل کی آنکھیں ایکدم سے پھٹی تھیں تبھی اسکا ارادہ بھانپتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ بر وقت اسکے ہونٹوں پر رکھ کر اذہان کو محبت بھری گستاخی کرنے سے روکا تھا۔ بدلے میں وہ اسکی نازک ہتھیلی پر اپنا سلگتا لمس چھوڑ چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارے ہٹو پیچھے میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں_ مانا ہمارا نکاح ہوا ہے شرعی اجازت ہے مگر رخصتی سے پہلے میں ایسا ویسا کچھ نہیں کروں گی_" کومل مشرقی لڑکیوں کی طرح اپنے ڈوپٹے کا گھونگھٹ بنا کر چہرے پر ڈالے شرما کر بولی_ ازہان کو اپنی بیوقوفی پر شرمندگی ہوئی اسکی بات کو سنجیدہ لے کر وہ کچھ زیادہ ہی بہک گیا تھا_

"میں بھی کوئی مرا نہیں جارہا تمہارے قریب آنے کے لئے_ وہ تو تمہاری عزت کی خاطر میں بہک گیا تھا ورنہ "I'm not interested in you_ازہان اپنا سینہ چھوڑا کئے اس سے نظریں چرائے تیز لہجے میں بولا_ اس کا وہاں روکنا مزید بیکار تھا_ دروازہ کھولنے کے لیے اپنا ہاتھ دروازے پر رکھا_ اپنے ہاتھ پر کومل کا ہاتھ پایا_

"اب کیا ہے______؟" ازہان اپنی آنکھیں ماتھے پر رکھے بولا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اتنی جلدی کون کمرے کا دروازہ کھولتا ہے جانتے ہو نہ باہر تمہاری پیاری کزن صاحبہ آپکی جلدی واپسی کا ہی انتظار کررہی ہیں_ تاکہ وہ شرط جیت جائیں اور میں ہار جاؤں_"

"Oh God______" اسکی ذہانت پر ازہان نے بلند آواز میں کہا_

"یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا نہیں تو خود ہی ہینڈل کرو بائے_" ازہان اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے

چھڑا کر باہر نکل گیا_کومل بھی چپکے سے باہر نکلی_چوری نگاہوں سے جہاں وہاں دیکھنے لگی_بنت حوا کو وہاں نہ پا کر سکھ کا سانس لیا اور ڈبے پاؤں اپنے پوشن کی جانب بھاگی_

منیر صاحب کی طبعیت کچھ خاص ٹھیک نہیں رہتی تھی_دل کا درد انھیں وقفے وقفے سے شدت سے محسوس ہوتا_

آج کومل اور اذہان کی شادی حال میں مہندی کی تقریب تھی_اپنے ہاتھوں میں اپنے پیا کہ نام کی مہندی لگائے کومل کے چہرے پر سکون و اطمینان بکھرا تھا_اذہان کی محبت نے اس کی خوبصورتی کو نکھار دیا تھا_کومل راتوں رات ہاسٹل شفٹ ہو گئی_

منیر صاحب اپنی بیٹی کی خوشیاں خراب نہ ہونے کے ڈر سے اپنا درد اپنے تک ہی محدود رکھے ہوئے تھے_

بارات کی رات رخصتی کے وقت کومل باپ کہ سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی _اسکا سسرال اور میکہ اک ہی گھر تھا مگر اپنے باپ کو اکیلا چھوڑ کر رخصت ہونا تھوڑا مشکل تھا_

رخصتی کے بعد کومل اذہان کے کمرے میں بیٹھی اسکے آنے کا انتظار کر رہی تھی_ کمرے کا دروازہ کھلا_ اسے کسی کہ آنے کی آہٹ محسوس ہوئی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابی______!!!

سماوہ کی دھیمی آواز سن کر کومل نے اپنا گھونگھٹ اٹھایا سامنے سماوہ کو کھڑا پا کر وہ کمرے سے باہر نظریں دوڑاتے بولی_

"تم یہاں اور اذہان کہاں ہے____" کومل اذہان کا انتظار کر رہی تھی سماوہ کی موجودگی اسے کچھ پریشان کن لگی_

"بھائی کوار جنٹلی کسی ضروری کام سے جانا پڑھا_ مجھے لگا آپ اکیلی ہو گی تو آپکو کمپنی دینے آگئی_" شوق انداز میں بات کرنے والی سماوہ نروس لہجے میں بولی_

"کیا بات کے سماوہ تم کچھ پریشان سی لگ رہی ہو سب ٹھیک ہے نہ_" کومل بیڈ سے اتر کر اسکے پاس آ کھڑی ہوئی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کپڑے تبدیل کر لیں گے بھابی_ بلاوجہ اتنے بھاری کپڑے پہن رکھے ہیں آپ نے تھک جائیں گی_" سماوہ کی باتیں کومل کو خوفزدہ کر رہی تھیں_

ایمبولینس کی آواز کومل کے کانوں میں گونجی_

"یہ ایمبولینس ہمارے محلے میں کیا کر رہی ہے_" کومل نے چونک کر کہا_

"وہ___بھابی___چاچو کو___"سماوہ کہ منہ سے چاچو لفظ سن کر اپنے لہنگے کو سنبھالتی کومل تیزی سے باہر کی جانب بھاگی_

اذہان منیر صاحب کو اپنی گود میں اتارے تیزی سے ایمبولینس کی جانب بڑھ رہا تھا _منیر صاحب آخری سانسیں اکھٹر کر لے رہے تھے_

"ابو____کومل صدمے کی کیفیت میں چیخ کر بولی_سماوہ نے اسے ایمبولینس کی جانب بڑھنے سے روکا_دلہن کے لباس میں سجی لڑکی باپ کہ غم سے نڈھال تھی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شبیر صاحب اور اذہان انھیں ہسپتال لے گے_

"تائی کیا ہوا ہے میرے ابو کو اچانک_"کومل نے صدمے کی کیفیت سے شائستہ بیگم سے پوچھا_

"منیر صاحب کو دوبارہ ہاٹ اٹیک ہوا ہے_"

"ہاٹ اٹیک______؟ کومل کی آنکھوں میں رو کے آنسو بہنے لگے_

"مجھے بھی ابو کے پاس جانا ہے اذہان مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے کر گیا_ پلیز تائی مجھے ابو کے پاس لے چلیں_" باپ کے پاس جانے کے لئے کومل تڑپ رہی تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم جلدی سے پہلے اپنے کپڑے تبدیل کر لو پھر چلتے ہیں_"

سماوہ کی مدد سے کومل نے اپنا لباس تبدیل کیا اور میک اپ اترا_

دوسرے ہاٹ اٹیک کی شدت پہلے ہاٹ اٹیک سے زیادہ تھی_ وقفے وقفے سے اٹھنے والا درد انکی موت کا سبب بنا_ اگر ٹائم پر منیر صاحب اپنا علاج کرواتے تو آج شاہد زندہ ہوتے_

"بھائی صاحب میں اپنی بیٹی کو آپ کے سپرد کرتا ہوں_آج سے میری بیٹی آپ کے پاس میری امانت ہے اسے کبھی____اپنی آخری وصیت کرتے منیر صاحب کا سانس حلق میں الٹا_اس کے آگے کچھ کہنے کی مہلت انھیں نہ ملی_ملکہ الموت نے انکی روح قبض کر لی_وہ اس دنیا فانی سے رخصت ہو گے_انسان کی زندگی کا سفر چاہیے جتنا بھی طویل کیوں نہ ہو مگر اک دن اپنے اختتام تک ضرور پہنچتا ہے_انسان اس دنیا میں آتا ہی واپس لوٹنے کے لئے ہے_منیر صاحب کی کھلی آنکھوں کو روتے ہوئے شبیر صاحب نے بند کی_اور ان پر سفید چادر اوڑھی_

کومل کو پہنچنے میں دیر ہو گئی_وہ باپ کا آخری دیدار اسکی قسمت میں نیند تھا_وہ اس سے آخری بار ملنے بنا ہی اسے بے سہارا چھوڑ گے_ڈاکٹر اپنی آخری ذمہ داریاں بنھا رئے تھے_شبیر اور اذہان میت کے پاس کھڑے ہوئے رو رہے تھے_کومل آئی سی یو میں انٹر ہوئی_سامنے کے منظر دیکھ کر اسے غم کا جھٹکا لگا_وہ وہاں باپ کو زندہ دینے کی امید سے آئی تھی مگر باپ کی سفید چادر میں چھپا پایا_باپ کی زندگی کی مانگی ہزاروں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعائیں اسکی راہیہ گئی_

"ابو کہ چہرے پر چادر کس نے اوڑھی____؟دم گھٹا ہے انکا یوں_"کومل باپ کہ چہرے سے چادر ہٹاتے بولی_

شائستہ اور سماوہ بھی انٹر ہو ہیں_

باپ کی موت نے اسے ہلا کر رکھ دیا_شبیر اور اذہان اک دوسرے کو تکنے لگے_

"اب نہیں گھٹے کا انکا دم کومل____منیر مر گیا ہے_"شبیر صاحب اسے اپنے سینے سے لگائے اسے سچ بتاتے بولے_مگر کومل سچ جان کر بھی سچ کو قبول کرنے سے قاصر تھی_اسکا دل یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ منیر صاحب اسے بے سہارا چھوڑ کر یوں اس طرح اس دنیا فانی سے رخصت ہو سکتے ہیں_

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں تایا ابو آپ____؟ابو سوئے ہوئے ہیں تھوڑی دیر تک اٹھ جائیں گے اور آپ دونوں رو کیوں رہے ہیں_"کومل پاگلوں جیسی باتیں کر رہی تھی_منیر صاحب کی میت کو غسل دینے کے لئے وارڈ بوائے لینے کے لئے آئے مگر کومل نے لے جانے سے انکار کر دیا_

"کہاں لے کر جا رہے ہو میرے ابو کو____؟ہاتھ بھی مت لگانا انھیں_"کومل کی ذہنی حالت بگڑنے لگی_شائستہ بیگم اسے سمجھانے لگی مگر وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھی_

"چاچو اب ہمارے درمیان نہیں رہے کومل وہ مر چکے ہیں_"اسے بازوں سے نرمی سے پکڑے اذہان نے روتے ہوئے کہا_

"نہیں اذہان وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے تم سب کو غلط فہمی ہوئی ہے_وہ شادی کی

بھاگ ڈور میں تھک گے ہیں اس لئے آرام کر رہے ہیں_" کومل الٹا اذہان کو سمجھانے لگی کہ منیر صاحب زندہ ہیں_

دیکھو کومل____

ہٹو پیچھے____وارڈ بوائے کو ڈھکا دے کر کومل نے اسے میت اٹھانے سے روکا_

"کومل ہوش میں آؤ_ مر چکے ہیں چاچا اب_ ہمیشہ کے لئے سو گے ہیں وہ کبھی نہیں اٹھے گے اب وہ_" اذہان اسے غصے سے جھنجھوڑتے ہوئے بولا_

"مت تکلیف پہنچاؤ چاچا کی میت کو_ انھیں غسل دینے دو_ ہمت رکو_" اس بار اذہان اسے اپنے سینے کے ساتھ لگائے اسے تسلی دیتے نرم لہجے میں بولا_ اپنا ضبط ٹورتی کومل اس کے سینے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی_

اذہان نے اسے اپنے سینے سے الگ کرتے کچھ کاغذی کاروائی کے لئے وہاں سے چلا گیا_

تین گھنٹوں بعد میت کو گھر واپس لے آئے_کومل کو رو رو کر برا حال تھا_وہ بار بار بےہوش ہو جاتی اسے دوبارہ ہوش میں لاتے_

منیر صاحب کی آخری رسومات کا وقت ہوا تھا_لڑکے میت اٹھانے کو تیار تھے_

"تایا آپ کہیں نہ ابو سے کہ مت جائیں مجھے چھوڑ کر وہ آپکی ہر بات مانتے تھے نہ_مجھے یقین ہے اگر آپ انھیں حکم دیں گے تو وہ اٹھ کر بیٹھ جائیں گے آپکی کبھی کوئی بات نہیں ٹالی انھوں نے یہ بھی نہیں ٹالنے گے_"کومل اپنے تائے کہ گلے لگے اپنا دکھ بیان کر رہی تھی انھیں التجا کہہ رہی تھی_مگر انکے بس میں کچھ نہیں تھا_

جنازہ اٹھانے کے لئے لڑکے آگے بڑھے_کومل انکے پیچھے بھاگی_شائستہ بیگم اور ساوہ

نے اسے پکڑ کر جنازے کے پیچھے بھاگنے سے روکا_

گھر خاموش اور ویران تھا_ منیر صاحب کو گزرے ہفتہ ہو گیا_ کومل نے کھانا پینا بولنا سب چھوڑ دیا_ سب اکیلے کمرے میں خود قید رکھتی_ اسکی حالت دیکھ کر بنت حوا خوش تھی_ کومل کی ذہنی بگڑی حالت اسے اس خوش فہمی میں مبتلا کر رہی تھی کہ وہ اب اذہان کو آسانی سے حاصل کر لے گی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کومل کی وجہ سے سب گھر والے بہت پریشان تھے خاص کر شبیر صاحب_ سماوہ کومل کو کھانا دینے گئی مگر اس نے کھانے سے انکار کر دیا_

"نجانے کس کی نظر لگ گئی ہمارے گھر کو_ میری پھول جیسی بچی مرجھا کر رہ گئی_" شبیر صاحب اپنے آنسو پونچھتے بولے_

"آپ پریشان نہ ہوں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا وقت کہ ساتھ کومل بھی ٹھیک ہو جائے گی_ ابھی وہ صدمے میں ہے آہستہ آہستہ اس صدمے سے باہر نکل آئے گی_ شائستہ بیگم اپنے شوہر کو تسلی دیتے بولی_

"میں جاتی ہوں کومل کو خود کھانا کھلانے_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے دیں ماما میں کھلاتا ہوں اسے کھانا شاید میری بات مان جائے_"اذہان ماں کے ہاتھ سے ٹھرے پکڑے بولا_

دروازے پر دستک دے کر وہ کمرے میں انٹر ہوا_ اذہان کو دیکھ کر کومل نے اپنا آنسوؤں سے بھیگا اپنا چہرہ صاف کیا_

اذہان نے کھانے کی ٹھرے اسکے سامنے رکھی_ اور سنجیدگی سے گفتگو گو ہوا_

"یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا کومل_____ مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا_ میں مانتا ہوں تمہارا غم بہت بڑا ہے مگر تم یوں خود کو اذیت میں مبتلا کر کہ اب گھر والوں کو اذیت پہنچا رہی ہو_ ابو بھی تو تمہارے ابو جیسے ہیں نہ پھر تم انھیں کیوں سے طرح تکلیف پہنچا رہی ہو_ "

"میں بہت بری ہوں اذہان____ میر__ میری وجہ سے ابو کا انتقال ہوا ہے نہ میں اس دن تم سے مذاق کرتی نہ ابو اسے سنجیدہ لیتے___ بہت بری ہوں میں___ دور ہو جاؤ تم مجھ سے___ ورنہ میری منحوست تمہیں بھی برباد کر دے گی_ "کومل روتے ہوئے خود کو پیچھے کی طرف ڈھلیتی بولا_ اذہان اسکی طرف بڑھا_

"ایسا کچھ نہیں ہے کومل_ تم بہت اچھی لڑکی ہو_ چاچو اتنی ہی زندگی لکھوا کر آئے تھے_ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے_ "اذہان اسکا آنسو سے بھیگا چہرہ اپنے ہاتھوں

کے درمیان لیے محبت سے بولا_ کومل اونچا رونے لگی_ اذہان نے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگایا مگر اسے رونے سے نہیں روکا_

اسے کھل کر رونے دیا_ اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع دیا_ کومل کے رونے کی آواز سن کر سب گھر والے دروازے کے باہر اکھٹا ہوئے_ ان دونوں کو اک ساتھ دیکھ کر واپس پلٹ گئے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان نے کومل کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا_ اذہان کی محبت اور اپنائیت سے کومل دھیرے دھیرے واپس زندگی کی طرف لوٹ رہی تھی_ کومل نارمل تو گئی مگر پہلے جیسی شوق نہیں رہی_

اذہان کی کومل کے لئے محبت اور خیال دیکھ کر شبیر صاحب مطمئین سے ہو گئے_ سبھی خوش تھے سوائے بنت حوا کے_

کومل کب اذہان کے دل میں گھر کر گئی اسے کچھ خبر نہیں ہوئی_محبت یوں ہی چوری چپکے دل پر وار کرتی ہے_اذہان اپنا زیادہ وقت کومل کے ساتھ ہی گزارتا_اس دن بھی دونوں ریسٹورنٹ میں ڈنر کر رہے تھے_

اذہان اپنے فضول جوک سنا کر اسے ہنسا رہا تھا_اسکی محبت اور معصومیت پر کومل نجانے کتنے دنوں بعد کھل کر مسکرائی_اسے مسکراتا دیکھ کر اذہان مطمئن سا ہوا_

"ایسے ہی ہنستی رہا کرو اچھی لگتی ہو_"اذہان اسے محبت بھرے انداز میں دیکھے بولا_

اس نے نظریں جھکالی_

"کچھ لوگوں کی قسمت میں خوشیاں کم اور دکھ زیادہ لکھے ہوتے ہیں_کومل بھی انھی لوگوں میں اک تھی_جیسے ہی اسے کوئی خوشی نصیب ہوتی ہے اس کو دکھ میں بدلنے

کوئی نہ کوئی اسکی زندگی میں شامل ہو جاتا ہے_

زبیر بیک ساہیڈ پر اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ بیٹھا کومل پر نظریں جمائے ہوئے تھا_ کومل اور اذہان کو اک دوسرے کہ ہمدم دیکھ کر اس کے لئے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا_

اذہان کا راولپنڈی سے آیوبیہ تبادلہ کی خبر سب کے لئے حیران کن تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شبیر صاحب کومل کو اذہان کے ساتھ اکیلے بھجنے پر آمادہ نہیں تھے_ بھائی کو کھونے کہ بعد ان کے دل میں عجیب سا ڈر بیٹھ گیا تھا_ بالآخر شائستہ بیگم کے سمجھانے پر وہ مان گے_

"آپ کیوں کومل کو اذہان کے ساتھ جانے سے روک رہیں ہیں_ ان دونوں کو اک

ساتھ رہنا چاہیے میاں بیوی ہیں وہ اب_اکیلے میں وقت گزارے گے تو اکیلے دوسرے کہ قریب آہیں گے_کومل نئ جگہ جائے گی تو باپ کی موت کے غم کو بھلا سکے گی_"

"کومل میرے پاس منیر کی امانت ہے اور اذہان کومل کو کچھ خاص پسند بھی نہیں کرتا اگر اس نے کومل کو کچھ کر دیا پھر____؟"شبیر صاحب کہ ذہن میں بیٹھا خوف انھیں پریشان کر رہا تھا_

"میرا بیٹا ایسا نہیں ہے وہ اپنی ذمہ داریوں سے بھاگنے والا نہیں ہے_دیکھا نہیں آپ نے وہ کس طرح کومل کا خیال رکھ رہا ہے_بلاوجہ اپنی سوچ کو سچ ثابت مت کیا کریں آپ_میرے بیٹے پر الزام لگانا چھوڑ دیں اب_"شبیر کی بات پر شائستہ نے اکھڑے لہجے میں جواب دیا_شبیر صاحب خاموش ہو گے_

خوشگوار اور نئی زندگی کی آغاز کی امید لیے وہ دونوں آیوبیہ شفٹ ہوئے_راولپنڈی کہ مقابل آیوبیہ زیادہ سرد علاقہ تھا_

نئی جگہ تھی، نئے لوگ تھے، نئی ڈیوٹی تھی_

نئی جگہ جاب ہونے کی وجہ سے ازہان کی ڈیوٹی ٹائمنگ بھی زیادہ تھی_ڈیوٹی ٹائم اسکا سارا دھیان کومل پر ہی رہتا_

"اکیلے بور تو نہیں ہوتی تم____؟" کھانے کہ میز پر ازہان کے پوچھے سوال پر اس نے ہاں میں سر ہلاتے بولی_

"اکیلے بور تو ہوتی ہوں مگر یہاں سکون بہت محسوس ہوتا ہے بہت پر سکون علاقہ ہے یہ

"___

"ہاں پر سکون تو ہے مگر دھیان رکھنا جہاں جگہ جگہ خطرہ بھی ہو سکتا ہے_" اذہان اسے باتوں سے الرٹ کرتے بولا_

"خطرہ کیسا____؟" اس نے سوالیہ لہجے میں پوچھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اصل میں مجھے یہاں اک خفیہ مشن کو سرانجام دینے کے لئے مدعو کیا گیا ہے_ جہاں مجھے کوئی نہیں جانتا میری پہچان خفیہ ہے_ کسی کو مت بتانا میں پولیس آفیسر ہوں_"

"پلیز اذہان خود کو کسی مصیبت میں مبتلا مت کر لینا_ یہ خفیہ مشن بہت خطرناک ہوتے ہیں اذہان___ مجھ میں مزید کچھ کھونے کی ہمت نہیں ہے_ خدانہ خواستہ اگر

تمہیں کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گی_"کومل اپنی آنکھوں میں آنسو رو کے غم زدہ لہجے میں بولی_

کومل کی اپنے لئے بے تحاشا محبت دیکھ کر اذہان محبت بھری نگاہوں سے اسے تکنے لگا_

"کتنا خوش نصیب ہوں نہ میں جو مجھے تم جیسی اچھی اور ٹوٹ کر چاہنے والی لائف پارٹنر ملی ہے_اور میری بد نصیبی دیکھو میں تمہاری محبت کو وقت پر سمجھ نہیں سکا_"اذہان نے کومل کہ سر داور نرم ہاتھوں کو اپنے دونوں سخت ہاتھوں میں چھائے اپنے جذبات کا اظہار کیا_

"ہاں اس معاملے میں بہت خوش نصیب ہو تم_اگر اس بنت حوا کہ ہاتھوں لگ جاتے تو خود کو برباد کر دیتے_"

"اب ایسا بھی نہیں ہے محبت کرتی ہے وہ مجھ سے_ اگر زندگی میں کبھی دوسری شادی کرنے کا مواقع ملا تو بنت حوا سے ہی کروں گا_"ازہان کومل کے چہرے اثرات دیکھنے کے لیے سنجیدگی سے بولا_

"جان سے مار ڈالوں گی تمہیں بھی اور اسے بھی_ میں اگر کبھی تم سے جدا ہو بھی گئی اس بنت حوا کے سوا کسی بھی لڑکی سے شادی کر لینا مگر اس سے نہیں_ ورنہ میں دوبارہ زندہ ہو جاؤں گی پھر مجھ سے گلامت کرنا_"

کومل کی بے وقوف باتوں پر ازہان کھل کر ہنسا_

"بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں روکو ذرا_"ہاتھ میں اٹھائی سپون مجتا اسکی بازوں پر ماری_ بدلے میں ازہان نے اسکا ہاتھ شرارتا پکڑا_ اس کے ادارے بھانپتی کومل اپنا ہاتھ چھڑوا کر شرماتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بھاگی_ آنکھوں میں شرارت بھرے ازہان بھی کمرے میں داخل ہو گیا_

کومل اک بار پھر زبیر کہ ہاتھ سے نکل گئی تھی_ وہ دونوں کہاں گے وہ نہیں جانتا تھا_ اسی راز کو جاننے کے لئے وہ دن رات کومل کے گھر کہ باہر کھڑا رہتا_ اسکی حرکت سے شبیر صاحب سخت پریشان تھے_ سماوہ اور بنت حوا مارکیٹ سے گھر واپس آ رہی تھیں_ زبیر کو گھر کے سامنے کھڑا دیکھ کر سماوہ ڈر سی گئی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ لڑکا کون ہے سماوہ___؟ تم اسے جانتی ہو کیا___؟ میرا مطلب ہے میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں وہ گھر کے باہر کھڑا رہتا ہے اور آج تم بھی اسے دیکھ کر ڈر سی گئی ایسا کیوں___؟" بنت حوا نے پوچھا_

"ہاں یہ کومل بھابی سے محبت کرتا ہے_ جہاں تک ہمارے گھر میں گھس آیا تھا_ اذہان بھائی نے بہت مارا تھا اسے_" سماوہ نے بتایا_

"ہوا اچھا کومل کا آوارہ عاشق ہے_"بنت حوا اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بکھرے بولی_

"خیر دفع کرو تم زیادہ پریشان نہ ہو خالو ہیں نہ_"بنت حوا اساوہ کو تسلی دیتے بولی مگر دل ہی دل میں وہ کسی خطرناک کھیل کے بارے میں سوچنے لگی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان صرف دن کی ڈیوٹی دیتا تھا_رات کو وہ کومل کو اکیلا چھوڑنے کہ حق میں نہیں تھا_اذہان بابو بھائی کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے میں مصروف تھا_اذہان اسکے ہر اس گناہ کو دنیا کہ سامنے لانا چاہتا تھا جسے اس نے پیسوں اور اپنی طاقت کے دم سے ڈبا رکھا تھا_

"باس یہ مشن بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اگر بابو بھائی کو آپ کے بارے میں ذرا

سی بھی بھانک لگ گئی_"حولدار بابر اسے بابو بھائی کی طاقت کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا_

"اسی لئے تو مجھے اس مشن کے بارے میں چنا گیا ہے_کوئی نہیں جانتا مجھے تمہارا بابو بھائی بھی نہیں اس لئے زیادہ پریشان نہ ہو تم_"اذہان نے کہا_

کومل کی طبعیت کچھ دنوں سے خراب تھی_اذہان کے بے حد اصرار کرنے پر وہ ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے مانی_

"تم بلاوجہ مجھے ڈاکٹر کہ پاس لے کر جا رہے ہو اذہان_میں بالکل ٹھیک ہوں_"

کومل کار ڈرائیو کرتے اذہان سے مخاطب ہوئی_ڈاکٹر کے پاس جانے سے کومل بچپن سے ہی اکتراتی تھی_

"بلاوجہ تو خیر نہیں لے کر جارہاہوں میں_دو تین انجکشن لگے گے تمہیں تو ٹھیک ہو جاؤ گی تم_"

اذہان کومل کو ڈراتے بولا_وہ جانتا تھا انجکشن کے نام سے کتنا ڈرتی ہے وہ_

"انجکشن وہ بھی تین____؟میں کوئی انجکشن نہیں لگواؤں گی ابھی گھر واپس چلو_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انجکشن کا نام سن کر کومل کو ہول اٹھنے لگے_

"ہاہاہاہاہاہامذاق کر رہاہوں یار_بچوں کی طرح انجکشن سے ڈرتی ہو تم_"اذہان نے ہنستے ہوئے کہا_

"بد تمیز انسان_"کومل اپنے ناک پر غصہ سجائے بولی_

"ڈاکٹر نے کومل کے کچھ بلیڈ ٹیسٹ کیئے_رپورٹ دو گھنٹے بعد ملی تھی_دونوں ریسٹورنٹ لنچ کرنے چلے گے واپسی پر اذہان نے رپورٹ ریسوز کی_کومل waitingروم میں اسکی واپسی کا انتظار کر رہی تھی_

"رپورٹ پڑھ کر اذہان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے_وہ کہ ذہن وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے_"رپورٹ کو ہاتھ میں مصبوطی سے پکڑے آنکھوں میں آنسو لئے وہ تیز قدموں کے ساتھ کومل کے پاس آیا_اذہان کو اپنے سامنے کھڑا روتا دیکھ کر کومل پریشان ہوئی_

"لگتا ہے مجھے کوئی خطرناک بیماری ہو گئی ہے تبھی اذہان رو رہا ہے_یااللہ کیا میں اتنی جلدی مر جاؤں گی ابھی تو میں نے کچھ دیکھا ہی کہاں ہے کہیں گھومی بھی نہیں ہوں

"کومل دل ہی دل میں اپنے بارے میں اندازے لگاتے رونے پڑی اسے پکتا یقین تھا وہ کسی خطرناک بیماری سے میں مبتلا ہو گئی ہے_

دو قدم کے فاصلے پر کھڑے اذہان نے کومل کو مضبوطی سے اپنے سینے کے ساتھ لگایا_

"میں بہت خوش ہوں کومل_ تم نے آج مجھے بہت بڑی خوشخبری دی ہے_" سینے سے لگائی کومل کے کان میں سرگوشی کرتے اذہان نے مسکرا کر کہا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کتنے برے انسان ہو تم اذہان میرے مرنے کی خبر تمہارے لئے خوشخبری ہے_" اذہان کی بات کو غلط رنگ دیتی کومل خود کو اس سے الگ کرتے غم زدہ لہجے میں بولی_

"ارے پاگل لڑکی تم ماں بننے والی ہو میں بابا بننے والا ہوں_" اذہان نے پر جوش لہجے میں بلند آواز میں کہا_ وہاں موجود سب لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے_

"ک___کیا میں ماں بننے والی ہوں_"آنکھوں میں حیرت لئے اس نے بے یقینی انداز میں پوچھا_

"ہاں میری جان بہت جلد ہماری فیملی مکمل ہو جائے گی_"کومل کو اسکی نازک اور پتلی کمر سے اٹھا کر اذہان اسے ہوا میں لہراتے بولا_وہ دونوں بے تحاشا خوش تھے_

وہاں موجود سب لوگ انکی محبت دیکھ کر مسکرانے لگے_

"کتنی محبت کرتے ہیں نہ دونوں اک دوسرے سے_"اک لڑکی نے اپنے ساتھی سے کہا_

"اللہ ایسے ہی ان دونوں کو اک دوسرے کہ ساتھ خوش رکھے_"لڑکے نے مسکراتے کہا_

"آمین_"دونوں اک ساتھ آمین کہہ کر وہاں سے چل پڑے_

اذہان کومل کی بہت زیادہ کیئر کرتا_اسے اسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا_کومل نے یہ خوشخبری سب سے پہلے اپنے تائی جان کو کال پر سنائی_خوشی سے وہ بھی پھولیں نہیں سمارہی تھیں_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اذہان کے ابو مبارک ہو اب دادا بننے والے ہیں_"وہ سب ٹی لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے جب شائستہ بیگم نے بچے کی خوشخبری سب کو سنائی_جسے سن کر سبھی خوش ہوئے سوائے بنت حوا کے_

"کیا واقعی میں میں دادا بننے والا ہوں_یہ تو بہت بڑی خوشی کی خبر سنائی تم نے_"

صوفے پر بیٹھے شبیر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے_

"ہم صبح ہی آیوبیہ جائیں گے اور کومل کو اپنے ساتھ واپس لیں آہیں گے اس حالت میں اپنی بچی کو اکیلے نہیں چھوڑوں گا میں_" شبیر صاحب کو ابھی سے کومل کی فکر ستانے لگی_رات بہت مشکل سے گزاری انھوں نے_ صبح ہوتے ہی وہ تینوں آیوبیہ کے لئے روانہ ہو گے_بنت حوا اکیلے گھر میں پھوٹ پھوٹ کر روئی_ آج اسکی وہ آخری امید بھی ختم ہو گئی اذہان کو اپنی طرف واپس لانے_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ سب شبیر انکل کی وجہ سے ہوا ہے انھی کے زبردستی کے فیصلوں نے مجھ سے میرا اذہان چھنا ہے_ اگر اذہان میرا نہیں ہوا تو اسے کومل کا بھی نہیں ہونے دوں گی_ چھین لوں گی اس سے اسکا سب کچھ_" محبت کی آگ میں جلتی بنت حوا کومل کا سب کچھ خاک میں ملانے کو تیار تھی_

ہر زور کی طرح اذہان آج بھی ڈیوٹی پر تھا_ مختلف اور دیگر تحائف کے ساتھ کومل نے اپنے سسرال والوں کا ویل کم کیا_ اذہان کی غیر موجودگی پر شبیر کافی خفا ہوئے_ وہ کومل کو اپنے ساتھ راولپنڈی واپس لے جانا چاہتے تھے مگر کومل اذہان کے بنا واپس لوٹنا نہیں چاہتی تھی_ اس لئے سماوہ کو کومل کی دیکھ بھال کے لئے وہی رو کنا پڑھا_

"کچھ دن اور روک جاتیں امی آپ_ پہلی بار میرے گھر آئی ہیں اور دو دن رہ کر واپس جانے رہی ہیں_" اذہان تھوڑا اداس سا ہوا_

"گھر اکیلا نہیں چھوڑ سکتے نہ بیٹا مگر تم کوشش کرنا کچھ مہینوں کے لئے راولپنڈی شفٹ ہونے کی_ اور کومل کا خاص دھیان رکھا اسے زیادہ پریشان مت کرنا_" شائستہ بیگم اسے تاکید کرتے بولی_ وہ مسکرا دیا_

سماوہ کے آنے پر اذہان کومل کی طرف سے مطمئین تھا_دو مہینے گزر گے_اذہان کام میں بہت مصروف رہنے لگا تھا_وہ بابو بھائی کو پکڑنے میں بہت قریب تھا_

حسد کی آگ میں جلتی بنت حوا کا سامنا اس دن زبیر سے ہوا_کومل کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے زبیر بہترین مورا تھا جسے وہ استعمال کرنے والی تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے_وہ دونوں آیو بیہ میں ہیں بنت حوا صرف اتنا جانتی تھی اس سے زیادہ کچھ نہیں_

"کومل کے ساتھ جو چاہیے وہ کرو لیکن اذہان کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے اگر اسے اک کروچ بھی آئی تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی_"بنت حوا کی دھمکی پر زبیر طنزیہ مسکرایا_

"اگر مجھے مارنے کی ہمت ہوئی تو مار دینا میری جان خوبصورت لڑکیوں کے ہاتھوں مرنا بھی اعزاز کی بات ہے_" زبیر اسے گہری نظروں سے دیکھتے بولا_

"بد تمیز انسان_" بنت حوا اسے گھورتے بولی اور وہاں سے چلی گئی_ اسکے جانے کے بعد سامنے میز پر بیٹھا لڑکا زبیر کے پاس آ بیٹھا اور موبائل زبیر کے حوالے کیا_ جس میں بنت حوا کی voice recordeing تھی_

سنڈے کہ دن وہ تینوں شاپنگ کرنے مال میں گے_ اذہان کو بچے کی شاپنگ کرتا دیکھ کر وہ دونوں مسکرانے لگی_

"دیکھیں بھابھی بھائی بچے کی شاپنگ کرتے ہوئے کتنے اچھے لگ رہے ہیں_"سامنے شاپنگ کرتے ازہان کو دیکھتی سماوہ نے کہا_

"یہ اذہان بھی نہ سب لڑکیوں کی شاپنگ کر رہا ہے_ہر روز کھیلونے اور کپڑے لے آتا ہے_"کومل نے کہا_اذہان کو بچے کے لئے اتنا پر جوش دیکھ کر کومل بے حد سکون محسوس کرتی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ دیکھو کومل_پنک فراک لوں یا بلیک فراک لوں_مجھے تو دونوں بہت اچھے لگے ہیں ایسا کرتا ہوں دونوں لے لیتا ہوں_"اپنے دونوں ہاتھ میں فراک اٹھائے اذہان کنفیوز ہوئے کومل کی رائے پوچھ رہا تھا_

"بھائی آپ صرف بیبی گرلز کی ہی کیوں شاپنگ کرتے ہیں_بوائے کی کیوں نہیں

کرتے_یہ تو زیادتی ہو رہی ہے میرے بھتیجے کے ساتھ_"سماوہ نے مسکراتے پوچھا_

"بھتیجا نہیں بھتیجی ہو گی_اس لئے صرف گزہر کی شاپنگ ہو گی_"اذہان نے پر جوش انداز میں کہا_

"او کے تم کروں اپنی بیٹی کے لئے شاپنگ_ہم اپنے بیٹے کے لئے خود شاپنگ کر لیں گے_"کومل اسے چھڑتے بولی اور سماوہ کے ساتھ دوسری بوتیک چلی گئی_

مال میں زبیر کا ہونا اس بات کی نشاندہی کر رہا تھا کہ زبیر ان دونوں تک پہنچ چکا ہے_

کمرے کا بیڈ کھلونوں اور کپڑوں سے بھرا دیکھ کر کومل انھیں سمیٹنے لگی_

"اک یہ لڑکا بھی نہ ہر ٹائم کھلونوں اور کپڑوں کو اپنے سینے کہ ساتھ لگائے رکھتا ہے_" کومل بیبی کپڑوں کو بیبی الماری میں رکھتے بولی_

"لگتا ہے کوئی جل رہا ہے ہم باپ بیٹی کی محبت سے_" کمرے میں انٹر ہوئے اذہان نے کہا_ کومل نے پلٹ کر اسے محبتا دیکھا_

"کیا اذہان تم بھی ابھی سے مجھے پرایا کر دیا_ بیٹی ابھی اس دنیا میں آئی نہیں ہے اور آپ اپنی بیوی کو بھول گے_" کومل چہرے پر بارہ بجائے بولی_ ازہان اسکی ناراضگی پر مسکرایا_

"تم تو جان ہو میری تم سے ہی تو بہاریں آئی ہیں میری زندگی میں_ تمہارے وجود سے ہی مجھے اولاد کی خوشی نصیب ہونے والی ہے_ تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں میں_" اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اذہان اسے اپنے قریب لاتے بولا_

"تایا جان بہت فورس کر رہے ہیں راولپنڈی واپس آنے کے لئے_ میں سوچ رہی ہوں ڈیلیوری تک راولپنڈی ہی روک جاؤں_ تایا اور تائی بھی مطمئن ہو جائیں گے_" کومل کے واپسی کہ فیصلے نے اذہان کو اداس کر دیا_

"میں کیسے تمہارے بنا رہوں گا یار____ میرے سوال تمہیں سب کی فکر رہتی ہے_" اذہان منہ پھلائے بولا_

"کچھ ہی ماہ کی تو بات ہے اذہان___ میں کون سا ہمیشہ کے لئے تم سے بچھڑ رہی ہوں جو

تم اتنا غم زدہ ہو رہے ہو_"

"شی__خبردار جو آئندہ بچھڑنے کی بات کی__تمہارے وجود کے ساتھ ننھی جان جڑی ہے__تم ہو تو میں ہوں__اک ساتھ جیں گے ہم_"اذہان اسکے ہونٹوں پر اپنی انگلی اسے خاموش کرواتے سنجیدگی سے بولا_

کومل نے اس کے چوڑے سینے پر اپنا سر رکھا_اذان کی محبت سے اسے مکمل کردیا تھا_کہاں سوچا تھا کسی نے جو ازہان کبھی کومل کی شکل دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا آج اس پر اپنی جان نچھاور کرتا تھا_

"نجانے کیوں میرا دل تمہیں خود سے دور بھجنے پر راضی نہیں ہو رہا کومل_اک دن روک جاؤ انتظار کرو میں کل خود تم دونوں کو پنڈی چھوڑ آؤں گا_"اذہان کہ دل کو اک عجیب سی بے چینی نے گھیر رکھا تھا_سب تیاریاں ہو چکی تھی اس لئے وہ روکنا نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہتی تھی_دونوں پرائیویٹ گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلی گئیں_دیکھتے ہی دیکھتے کومل اذہان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی

شائستہ بیگم کومل کے لئے اسکے پسندہ کھانے بنا رہی تھیں_اچانک انکے ہاتھ میں اٹھایا کانچ کا گلاس زمین پر گر کر چکنا چور ہو گیا_

"خوشی کہ مواقع پر کانچ کا ٹوٹنا برا سمجھا جاتا ہے_"شائستہ بیگم کہ دل میں ہول اٹھنے لگے_بے چین کیفیت میں وہ زمین پر بکھرے کانچ اٹھانے لگی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پنڈی کے لئے روانہ ہوئے انھیں دو گھنٹے گزر گے تھے_اذہان پولیس اسٹیشن میں راؤنڈ پر تھا جب اس کے سامنے نظریں جھکائے بابر آ کھڑا ہوا_وہ اسے کچھ بتانا چاہ رہا تھا مگر بتانے سے اکترا رہا تھا_

"تم کچھ پریشان لگ رہے ہو بابر___؟سب ٹھیک ہے نہ___؟"اذہان نے پوچھا_

"سر وہ جس گاڑی میں اپنی بہن اور بیوی سفر کر رہی تھیں بدقسمتی سے گاڑی کھائی میں گر گئی ہے_گاڑی جل کر راکھ ہو گئی ہے_" بابر کی بات سن کر اذہان کے قدم لڑکھڑائے_اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا_بابر نے آگے بڑھ کر اسے گرنے سے بچایا_

"سر سنبھالیں خود کو_" بابر اسے تسلی دیتے بولا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کیسے خود کو سنبھالتا، قیامت اسکے سر پر آ گری تھی_وہ نہیں جانتا تھا وہ دونوں زندہ بھی ہیں نہ نہیں_

اچھے کی امید لئے وہ تیزی سے وہاں سے بھاگا_اسکی سلامتی کے لئے وہ ہزاروں دعائیں مانگ رہا تھا_آنسو اسکی آنکھوں سے مسلسل تیزی سے بہہ رہے تھے_

"کاش میں تم دونوں کو تنہا جانے نہیں دیتا_یا اللہ رحم کرنا_"اذہان فل سپیڈ میں کار ڈرائیو کرتا حادثے کی جگہ پہنچا_جہاں ایمبولینس اور فائر بریگیڈ حکام موجود تھے_کار اور ٹرک اور موٹر سائیکل کے تصادم سے اک بڑا حادثہ پیش آیا تھا_گاڑیاں جل کر راکھ ہو چکی تھیں_گاڑیوں سے اٹھنے والا کالا دھواں فضا میں بلند ہو رہا تھا_

سماوہ اور کومل کو تلاش کرنے کی ہمت وہ کھو چکا تھا_خوف سے اسکا جسم کانپ رہا تھا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر سب لاشیں ایمبولینس میں موجود ہیں کچھ کو ہسپتال منتقل کر دیا ہے_آپ چاہیں تو انھیں دیکھ سکتے ہیں_"کسی کی آواز اذہان کے کانوں میں گونجی_

"کیا مطلب لاشیں_____؟میری بہن اور بیوی زندہ ہیں_ہوش سمجھ کر بولو_"

اذہان چلا کر بولا_

"اس حادثے میں کوئی زندہ نہیں بچا سر_ زیادہ لوگ جل گے ہیں آپ پلیز ہسپتال چلیں_" بابر اسے تسلی دیتے نرم لہجے میں بولا_

اذہان ہسپتال پہنچا_ قریبا سبھی لوگ جلنے کی وجہ سے مر چکے تھے_ اک دو لوگ آئی سی یو میں۔ زندگی اور موت کی جنگ سے لڑ رہے تھے_ اذہان کو امید تھی وہ دونوں لوگ سماوہ اور کومل ہوں گے اس لئے اس نے آئی سی یو کا رخ کیا_

سماوہ بیہوشی کے عالم میں بیڈ پر بے ساخت حالت میں تھی_

"سماوہ میری بہن_" اذہان اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا_ بہن کو زندہ دیکھ کر اذہان کی جان میں جان آئی مگر کومل کی موجودگی اسے بے چین کر رہی تھی_ دوسرا زندہ بچنے والا انسان ٹرک ڈرائیور تھا_ یہ سن کر اسکی بے چینی مزید بڑھنے لگی_

"ڈاکٹر میری بہن کو ہوش کب تک آئے گا اور میری بیوی لا پتہ ہے کیا کوئی اور مریض بھی زیر علاج ہیں_"اذہان نے پریشان لہجے میں ڈاکٹر سے پوچھا_

"کچھ گھنٹوں تک ہوش آجائے گا اس حادثے میں صرف دو لوگ ہی زندہ بچے ہیں ان آپکی بہن اور دوسرا ٹرک ڈرائیور_"ساوہ کا معائنہ کرتے ڈاکٹر نے بتایا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپا کر اذہان بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا_ اسے روتا دیکھ کر وہاں موجود سب لوگوں کے دل بھر آئے_

"خود کو سنبھالیں محترم اس طرح رو کر خود کو کمزور مت کریں_انشاءاللہ آپکی بیوی زندہ ہوں گی_ہمت سے کام لیں_"ڈاکٹر اسے تسلی دیتے بولا_

"میں کہاں تلاش کرواسے مجھے کچھ سمجھ نہیں رہا ہر طرف ___ ہر طرف لاشوں کہ ڈھیر ہیں_ "اذہان اپنے جذبات پر قابو پاتے نا امید لہجے میں بولا_ چہرہ اسکا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا_

"آپ اک بار مردہ کھانے میں چیک کریں آپکو تسلی مل جائے گی آپکی بیوی زندہ ہیں _"ڈاکٹر نے کہا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود کو مضبوط بناتے اپنی بے جان ٹانگوں سے مردہ کھانے گیا_ وہاں کفن اوڑھے لاشیں موجود تھیں_

بابر اسکے ساتھ تھا_

"آہیں سر ___ "بابر اسے پہلی لاش کے پاس لایا وہ اک لڑکے کی لاش تھی_ اذہان کو

تھوڑی تسلی ہوئی_ تیسری لاش اک لڑکی کی تھی جسے دیکھنے میں اذان میں ہمت نہیں تھی_

اسکی جان حلق میں اٹکی تھی_ بابر نے لاش سے کفن ہٹایا_ چہرہ بری طرح متاثر ہوا تھا _پہنچانا مشکل تھا_

"یہ کومل نہیں ہو سکتی بابر_ اس کا مطلب کومل زندہ ہے_" اذہان کی حلق میں روکی سانس بحال ہوئی_ پھر اچانک اسکی نگاہ لڑکی کی گردن پر پڑی، گردن پر سجا لاکٹ دیکھ کر اذہان کہ قدم لڑکھڑائے_ وہ لاکٹ اس نے کومل کو کچھ دن پہلے ہی گفٹ کیا تھا_ حیرت کی بات تھی_ پہنے والا جل کر تباہ ہو گیا مگر وہ لاکٹ بالکل نیا تھا البتہ اس پر خون کے کچھ نشان موجود تھے_

"کومل__________" اذہان چیخنا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لاکٹ دیکھ کر اسے پکا یقین ہو گیا وہ لاش کومل کی ہے_

پل بھر میں اسکی دنیا اجڑ گئی_ بیوی اور بچے کو کھونے کا صدمہ اذہان کو پاگل کر گیا_ وہ اسکی میت کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا_ کتنا وہ رویا اپنی بیوی کہ لئے_ اسکی دیوانگی محبت دیکھ کر سب کی آنکھیں نم ہو گئی_ سب اپنا دکھ بھلا کر اسکے غم میں شریک ہو کر اسے تسلیاں دینے لگے_

"اٹھ جاؤ کومل مجھے تنہا چھوڑ کر مت جاؤ_ میری بیٹی کو مجھ سے مت چھنو_ ابھی تو اسے اپنے بابا کی گود میں کھیلنا تھا_ تم کیسے مجھ سے میری بیٹی کو جدا کر سکتی ہو_ اٹھ جاؤ کومل خدا کا واسطہ ہے اٹھ جاؤ پلیز_" اذہان کومل کا ہاتھ اپنے سینے کہ ساتھ لگائے چیخ چلا کر رو رہا تھا_ اسکی دکھ بھری داستان سن کر ہر آنکھ نم تھی_ شبیر صاحب اذہان کو بار بار کال کر رہے تھے_ اذہان کی کال پک نہ کرنا ان کے لئے پریشانی کا باعث تھا_

ایک گھنٹے بعد سماوہ کو ہوش آیا بھابی کی موت کی خبر سن کر وہ رو رو کر نڈھال ہوئی تھی_ دونوں بہن بھائی اک دوسرے کو تسلی دے رہے تھے_ بہن کہ زندہ ہونے پر اذہان خوش تھا مگر بیوی بچے کی موت کا غم اسکی ہر خوشی کو غم میں بدل گیا_

"مجھے معاف کر دیں بھائی میں بھابی کا خیال نہیں رکھ پائی_ میرے بےہوش ہونے سے پہلے وہ زندہ تھیں صرف زخمی ہوئی تھیں نجانے کیسے وہ جل گئی_" سماوہ وہ حادثہ یاد کرتے کنفیوژن لہجے میں بولی_ غم سے نڈھال اذہان اسکی کہی بات پر توجہ نہ دے سکا_ وہ گھر کال کیے بتانا بھی بھول گیا_ کومل کی میت سمیت وہ پنڈی روانہ ہوئے_ اذہان کی آنکھوں سے آنسو اک پل کے لئے بہنے سے نہ رکے_

کچھ گھنٹوں بعد ایمبولینس اذہان کے گھر کہ دروازے کہ باہر آرکی_ ایمبولینس کی آواز سن کر پورا محلہ گلی میں اکھٹا ہوا_ شبیر اور شائستہ بھی بنت حوا سمیت بھاگتے ہوئے

Nov el|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گیٹ کہ پاس آئے_

"یااللہ خیر___"ایمبولینس دیکھ کر شائستہ بیگم اپنا دل تھامے بولی_شبیر صاحب فورا ایمبولینس کے پاس گے_ساوہ ایمبولینس کا دروازہ کھول کر زخمی حالت میں روتی ہوئی ماں کی طرف بھاگی اور انکے گلے لگ کر رونے لگی_اسے بری طرح روتا دیکھ کر شائستہ بیگم کا دل ڈھل گیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امی بھائی بھابھی_____"اس نے روتے ہوئے صرف اتنا ہی بولا_یہ دو لفظ سن کر شائستہ بیگم سکتے میں آگئی_سرخ جوڑے میں ملبوس بنت حوا ایمبولینس کی طرف بھاگی جہاں شبیر صاحب سکتے کہ عالم میں کھڑے ایمبولینس کے اندر دیکھ رہے تھے_اذہان کو سہی سلامت دیکھ کر اسکا ڈر دور ہوا_کومل کی لاش دیکھ کر نہ اسے حیرانگی ہوئی اور نہ افسوس_

"اذہان یہ سب کیا ہے_"شبیر صاحب نے خاموش بیٹھے اذہان سے پوچھا_

محلے کہ دو لڑکوں نے اذہان کو ایمبولینس سے اترا پھر کومل کی میت کو_بیٹے کو صدمے کی حالت میں دیکھ کر شائستہ بیگم نے اسکا روتا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا_

"اذہان تم ٹھیک ہو نہ اور یہ میت کس کی ہے_"انھوں نے لڑکھڑاتی زبان سے پوچھا

_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی___ماں کی سینے سے جالگا_

"چھوڑ کر چلی گئی ہے کومل مجھے_میری دنیا اجڑ گئی ہے امی_بہت بد نصیب انسان ہوں میں امی اپنی بیٹی کو اپنی گود میں اٹھانا نصیب نہیں ہوا مجھے_"زوہان نے روتے ہوئے کہا_شائستہ بیگم بھی رونے لگی_شبیر صاحب کو تو جیسے سب خواب سا لگ رہا تھا_

"کچھ گھنٹوں بعد کومل کو اسکی آخری منزل تک پہنچا دیا گیا_ازہان قبر پر گھنٹوں بیٹھا روتا گیا_محلے کہ لڑکوں نے زبردستی اسے واپس گھر لایا_

ازہان ماں کی گود میں سر رکھے مسلسل رو رہا تھا_رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں سخت لال ہوئی تھیں_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بس کر دو یہ رونے دھونے کا ڈرامہ_تم پہلے دن سے ہی میری بیٹی سے نفرت کرتے تھے_اب ہو جاؤ خوش مر گئی ہے میری بیٹی_میں نہیں کر سکا اپنے بھائی کی سونپی امانت کی حفاظت_میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا ازہان قاتل ہو تم میری بچی کہ_"شبیر صاحب کی غلط بات سن کر ازہان اٹھ کھڑا ہوا_

انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصیلی انداز میں بولا_

"قاتل میں نہیں قاتل آپ ہیں ابو_نہ آپ کومل کو پنڈی آنے کے لئے بار بار فورس کرتے نہ وہ ہم سے جدا ہوتی___لیکن آپکی تو عادت ہے نہ اپنے فیصلے زبردستی دوسروں پر مصلحت کرنا دیکھ لیا انجام_ارے وہ تو پنڈی آنا ہی نہیں چاہتی تھی صرف اپنے تایا جان کی خوشی کے لئے پنڈی آرہی تھی اور دیکھو ہوگئی مجھ سے جدا_ختم ہوگیا سب ابو جیت گے آپ ہار گیا میں_"اذہان کی بات سن کر شبیر صاحب کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے_اپنا سر پکڑ کر وہی صوفے پر جا گرے_اذہان تیزی سے اپنے کمرے میں چلا گیا_

شائستہ بیگم افسوانگاہوں سے اپنے شوہر کو دیکھتے بولی_

"کچھ تو لحاظ کریں شبیر صاحب___کومل صرف آپکی بھانجی تھی مگر اذہان کی بیوی تھی اسکی کوکھ میں اسکا بچہ تھا_نومولود بچہ کھو دیا ہے میرے بیٹے نے اپنی جوان بیوی کھوئی

ہے میرے بیٹے نے __اسے تسلیاں دینے کے بجائے آپ اس پر الزام تراشی کر رہے ہیں __کیسے انسان ہیں آپ _"شائستہ انھیں آہینہ دیکھا کر سماوہ کو دیکھنے چلی گئی جسے دوائی کھلا کر زبردستی سلایا تھا_

سماوہ ماں کی گود میں سر رکھے اس حادثے کے بارے میں سوچ رہی تھی_اسے یہ بات بے چین کئے تھی کہ کومل کیسے جلی_

"امی آپکو پتا ہے کومل بھابی بالکل ٹھیک تھیں_جب ہماری کار کھائی میں گری تھی انھیں زرا سی خروش بھی نہیں آئی تھیں_میرے بہوش ہوتے وقت وہ میرے ساتھ ہی تھیں پھر کیسے وہ جل سکتی ہیں"سماوہ کے ذہن میں گردش کرتا یہ سوال اسے بے چین کیے ہوئے تھا_

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو سماوہ __؟ ہو سکتا ہے تمہارے بہوش ہونے کہ بعد اسکے ساتھ حادثہ پیش آیا ہو _ تم زیادہ اپنے ذہن میں دباؤ مت ڈالو _ بول جاؤ سب _" شائستہ بیگم کو اپنی بیٹی کی فکر لاحق تھی اک طرف بیٹا اور دوسری طرف بیٹی _

اذہان بنا ناغہ کئے ہر زور کومل کی قبر پر جاتا گھنٹوں وہاں بیٹھ کر اس سے باتیں کرتا _ چالیس دن بعد اسے واپس آیو بیہ لوٹ کر جانا تھا _

بنت حوا اذہان کے آگے پیچھے گومتی اس کے سامنے پرانی باتوں کا ذکر چھیڑ کر خود پر اسکی متوجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی _ مگر اذہان اسے کوئی رسپانس نہ دیتا _

اک سنسان علاقے میں اک چھوٹے سے گھر کہ اک تنگ سے کمرے میں خود کو قید

میں پا کر اسے شدت سے ازہان کی یاد آرہی تھی_ایسا نہیں تھا وہ کسی زنجیر یا رسی سے باندھی ہوئی تھی لیکن وہ پھر بھی قید تھی_

"کوئی ہے پلیز مجھے جانے دو جہاں سے_میرے گھر والے میرا شوہر میرے لاپتہ ہونے پر پریشان ہو رہے ہوں گے_"کومل ڈرے سہمے لہجے میں بول رہی تھی_میری مدد کے لئے پکار رہی تھی اسکی آوازیں خالی دیواروں سے ٹکرا کر واپس لوٹ آتی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ازہان کہاں ہو تم_پلیز مجھے اس قید سے آزاد کراو_"وہ دل ہی دل میں دعا گو تھی_

اچانک کمرے کا دروازہ ہلکی سی آہٹ کے ساتھ کھولا_

سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر خوف و حیرت سے اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں_

"زبیر تم____؟"اس نے چونک کر کہا_زبیر کہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بکھری_

"پہلی نظر میں پہنچان گئی مجھے_اس کا مطلب تم مجھے بھلا نہیں سکی آخر کار میری محبت سچی جو تھی_"زبیر کومل کہ کان میں سرگوشی کرتے کہا_اسکے ارادوں سے واقف کومل گھبرائی_

"مجھے جانے دو زبیر میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں_تم اک اچھے انسان ہو شریف اور اچھے گھرانے کے لڑکے ہو میری بات مان لو اور مجھے اپنی قید سے آزاد کردو تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھولوں گی_"کومل زبیر کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی_وہ جانتی تھی اگر اس نے جذباتی یا غصیلہ پن دیکھایا تو زبیر آؤٹ آف کنڑول ہو جائے گا_

"مجھ سے شادی کرلو کومل_میں بہت خوش رکھوں گا تمہیں_تم جانتی تمہیں حاصل

کرنے کے لئے کتنی جانے لینی پڑی مجھے_ اتنا بھیانک ایکسڈنٹ کروانا پڑا مجھے_ حادثے میں سب لوگ مر گئے لیکن میں نے تمہیں کچھ نہیں ہونے دیا_ تمہارا لاکٹ اتار کر اک جلی لاش کے گلے میں ڈال دیا میں_ تاکہ سب کو لگے تم مر گئی ہو اور سب کو یقین بھی ہو گیا تمہاری موت کا___ تمہارا عاشق تمہارے غم میں دیوانہ ہوا ہے اب تمہارے اور میرے درمیان کوئی نہیں آسکتا کومل_ "زبیر کی پلاننگ سن کر کومل کی آنکھیں سرخ اور کھلی کی کھلی رہ گئیں_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سماوہ میری بہن_ "کومل کو لگا سب مرنے والوں میں سماوہ بھی شامل ہے_

" گھٹیا انسان کیوں کیا تم نے ایسا میری معصوم بہن کے قاتل ہو تم کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں_ "کومل زبیر کے کالر کو اپنی نرم انگلیوں میں ڈبوچے روتے ہوئے بولی_

"بس بہت ہو گیا یہ رونا دھونا_ دو دن کا تمہارے پاس ٹائم ہے خوشی خوشی مجھ سے شادی کرنے کے لئے ہامی بھر دو ورنہ میرے پاس اور بھی بہت سے طریقے ہیں تمہیں راضی کروانے کہ_ "زبیر اسے دھمکی دیتے ہوا سے چلا گیا_

کومل کو اپنے سے زیادہ اپنے بچے کی فکر لاحق تھی_ وہ معصوم ابھی اس دنیا میں آیا بھی نہیں تھا_ ماں کے پیٹ میں ہی ہزاروں مصبیت میں مبتلا ہو گیا تھا_ کومل یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچ رہی تھی_

"زبیر میں اک کمرے میں قید رہ کر اب اکتا چکی ہوں_ پلیز مجھے اس کمرے کی قید سے ہی آزاد کر دو_ میں کہاں جاؤں گی تمہیں چھوڑ کر_ "کومل نے دکھی لہجے میں کہا_

"اچھا ٹھیک ہے تم یہاں جاؤ جا سکتی ہو صرف اس گھر میں گھر کے باہر نہیں_ "زبیر نے اسکی بات فوراً مان لی_ کومل اب اس کمرے کی قید سے آزاد تھی_ اس کہ دل میں

کچھ امید پیدا ہوئی جہاں سے آزاد ہونے کی_ کومل کی طبیعت بھی خراب رہنے لگی تھی _وہ جلد سے جلد وہاں سے بھاگ کر اپنے گھر جانا چاہتی تھی_

زبیر کومل پر اعتماد کرنے لگا تھا اسی بات کا فائدہ اٹھاتے کومل نے اسے رات وہاں سے بھاگنے کا فیصلہ کیا_ گیٹ کی چابی اس نے شام کو ہی حاصل کر لی تھی_

"اللہ اس قید سے بچنے میں میری مدد کرنا_" وہ رات کہ دو بجے چوری چپکے مین گیٹ سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئی مگر گیٹ کہ باہر موجود کتوں نے اسے دیکھ کر بھونکنا شروع کر دیا_ کتوں سے بچنے کی خاطر وہ بھاگنے لگی_ آوارہ کتے اسکے پیچھے تھے اپنی ہمت کے مطابق وہ بھاگ پر سڑک پر آ گئی_ وہ ڈرے سہمے ہوئے اپنے پیچھے آتے کتوں کو دیکھ رہی تھی جب اچانک اک گاڑی کی زرد میں آ گئی_ کار ڈرائیو کرتے انسان نے فورا بریک لگا کر کار روکی_ کار سے اک چالیس سالہ پڑھی لکھی خاتون اتری_ کومل کو خون سے نڈھال دے کر فورا اسے سہارا دے کر کار میں بیٹھایا اور بر وقت ہسپتال پہنچایا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ خود بھی اک ڈاکٹر تھی_ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ بہوش تھی_ ڈاکٹر کو جب معلوم ہوا کومل ماں بننے والی ہے اور دونوں کی جان کو خطرہ ہے_ ڈاکٹر کی کوششوں نے کومل کا بچا لیا مگر اس کہ بچے کو نہیں بچا سکے_ دماغ میں گہری چوٹ لگنے سے کومل کومے میں چلی گئی_

اس حادثے کی ذمہ دار ڈاکٹر خود کو ٹھہرا رہی تھی_ اسی ندامت سے خود کو بچانے کے لئے انھوں نے کومل کی دیکھ بھال کی ذمہ داری خود اٹھائی_

"ڈاکٹر عائشہ آپ پریشان مت ہوں پلیز انشاءاللہ وہ لڑکی جلد کومہ سے باہر آئے گی_ ہم اسکی گمشدگی کی خبر اخبار میں اشتہار کر دیتے ہیں_" ڈاکٹر ندا نے پریشانی میں ڈوبی ڈاکٹر عائشہ کی حوصلہ افزائی کرتے کہا_

"کراچی کے ہر اخبار میں کومل کی گمشدگی کا اشتہار لگایا گیا کہیں ہفتوں تک کوئی رسپانس نہ ملنے پر ڈاکٹر عائشہ نے کومل کو اپنی بیٹی بنالیا_

Come back in present ____!!

کومل اور اذہان کو بچھڑے دو سال ہوگے مگر کومل آج بھی اذہان کے دل میں زندہ تھی اسکے دل کی ڈھرکن بن کر_ راولپنڈی کی حدود میں قدم رکھتے اسکا دل تیزی سے مچلنے لگا_ پرویز سپاری کو گرفتار کرنے سے پہلے اس نے قبرستان کا رخ کیا جہاں اسکی دنیا دفن تھی اسکی خوشی دفن تھیں_ کومل کی قبر پر گلاب کے پھولوں کی چادر چڑھائی فاتحہ مانگ کر نم آنکھوں سے وہاں سے چلا گیا_

اذہان کے آنے کی مخبری پہلے ہی پرویز سپاری کو ہو چکی تھی_ راتوں رات وہ اپنی فیملی کو

لے کر وہاں سے فرار ہو گیا_ پولیس کے ریٹ کرنے پر گھر میں صرف ملازمین کو پایا گیا_ جنہیں تحقیقات کے لئے پولیس اسٹیشن لے گے_ خالدہ بی اور عنایا بھی ملازمین کی لسٹ میں شامل تھیں_

ملازمین کچھ نہیں جانتے تھے یہ بات پولیس بھی جانتی تھی مگر اپنی لاپرواہی اور غفلت کو چھپانے کے لئے ان بے گناہ ملازمین کو اپنی تشدد کا نشانہ بناتے رہے تھے_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلی بار پولیس اسٹیشن آنے پر خالدہ بی بی گھبرائی تھی اوپر سے پولیس کا رویہ انھیں مزید خوفزدہ کر رہا تھا_

"بولو بی بی کیا جانتی ہو تم ان لوگوں کے بارے میں کچھ تو معلوم ہو گا نہ کہاں گے ہیں وہ لوگ_" پولیس اسپیکٹر سخت لہجے میں خالدہ بی سے ہم کلام ہوا_

"دیکھو بیٹا میں کچھ نہیں جانتی اس بارے میں_ہم ماں بیٹی کو جانے دو_"خالدہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑے بولی_ مگر پولیس اسپیکٹر ان پر مزید برہم ہونے لگا_

"اپنی حد میں رہو اسپیکٹر___زبان کا درست استعمال کرنا شاید تم جانتے نہیں ہو_" اسپیکٹر کے روم میں انٹر ہوئے اذہان نے سخت لہجے میں کہا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پرویز پر نظر رکھنا تم لوگوں کی ذمہ داری تھی ان ملازمین کی نہیں_____دو دن پہلے ہی تمہیں اس کیس کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا تھا تاکہ تم سب اس پر نظر رکھ سکو___ کیا خاک ڈیوٹی دی ہے تم نے اسپیکٹر___اک مجرم تمہاری آنکھوں کے سامنے راتوں رات فرار ہو گیا اپنی فیملی سمیت اور تم غفلت کی نیند سوتے رہے___ان ملازمین پر روب ڈالنے کے بجائے اگر پرویز سپاری کو تلاش کرنے پر اپنا دھیان لگاؤ تو زیادہ بہتر ہے___"

اذہان کی ڈانٹ اسپیٹکر نے نظریں جھکا کر سنی_

اسے سلوٹ کرتے ہوئے جی سر کہہ کر وہاں سے چلا گیا_

اذہان کی نگاہیں ڈری سہمی عنایا پر پڑی_

'ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے آپ کی_ادھر آؤ بیٹا_"اذہان نے عنایا کو ہاتھ سے اشارہ کیے اپنے پاس آنے کا کہا_عنایا نے نفی میں سر ہلایا_اسکی معصومیت پر اذہان مسکرایا_

"آپ جا سکتی ہیں اپنے گھر خالہ___زحمت کے لئے معذرت خواہ ہوں_"اذہان نے کہا_

"ہم مسافروں کے گھر نہیں ٹھکانے ہوتے ہیں بیٹا_چار سال پہلے ہم آیوبیہ سے پنڈی آئے تھے_وہاں جہاں ملازمت کرتے ہیں وہ مالک پرویز سپاری کے تایازاد بھائی تھے _انھی کی طرح غلط راستے پر چل رہے تھے_وہاں سے بچ کر نکلے تو یہاں پھنس گئے_ میں اس معصوم بچی کو کہاں لے کر جاؤں اک بوڑھی عورت کیسے اس بچی کی حفاظت کر سکتی ہے_"خالدہ بی بی اپنے دل کی بات اذہان سے شئیر کرتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہیں آپ بابو بھائی کی بات تو نہیں کر رہی ہیں_"خالدہ بی بی کی بات سن کر اذہان کے ذہن میں بابو بھائی کا خیال آیا_اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے پوچھا_

"ہاں بابو بھائی ہی تھا_اس معصوم بچی کو بے گھر کرنے والا وہی گھٹیا انسان ہے_" خالدہ بی کے لہجے میں عنایا کے لئے ہمدردی اور بابو بھائی کے لئے نفرت تھی_

"اگر آپ چاہیں تو میرے گھر شفٹ ہو سکتی ہیں_یہ بچی بالکل مجھے اپنی بہن کی طرح عزیز ہے_"اذہان نے محبتاً کہا_

خالدہ بی کسی سوچ میں ڈوبی_وہ مجبوری کے تحت اک سخت فیصلہ لینا چاہ رہی تھیں_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھو بیٹا میں کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی مگر عنایا کو تمہارے پاس اپنی امانت کے طور پر چھوڑنے کی خواہش مند ہوں_"انھوں نے دھیمے لہجے میں کہا_عنایا اور اذہان چونک کر اسے دیکھنے لگے_

"مجھے عنایا کی بہن کا پتہ معلوم ہوا ہے میں اس سے ملنا چاہتی ہوں عنایا کو اسکی بہن کہ حوالے کرنا چاہتی ہوں_اس انجان سفر میں میں عنایا کو اپنے ساتھ لے جانے کا خطرہ

نہیں مول سکتی_جب تک میں واپس نہ لوٹ آؤں آپ اسکی حفاظت کرنا_"

خالدہ بی کی بات سن ہر عنایا کی نیلی آنکھیں نم ہوئیں_

"اماں آپ بھی مجھے چھوڑ کر چلی جائیں گی_"وہ اپنی آنکھوں میں آنسو روکے بولی_

"ہاں عنایا اسی میں تمہاری بھلائی ہے وہ جگہ تمہارے قابل نہیں ہے_میں تم سے دور ہوں گی تو کیا ہوا تمہیں اذہان جیسا اچھا بھائی مل گیا ہے جو تمہاری حفاظت بھی کرے گا_تم پریشان مت ہونا عنایا اور رونا بالکل بھی نہیں_میں تمہاری بہن کے ساتھ جلدی واپس لوٹوں گی_"خالدہ بی اسے محبتاً سمجھاتے بولی_عنایا انکے گلے لگ کر روئی_اذہان نے شفقت بھرا ہاتھ عنایا کہ سر پر رکھا_اب وہ اسکی بہن تھی_

"عنایا کے ساتھ اذہان نے اپنے گھر کا رخ کیا وہ دو سال بعد واپس گھر لوٹ رہا تھا_

کومل کے جانے کہ بعد ازہان نے اس گھر میں قدم نہیں رکھا مگر آپ عنایا کی خاطر وہ اپنے گھر جارہا تھا_

'ہم نئے گھر جارہے ہیں وہاں میری بہن ہے جو آپکی بھی بہن ہے_میرے امی ابو ہیں جو آپ کے بھی امی ابو ہوں گے اب_''کار ڈرائیو کرتا ازہان اپنے ساتھ بیٹھی عنایا کو بتاتے بولا_

وہ مسکرائی_ازہان بھائی کیا آپ بھی مجھے سب کی طرح چھوڑ دیں گے___؟

عنایا کے معصوم سوال پر ازہان نے اسکا مرجھایا چہرہ دیکھا_

اسکی باتوں سے واضح تھا وہ ٹھکانے بدل بدل کر تھک چکی تھی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں عنایا کا بھائی کبھی اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا آپ ہمیشہ اپنے بھائی کے ساتھ اسکے گھر میں رہو گی_" اذہان اسکے ذہن سے خوف نکالنا چاہ رہا تھا_ وہ حقیقت میں اسے دل سے اپنی بہن تسلیم کر چکا تھا_

عنایا کا ہاتھ تھامے اس نے گھنٹی بجائی_ اسکے دل کی ڈھرکن تیز ہوئی تھیں_ دو سال بعد اپنے گھر والوں سے ملنے جا رہا تھا_ سماوہ نے دروازہ کھولا سامنے اذہان کو پولیس وری میں دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھری_

"بھائی آپ___" اچانک اذہان کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا_

"امی امی دیکھیں بھائی آئیں ہیں_"سماوہ خوشی سے پھولیں ہی نہیں سما رہی تھی_بہن کی محبت دیکھ کر اذہان کی آنکھیں نم ہوئیں_عنایا کا ہاتھ تھامے وہ گھر میں انٹر ہوا_

شائستہ بیگم جو کب سے اپنے بیٹے کی راہ دیکھ رہی تھیں_سماوہ کی آواز پر بھاگتی ہوئی صحن میں آئیں شبیر صاحب بھی ہمراہ تھے_دونوں کی آنکھیں بیٹے کو دیکھ کر نم ہوئیں_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرا شہزادہ بیٹا_اپنی ماں کو کتنا انتظار کروایا تم نے_"وہ اسکے ماتھے پر بھوسہ دیتے بولی_

امی کہہ کر اذہان ماں کے سینے سے لگا_شبیر صاحب نم آنکھوں کے ساتھ اپنے کمرے لوٹ گے_انکی کمی انکا بیٹا کہاں محسوس کرنے والا تھا یہ ان کی غلط سوچ تھی_

"امی یہ عنایا ہے آج سے اسی گھر میں رہے گی_ میری بہن ہے اب عنایا آپ بھی اسے سماوہ جیسی اپنی بیٹی بنا لیں_ "ازہان ماں کا ہاتھ تھامے بولا_

"کتنی پیاری بچی ہے ماشاءاللہ_ "شائستہ بیگم عنایا کو دیکھتے بولی اور اسے اپنے پاس بیٹھایا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج سے میری اک نہیں دو بیٹیاں ہیں_ "وہ عنایا کہ سر پر بھوسہ دیتے بولی_ عنایا خوش ہو گئی_

ازہان کی نگاہیں شبیر صاحب کے کمرے پر جمی تھیں وہ انکے آنے کا منتظر تھا_

"تمہارے ابو بہت بیمار رہنے لگے ہیں ازہان____ تمہاری اور کومل کی جدائی نے

انھیں ہلا کر رکھ دیا ہے_اک بار ان سے مل آؤ_بھول جاؤ سب پرانی باتیں_"شائستہ اسے سمجھاتے بولی_ازہان اپنی ضد چھوڑ کر باپ کے کمرے کی طرف بڑھا_

دروازے پر دستک دے کر کمرے میں انٹر ہوا_

"ابو___"ازہان کے لبوں سے ابو لفظ سن کر انھوں نے سختی سے اپنی نم انھیں پونچھی_ ان میں بیٹے کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی_وہ پیٹھ کیے کھڑے تھے_

"آپ ابھی تک مجھ سے ناراض ہیں ابو____؟کومل جتنی آپکو عزیز تھی اتنی مجھے بھی عزیز تھی_اسکے بچھڑنے کا غم مجھے بھی ہے_آپ نے یہ کیسے سوچ لیا میں اسکا قاتل ہوں___"ازہان پرانی باتوں کا ذکر چھیڑ کر اپنے اور شبیر صاحب کے درمیان فاصلے کو ختم کرنا چاہ رہا تھا_اسے نہیں تھا آج آخری بار وہ دونوں باپ بیٹے کب اک ساتھ بیٹھے تھے،کب اک دوسرے کو گلے سے لگایا تھا_

"مجھے معاف کر دو بیٹا__ میری وجہ سے ہمیشہ تمہیں اپنی غزیز رشتوں کو چھوڑنا پڑا_ میں نے ہمیشہ اپنے فیصلے تم پر مصلحت کیے ہیں_ مجھے افسوس ہے میری ضد کی وجہ سے تم نے اپنی بیوی اور بچے کو کھو دیا_ "کومل کی موت کا ذکر آتے ہی شبیر صاحب رونے لگے_ اذہان نے جٹ سے انھیں اپنے سینے سے لگا یا_

"اس میں آپکا کوئی قصور نہیں ابو__ کومل اپنی اتنی ہی زندگی لکھوا کر آئی تھی_ زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے_ ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے_ "وہ باپ کو تسلی دیتے بولا_ اک دوسرے کہ گلے لگ کر رونے سے دونوں ہی ہلکا محسوس کر رہے تھے_ باپ بیٹے کو اک ساتھ دیکھ کر شائستہ بیگم بے حد خوش ہوئیں_ آخر کار انکی برسوں سے مانگی دعا قبول ہوئی باپ بیٹے کو اک ساتھ دیکھنے کی_

وہ کیس حل ہونے بعد اذہان کا تبادلہ دوبارہ راولپنڈی ہو گیا_ وہ اسپیٹکر سے ڈی ایس

پی بن گیا_عنایا بھی خوش اور مطمئن تھی اسکی مکمل فیملی ہو گئی تھی_

آج مشاہم کی سالگرہ تھی_چار سالوں سے وہ اپنے شازم کے بنا اپنی سالگرہ منا رہی تھی
_

سرخ لباس میں ملبوس، ہلکا سا میک اپ کیے، اپنے سیاہ لمبے بالوں کو کھولے وہ کافی دلچسپ لگ رہی تھی_مگر اسکے چہرے پر بکھرے اداسی کے بادلوں نے اسے مرجھا دیا تھا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازم کل شام سے اسکی کال پک نہیں کر رہا تھا بس اسی وجہ سے وہ پریشان تھی_

آپی مجھے بھی یہ سرخ لپ سٹک لگائیں نہ مجھے سرخ رنگ بہت پسند ہے_"مشاہم کے پاس کھڑی عنایا سرخ لپ سٹک کی فرمائش کرتے بولی_

مشاہم کو عنایا کی موجودگی سے اک عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہوتی اسکی نیلی چمکتی آنکھوں میں اسے شازم کا عکس دیکھائی دیتا_

"بچی ہو تو بچی ہی رہو چودہ سال کی بچیوں پر سرخیاں نہیں جچتی_ جب اٹھارہ برس کی ہو جاؤ گی پھر یہ سب فیشن کرنا_" مشاہم نے سخت اور اکھڑے لہجے میں کہا_ اس گھر میں اک مشاہم ہی تھی جو عنایا کو اک آنکھ پسند نہیں کرتی تھی ورنہ وہ سب کی جان تھی_

مشاہم کا اکھڑے لہجہ ہمیشہ اسے ڈس ہارٹ کرتا_ وہ خاموشی سے اسکے کمرے سے نکل کر اپنے پوشن میں چلی آئی اور منہ پھولا کر اذہان کے کمرے میں بیٹھ گئی_

"ارے کیا ہوا میری ننھی پری کو کیوں اداس لگ رہی ہے_" کمرے میں انٹر ہوا اذہان

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چہرے پر بارہ بجائے عنایا کو دیکھ کر بولا_ وہ جب بھی اداس ہوتی اذہان کے کمرے میں خود کو قید کر لیتی_ اذہان سب سے زیادہ اس سے محبت اور اسکا خیال رکھتا تھا_ عنایا کی ہر بات کو اپنا حکم سمجھتا تھا_ اذہان کے لاڈ پیار نے اسے بہت ضدی بنا دیا تھا_

"مشاہم آپی مجھے ہمیشہ ڈانٹی رہتی ہیں وہ بھی بلاوجہ___ میں جب بھی ان کی طرف دیکھتی ہوں وہ مجھ سے نظریں چرا لیتی ہیں_ کہتی ہیں انھیں میری آنکھوں میں اپنے شازم کا عکس دیکھائی دیتا ہے_ آج بھی بلاوجہ انھوں نے مجھے ڈانٹ دیا_ صرف لپ سٹک لگانے کا کہا میں نے انھیں اور وہ خفا ہو گئی_ "عنایا گردن جھکائے اس سب شکایت لگاتے بولی_ وہ چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی ذکر اذہان سے لازما کرتی_

عنایا کے لئے مشاہم کا یہ رویہ اذہان کو الجھا رہا تھا_ وہ نہ چاہ کر بھی مشاہم کی سوچوں میں ڈوب جاتا_ آخر اسے عنایا کی آنکھوں میں ہی کیوں اپنے منگیتر کا عکس دیکھائی دیتا

ہے_

"میری بہن خوبصورت ہی اتنی ہے اسے میک اپ کی کیا ضرورت ہے_اور ویسے بھی آپ سماوہ آپی سے کہہ دیتی وہ آپکو لپ سٹک لگا دیتی اتنی چھوٹی سے بات کے لئے کسی غیر کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے میری بہن کو_"اذہان عنایا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اسے پیار سے سمجھاتے بولا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ لپ سٹک کلر صرف مشاہم آپی کے پاس ہے نہ بھائی_"عنایا چہرہ لٹکائے اسے دیکھتے بولی_اذہان مسکرایا_

"ٹھیک ہے پھر کل ہی دونوں بہن بھائی مارکیٹ جائیں گے اور تمہاری پسند کی لپ سٹک خریدیں گے_"

"سچ میں بھائی آپ بہت اچھے ہو_ "لپ سٹک کا نام سن کر عنایا خوشی سے ازہان کے سینے سے لگے بولی_ مگر اسے قرار ابھی بھی نہیں مل رہا تھا_ چہرہ ابھی بھی لٹکائے ہوئے تھی_

"اب تو اپنا چہرہ ٹھیک کر دو عنایا_ "اذہان نے کہا_

"بھائی مجھے ابھی وہ لپ سٹک چاہیے_ مشاہم آپی کی سالگرہ میں میں وہی لپ سٹک پہن کر جاؤں گی تبی مجھے اچھا لگے گا_ "اس نے اک اور فرمائش کی_ اپنی صدی کہاں چھوڑنے والی تھی وہ مشاہم کے مقابل کھوئے ہوئے وہ اسے جلانے کی خواہش مند تھی

_

"اچھا جی ابھی ہی چلتے ہیں ہم_ "اسکا ہاتھ پکڑے اذہان اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں مار کیٹ چلے گے_

"عنایا اپنی پسند کی شاپنگ کر رہی تھی_ دو گھنٹوں سے وہ سرخ لپ سٹک تلاش کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی_

"بھائی دیکھو نہ مجھے سرخ لپ سٹک نہیں مل رہی_" وہ منہ پھولائے بولی_

"ارے یار یہ سب بھی تو سرخ لپ سٹک ہی تو ہیں ان میں سے کوئی لے لو_" اپنے آپ سامنے ڈھیر لگی سرخ لپ سٹک ہاتھ میں اٹھاتے اذہان نے کہا_

"نہیں بھائی یہ مختلف شیڈ ہیں مجھے اصلی سرخ رنگ چاہیے_" وہ سرخیوں کو اپنے سامنے سے ہٹاتے بولی_

اچھا چلو کسی اور شاپ پر چلتے ہیں_ اذہان کے کہنے پر وہ دوسری شاپ گے_ جہاں عنایا

کو اسکی پسند کی لپ سٹک مل ہی گئی مگر بد قسمتی سے وہ پہلے ہی کسی اور نے خرید لی تھی_

"سوری سر اس لپ سٹک کو پہلے ہی کوئی اور خرید چکا ہے payment بھی ہو چکی ہے اس لئے آپ کوئی اور خرید لیں_" دوکان نے معذرت کرتے کہا_

"آپ مجھ سے ڈبل payment لے لیں مگر یہ لپ سٹک مجھے چاہیے_" اذہان اپنے والٹ سے ہزار ہزار کے دو نوٹ نکالتے بولا_

ڈبل پیسے دیکھ کر بھی دوکان نہ مانا_

"سر آپ ایسا کریں ان بھائی صاحب سے بات کر لیں اگر وہ مان جاتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" دوکان دار نے تھوڑا فاصلے پر کھڑے اک لڑکے کی طرف اشارہ کرتے کہا_

"اوکے_"اذہان اس لڑکے کی طرف بڑھا جو اسکی طرف بیک سا ہیڈ کھڑا تھا_

"ایسکیوزمی سر_"ازہان شازم کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے اپنی طرف متوجہ کرتے بولا_شازم اسکی طرف مڑتے بولا_

"جی کہیں_"

"مجھے آپ سے اک فیور چاہیے_اگر آپ برا نہ مانے تو کیا آپ مجھے یہ لپ سٹک دے سکتے ہیں_اصل میں میری بہن کب سے اس لپ سٹک کی تلاش میں ہے بالآخر آج اسکی تلاش ختم ہوئی مگر بدقسمتی سے آپ اسے پہلے ہی خرید چکے ہیں_"اذہان نرم لہجے میں اس سے گفتگو ہوا_شازم نے اکھڑے لہجے میں اسے جواب دیتے انکار کر دیا_

"سوری میں ایسا نہیں کر سکتا یہ لپ سٹک میں نے اپنی منگیتر کے لئے بطور تحفہ لی ہے_ آپ ابھی بہن کے لئے کچھ اور پسند کر لیں_" شازم کے اکھڑے لہجے پر اذہان خاموش رہا دوبارہ نرم لہجے میں اسے منانے کی کوشش کرنے لگا مگر شازم کا لہجہ انتہائی برا اور قابل برداشت تھا_ ان دونوں کے درمیان ٹوٹو مین مین ہونے لگی_ ازہان کی بلند غصے دار آواز سن کر شاپنگ کرتی عنایا بھاگتی ہوئی اذہان کے پاس آ کھڑی ہوئی_ ان دونوں کو سرخی پر لڑتا دیکھ کر وہ گھبرائی_

"بھائی جانے دیں مجھے نہیں چاہیے لپ سٹک_" وہ ازہان کا بازو تھامے گھبرائے بولی_ عنایا کی آواز سن کر اذہان سے بحث کرتا شازم عنایا کو پہلی نظر دیکھ کر سب کچھ بھول گیا_ اسکی نیلی چمکتی آنکھیں شازم کو اپنی طرف چھنچنے لگی_

عنایا کو دیکھ کر اسے آیوبیہ کی عنایا کی شدت سے یاد آئی_شازم کی آنکھوں کے سامنے ننھی عنایا کا چہرہ گھومنے لگا_جسے بامشکل اسے کوئی اک یا دو بار دیکھا تھا مگر اسکا چہرہ اسکا کے حواس میں سوار ہو چکا تھا_

"رکھیں پاس آپ اپنی لپ سٹک ہمیں نہیں چاہیے_ازہان کے ہاتھ سے لپ سٹک لے کر عنایا نے شازم کے منہ پر ماری اسکے چہرے سے ٹھکرا کر زمین پر گری اور ٹوٹ گئی_عنایا ازہان کا ہاتھ تھامے وہاں سے چلی گئی_شازم اسے دیکھتا رہ گیا_

"کیا ضرورت تھی بھائی آپکو اس جاہل لڑکے سے بات کرنے کی_اک لپ سٹک ہی تو تھی جانے دیتے ویسے بھی میں اسے پہلے ہی استعمال کر چکی ہوں دیکھیں میرے ہونٹوں کی طرف_"عنایا نے شوق لہجے میں کہا_

کار ڈرائیو کرتا ازہان اسکی طرف دیکھ کر مسکرانے بولا_

"چلو اچھا ہے میری بہن اب مشاہم کو منہ توڑ جواب تو دے سکے گی نہ_"

"جی بھائی_"عنایا نے غرور لہجے سے کہا_

مشاہم کی سالگرہ پارٹی میں سبھی شریک ہوئے سوائے ازہان کے وہ اپنے کمرے میں بیٹھا کومل کی یادوں میں مشغول تھا موقع خان فائدہ اٹھاتی کمرے میں انٹر ہوئی بنت حوا آہستگی سے گفتگو ہوئی_

"تم اسے اب بھول کیوں نہیں جاتے ہو ازہان___؟اس سے بچھڑے تمھیں زمانہ بیت گیا ہے مگر آج بھی تم اسکی جدائی کا روگ اپنے دل میں بسائے بیٹھے ہو___"

"وہ مجھ سے کبھی بچھڑی ہی نہیں ہے بنت حوا___قبر میں دفن ہونے سے تعلق ختم نہیں ہو جاتے___کومل کا صرف جسم مٹی تلے دفن ہوا ہے اسکی روح آج بھی مجھ میں بسی ہوئی ہے اور ہمیشہ بسی رہے گی_"کتاب پر نظریں جمائے اذہان نے کہا_

"میں تمہارے پاؤں پڑھتی ہوں اذہان مٹا ڈالو کومل کے عشق کا جنون___میں آج بھی تم سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں جتنی دو سال پہلے کیا کرتی تھی_میں مر جاؤں گی تمہارے بغیر ازہان اپنالو مجھے___میرا تن بن تمہارے عشق کی آگ میں جل رہا ہے اس آگ کو اپنی محبت کی شدت سے بجھا دو اپنالو مجھے_"

اذہان کے قدموں میں بیٹھی بنت حوا اسکی دونوں ٹانگوں کو مضبوطی سے جکڑے اپنی محبت کی بھیگ مانگ رہی تھی_اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں اسکی پتلون کو بھگو رہے تھے_

مجھے شرمندہ مت کرو بنت حوا میں تمہارے ساتھ کسی بھی قسم کی زیادتی نہیں کر سکتا_ تم اک اچھی لڑکی ہو کوئی بھی بہتر لڑکا تمہیں مل جائے گا_ بھول جاؤ مجھے_" اسے سہارا دیتا اذہان اسے اپنے قدموں سے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کرتے بولا_

"مجھے صرف تم چاہیے اذہان کوئی دوسرا نہیں_ تا عمر تمہارا انتظار کرتے گزار دی ہے میں نے اور تم مجھے کہہ رہے ہو کوئی بھی اچھا لڑکا مل جائے گا مجھے____ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم میرے ساتھ_" اذہان کو اسکے کالر سے اپنے دونوں ہاتھوں سے ڈبوچے بنت حوا چیخ کر بولی_

ازہان اپنا کلر چھڑواتے بنا جواب دیئے وہاں سے چلا گیا اسکی دیوانگی اسکی محبت کومل کی وفا کے سامنے ہار چکی تھی_ کومل کو ازہان کی زندگی سے نکال کر بھی اسے حاصل کرنے میں ناکام ہو رہی تھی_

رات کے دس بجے مشاہم کچن میں برتن دھو رہی تھی_رات کا کام وہ رات میں نمٹا کر سوتی تھی_ازہان چھت پر چہل قدمی کر رہا تھا_مشاہم کو کسی بھاری قدموں کی آہٹ سنائی دی_اسکے برتن دھوتے ہاتھ رو کے_

"کون ہے____؟"کچن سے باہر آتے وہ جہاں وہاں نظریں دوڑاتے بولی_صحن کی لاہٹ آف تھی اندھیرا ہونے کے باعث کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شاید بلی ہوگی_"کسی کو نہ پاکر وہ اندازن بولی وہ دوبارہ کچن کا رخ کیا_اچانک خود کو کسی کی گرفت میں محسوس کرتے زوردار چینخی_اسے خاموش کروانے کے لئے شازم اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھے بولا_

"شش چینخو مت مشاہم میں ہوں شازم_"شازم نے دھیمے لہجے میں کہا_اس کی

آنکھیں حیرت انگیز سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں_

مشاہم کی چینخ کی آواز سن کر اذہان دوڑتا ہوا نیچھے آیا_ صحن میں چلتا منظر دیکھ کر اسکی آنکھوں کے سامنے کومل اور زبیر کا وہ پرانا لمحہ گزرا_ وہ دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں ہی کھوئے تھے جب اذہان شازم کو مشاہم سے الگ کرتے اس پر ٹوٹ پڑا

_

"ارے چھوڑو اذہان یہ شازم ہے میرا منگیتر_" مشاہم نے بروقت دونوں کے درمیان شروع ہونے والی لڑائی کو روک دیا_"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تیوں بھی شور شرابا کی آواز سے اٹھے اور باہر آئے_ مشاہم نے فورا صحن کی لائٹ آن کی_ روشنی میں اک دوسرے کا چہرہ دیکھ کر اذہان اور شازم حیران رہ گے_

"تم____" دونوں نے اک ساتھ کہا_

"ارے شازم تم کب آئے_"عدنان صاحب نے مسکراتے پوچھا_

"میرا بیٹا_"عمرین بیگم نے آگے بڑھ کر فوراً شازم کو اپنے سینے سے لگایا_اذہان پیچھے چلا آیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شازم آنے سے پہلے بتا دیتے میں تمہیں لینے آجاتا_سرپرائز دے کر تم نے ہمیں چونکا ہی دیا_"عدنان صاحب نے کہا_

شازم کے سرپرائز نے سبھی کو حیران کر دیا تھا_سبھی بہت خوش تھے_

"بس ماموں آپ تو جانتے ہیں کورونا کی وجہ سے بہت سی فاویمیتلی پوری کرنی پڑتی ہیں میں نے سوچا سرپرائز ہی دے دوں آپ سب کو_"

"اچھا چلو بہت رات ہو گئی ہے اب تم تھوڑا آرام کر لو صبح تفصیل سے بات ہوتی ہے_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشاہم کا دل شازم سے باتیں کرنے کے لئے مچل رہا تھا اتنے سالوں بعد اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر وہ اس کے چہرے سے نظریں ہی نہیں ہٹا پا رہی تھی_

کچھ دن بعد_______!!!!

شازم کا ٹیچر بننے کا خواب بھی پورا کو چکا تھا وہ اک اچھے سکول میں ٹیچر کی جاب کر رہا تھا _کچھ ماہ بعد وہ یونیورسٹی میں پروفیسر بننے والا تھا_ عدنان صاحب اب بیٹی کے فرائض سرانجام دے دینا چاہتے تھے مگر عمرین اور شازم اس معاملے میں بالکل ٹھنڈے پڑے تھے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنایا چھت پر ٹہل ٹہل کر پڑھائی کر رہی تھی_ جب شازم دبے پاؤں اسکے پاس آ کھڑا ہوا_

شازم کا وجود عنایا کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا_

"میں کچھ مدد کر دوں آپکی____؟" عنایا سے بات کرنے کا اسکے پاس صرف اک ہی

بہانہ ملا اسے وہ تھا پڑھائی کے سلسلے میں بات کرنا_

____ no thanks "مجھے نہیں چاہیے آپکی کوئی بھی مدد_"

وہ ناک پر غصہ سجائے بولی_

"میں جانتا ہوں ہماری پہلی ملاقات اچھی نہیں ہوئی اسکا مطلب یہ تو نہیں میں اک برا انسان ہوں_"انکی پہلی ملاقات کا اثر اب بھی قائم تھا_

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑھتا آپ اچھے انسان ہو یا برے انسان_"وہ اس سے نظریں چرائے بولی_

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے عنایا جیسے میں تمہیں صدیوں سے جانتا ہوں ___ تمہاری آنکھیں جب بھی دیکھتا ہوں مجھے ایسا لگتا ہے میں انھیں پہلے بھی کہیں بار دیکھ چکا ہوں _ تمہاری آنکھیں مجھے کسی کی یاد دلاتی ہیں_" شازم اپنے دل کی بات اپنے ہونٹوں پر لاتے بولا_ وہ اس بات سے انجان تھا آیو بیہ والی عنایا ہی یہ عنایا ہے_

"مسئلہ کیا ہے آپ دونوں کے ساتھ ____ ؟ کیوں آپ دونوں کو میری آنکھوں میں اپنے عکس دیکھائی دیتے ہیں ___ مشاہم باجی کم تھیں جو آپ بھی انکے ساتھ شامل ہو گے ___ میں نہیں جانتی آپ دونوں کو بخش دیں مجھے_" عنایا پھٹ کر بولی اور وہاں سے چلی گئی_

"مشاہم _______ ؟ مشاہم کو عنایا کی آنکھوں میں کس کا عکس دیکھائی دیتا ہے_"

شازم تھوڑا چونکا_

عنایا جس سکول میں پڑھتی تھی شازم نے بھی اسی سکول میں ٹیچنگ کے لئے جوائن کیا_ دونوں کا زور آمنا سامنا ہوتا_ عنایا کا شازم کو نظر انداز کرنا اسے تکلیف دیتا تھا_

اذہان عنایا کو پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا_ سکول آف ہونے کے بعد عنایا کافی دیر اذہان کا انتظار کرتی رہی اس کے نہ آنے پر وہ اکیلے ہی چل پڑی_

"تم اکیلے کیوں جا رہی ہو عنایا_ آؤ بائیک پر بیٹھ جاؤ_ "شازم اسکے سامنے بائیک روکے بولا_

"مجھے گھر کا راستہ معلوم ہے میں اکیلی جا سکتی ہوں___ ہٹیں میرے راستے سے_" عنایا دوسری جانب سے چلتے اکھڑے لہجے میں بولی_

"تم ہمیشہ میرے ساتھ اکھڑے لہجے میں بات کیوں کرتی ہو عنایا___آخر اتنی نفرت کی وجہ کیا ہے_"عنایا جتنا شازم سے دور بھاگتی وہ اتنا ہی اسکی طرف متوجہ ہوتا_

"اک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر مجھ سے بات کرو عنایا_"اپنی بائیک سے اتر کر شازم عنایا کے ساتھ چلتے بولا_

"اذہان بھائی_"سامنے سے آتی اذہان کی گاڑی دیکھ کر عنایا خوشی سے بولی_شازم کے قدم وہی روکے البتہ عنایا کے قدم تیز ہوئے_عنایا کار میں بیٹھی_اذہان کی نظریں سامنے کھڑے شازم پر روکی_عنایا کے ساتھ شازم کی موجودگی پر وہ عنایا سے سوال گو ہوا_

"یہ شازم یہاں کیا کر رہا ہے اور تم اتنا گھبرائی کیوں ہو___"

"مشاہم باجی کا منگیتر مجھے زرا اچھا نہیں لگتا بھائی___وہ۔ہمیشہ مجھے تنگ کرتا ہے_"

عنایا چہرے پر بارہ بجائے بولی_

"کیا مطلب تنگ کرتا ہے_"اذہان نے غصے سے پوچھا_

"انھیں بھی لگتا ہے وہ مجھ سے پہلے بھی مل چکے ہیں جب دیکھو میری آنکھوں کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں_"

"واہٹ______؟ گھٹیا انسان میں منہ توڑ دوں گا اس کا_اپنی اور تمہاری عمر کا لحاظ تک بھول گیا ہے_"اذہان اپنے چہرے پر ناگوار اثرات مرتب کیے بولا_غصے سے اسکا چہرہ لال ہوا_

"تم اس سے دور رہنا عنایا___کوئی ضرورت نہیں اس سے بات کرنے کی اور اگر اس نے دوبارہ تم سے کوئی ایسی ویسی بات کی تم سیدھا مجھے بتانا پھر میں اسے اچھے سے سیدھا کروں گا_کارستاٹ کرتے اذہان نے غصیلی کیفیت سے کہا_

"شازم اب ذمہ دار انسان ہو گیا ہے اسے جاب بھی مل گئی ہے اب ہمیں ان دونوں کی شادی کر دینی چاہیے_میں جلد از جلد اپنے فرائض سر انجام دے دینا چاہتا ہوں_"

عدنان صاحب نے خود ہی پہل کر دی_

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے عدنان اس مہینے کی کوئی بھی آخری تاریخ مقرر کر لیتے ہیں_"عمرین نے فوراً شادی کے لئے ہاں کر دی_

گھر میں خوشیوں کا سماں تھا_مشاہم بے تحاشا خوش تھی_اسکے گالوں کی لالی اسکی خوشی کی گواہ تھی_البتہ شازم کچھ اداس اداس تھا_

عمرین بیگم گھر پر تنہا تھیں_شازم کچھ دنوں سے ماں سے اکیلے میں بات کرنے کا خواہش مند تھا_

"امی میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا____میں پہلے سیٹل ہونا چاہتا ہوں اپنا گھر لینا

چاہتا ہوں پھر شادی کی ذمہ داری اٹھانا چاہتا ہوں_"شازم کی بات سن پر پیاز کاٹتی عمرین کے ہاتھ روکے_

"میں یہ بات نوٹ کر رہی ہوں تمہارا رویہ کچھ بدلہ بدلہ سا ہے شازم____؟آخر کیا چاہتے ہو تم____اگر تم اس رشتے سے بھاگنے کی سوچ رہے ہو تو ایسا سوچنا بھی مت__وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے اس بھائی کی بیٹی جس نے ہمیشہ اچھے برے وقت میں میرا ساتھ دیا___شادی کی تاریخ پکی کر دی ہے میں نے اب کوئی تماشا مت بنانا_"عمرین شازم کے ارادے پہلے ہی بھانپ چکی تھی_اس لئے اسے وارننگ دیتے بولی_

"امی میں آپکو کیسے سمجھاؤں میں کس الجھن میں الجھا ہوا ہوں_"شازم آنکھیں

مونذیں دل میں بولا_

"عنایا سے محبت ہونے لگی ہے مجھے____میں مانتا ہوں وہ مجھ سے کم عمر ہے مگر محبت عمر کی قید نہیں دیکھتی____مشاہم کا اور میرا ساتھ بچپن کا ہے مگر عنایا سے جڑا کچھ دن کا تعلق مجھے ہر پرانے رشتے سے زیادہ عزیز ہے___زندگی میں سب کچھ حاصل کیا ہے میں نے___مگر عنایا کے معاملے میں خود کو بے بس پا رہا ہوں___کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے_اللہ اپنے بندوں کو ہمیشہ اسکی پسندیدہ چیز سے ہی آزماتا ہے___"اسلام آباد کی سنسان اور اداس سڑکوں پر وہ مسلسل چار گھنٹوں سے بلاوجہ بے مقصد کار ڈرائیو کر رہا تھا_

اک ہفتہ بعد وہ مشاہم کے ساتھ نکاح کے بندھن میں بندھنے والا تھا مگر عنایا کے

ساتھ وہ عشق کے بندھن میں بند چکا تھا_

رات کے پہر جب وہ واپس گھر لوٹا سامنے عنایا کو صحن میں چہل قدمی کرتے پایا_نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے قدم خود بخود عنایا کی طرف بڑھے_

"عنایا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے اک بار میری بات سن لو_"شازم کی غم زدہ آواز سن کر عنایا نے پلٹ کر اپنے سامنے کھڑے شازم کو دیکھا_

"جی کہیں کیا بات کرنی ہے آپکو_"اس نے نارمل لہجے میں کہا_

"مجھے محبت ہونے لگی ہے تم سے عنایا______یا یوں کہہ لوں میری زندگی بن گئی ہو تم

____تمہارے بنا میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا___مجھے اپنا لو عنایا میری بن جاؤ،

اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے کر میرے نامکمل وجود کو مکمل کر دو_"عنایا کی محبت

میں تڑپتے شازم نے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر عنایا کے سامنے اپنی محبت کا قرار

کیا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنایا کی آنکھیں حیرت و انگیز سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں_

"شرم نہیں آتی آپکو________اپنی عمر اور میری عمر کا فرق بھول گے ہیں آپ_کچھ

تو شرم کریں اک لڑکی آپ کے نام کی منہدی لگائے بیٹھی ہے اور آپ کسی اور لڑکی

سے عاشقیاں لگاتے پھر رہیں ہیں_جو شخص اپنی بچپن کی منگیتر سے وفا نہیں کر سکا وہ

میرا ساتھ کیا نبھائے گا_"عنایا نے نفرتا لہجے سے شازم کی محبتہ جذبات کا جواب دیا_

شازم کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے_محبت میں ٹھوکر کھا کر انسان مشکل

سے سنبھلتا ہے_اپنا جواب دہ کر عنایا اپنے کمرے میں چلی آئی_شازم وہی گھٹنوں کے

بل صدمے میں بیٹھا رہا

خالو جان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے_"بنت حوا اک ہارے تھکے انسان کی طرح کتاب پڑھتے شبیر صاحب کے سامنے آ کھڑی ہوئی_بنت حوا کی بھاری آواز سن کر شبیر صاحب نے نظریں کتاب سے ہٹا کر سامنے کھڑی بنت حوا پر ڈالی_اس کا روتا سرخ چہرہ دیکھ کر وہ پریشان ہوئے_

"کیا بات ہے بیٹی تو روئی ہو کیا________؟"

"میری قسمت میں رونا اسی دن لکھ دیا گیا تھا خالو جس دن میری محبت چھین کر آپ نے اپنی بھتیجی کی جولی میں ڈال دی تھی_اذہان مجھ سے اور میں ازہان سے محبت کرتی تھی مگر آپ کے فیصلے نے ہم دونوں کو جدا کر دیا تھا_اتناسب ہونے کے باوجود میں خاموش رہی_کومل کو ازہان سے بچھڑے زمانہ بیت گیا ہے اب تو مجھے میری خوشیاں واپس لوٹا دیں_میری اذہان سے شادی کروا دیں خالو اک آپ ہی ہیں جو میرے ازہان

کو دوبارہ مجھے واپس لوٹا سکتے ہیں_"اذہان کی محبت میں تڑپتی بنت حوا عشق کے ہاتھوں مجبور ہوئے شبیر صاحب کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلائے اپنی خوشیوں کی بھیک مانگ رہی تھی_

بنت حوا کو اس طرح روتا اور بے بس دیکھ کر شبیر کے چہرے پر حیران کن اثرات مرتب ہوئے_انھوں نے اپنا کانپتا ہاتھ بنت حوا کے سر پر رکھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم پریشان نہ ہو بیٹی میں اس بارے میں بات کرتا ہوں اذہان اور شاہستہ سے_"وہ اس وقت اسے صرف دلاسہ ہی دے سکتے تھے_

"شاہستہ میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہم اذہان اور بنت حوا کی شادی کروادیں_"بستر پر

لیٹے چھت کو ٹکتے شبیر صاحب کچھ گہرائی سے سوچتے ہوئے بولے _ تسبیح پڑھتی شاہستہ بیگم نے چونک کر شبیر صاحب کو دیکھا_

"بنت حوا اور اذہان کی شادی ________؟ اذہان کبھی بھی نہیں مانے گا اس شادی کے لئے اس کے دل میں آج بھی کومل بستی ہے وہ اپنے بچے اور کومل کی جدائی کا صدمہ کبھی نہیں بھلا سکے گا_" شاہستہ بیگم نے کہا_

"تم اک بار اسے منانے کی کوشش تو کرو شاہستہ____ اسے سمجھاو مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا_" شبیر صاحب اٹھ کر بیٹھے ہوئے بولے_

"بنت حوا اسے بہت پسند کرتی ہے اور کبھی اذہان بھی اسے پسند کیا کرتا تھا تو پھر اک بار

بات کرنے میں کیا ہرج ہے_"شبیر صاحب شاہستہ بیگم پر دباؤ ڈالتے بولے_بنت حوا کا روتا ہوا چہرہ ابھی تک انکی آنکھوں کے سامنے گردش کر رہا تھا_

"اچھا میں موقع ملتے ہی اذہان سے بات کروں گی_"انھوں نے کہا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جب سے ہمارے نکاح کی تاریخ مقرر ہوئی ہے تم کچھ مرجھائے مرجھائے سے لگ رہے ہو سب ٹھیک ہے نہ_"ہاتھ میں دو چائے کے کپ اٹھائے اک کپ شازم کی طرف بڑھاتی مشاہم نے پوچھا_

"کچھ نہیں بس یوں ہی دل اداس سا رہتا ہے_"شازم نے مختصر اجواب دیا_

"اس خوشی کے موقع پر بھی تمہارا دل اداس ہے شازم_____؟ایسا کیوں لگ رہا ہے مجھے تم اس نکاح سے خوش نہیں ہو_"مشاہم اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مشاہم آپی آپکو سماوہ آپی بلا رہی ہیں آپ نے جو کپڑوں کا آرڈر کیا تھا_____"تیز رفتار سے آتی عنایا پانی کے پائپ سے ٹکرا کر شازم سے ٹکراتے اسکی بازوں میں جھولی
_

"دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا اندھی ہو گیا_"عنایا کو اسکی بازو سے پکڑ کر بے دردی سے اپنی طرف کھینچتی مشاہم نے غصے سے کہا_

"میں جان بوجھ کر نہیں ٹکرائی آپی_"عنایا اپنی نیلی آنکھوں میں آنسو روکے بولی_

"یہ کیا بدتمیزی ہے مشاہم_"شازم اسکے رویے پر حیرانگی سے بولا_

"دور رہا کرو تم مجھ سے اور شازم سے_"مشاہم عنایا کی آنکھوں میں دیکھتی نفرتا بولی_اس کا یہ رویہ عنایا کو تکلیف دہ رہا تھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بازو چھوڑوں عنایا کا مشاہم_"شازم نے ڈانٹ بسیتے کہا_اور عنایا کی بازو پر اپنا ہاتھ رکھا جہاں مشاہم کی گرفت پہلے ہی موجود تھی_

"چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں آپ دونوں_"وہ دونوں ہی اسے اذیت پہنچا رہے تھے_

"کیا ہو رہا ہے یہ_____" اپنی بہن کو ان دونوں کے درمیان پھنستا دیکھ کر ازہان چلا کر بولا_

"تم دونوں عنایا سے دور ہی رہو تو بہتر رہے گا_ مسئلہ کیا ہے آخر تم دونوں کے ساتھ_ __اب اگر دوبارہ تم دونوں کی وجہ سے میری بہن کی آنکھوں میں آنسو آئے تو اچھا نہیں ہو گا تم دونوں کے لئے_ اپنے مسئلے آپس میں ہی سمجھاو تو بہتر رہے گا_" ازہان اپنی انگلی سے ان دونوں کو وان کرتے بولا اور عنایا کا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ لے گیا_

"باتیں تو ایسے کرتا ہے جیسے سگی بہن ہو اسکی پتا نہیں کس گلی کے کوڑے کے ڈھیر سے اٹھا کر لایا ہے اسے_ اور نخرے ایسے دیکھاتی جیسے کسی ملک کی شہزادی ہو_"

مشاہم کے تلخیاں الفاظ سن کر عنایا اور اذہان کے قدم سیڑھیوں پر رو کے_ عنایا کے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہوئی اس نے سختی سے اپنی آنسو سے بہتی آنکھیں بند کی_ اذہان کا ہاتھ چھڑوا کر وہ تیز قدموں سے سیڑھیوں سے اترنے لگی_

"روکو عنایا_ "اذہان نے بلند آواز میں کہا_ مشاہم کو جواب دینے کے لئے وہ دوبارہ پلٹا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کسی پر انگلی اٹھانے سے پہلے اک بار اپنا ماضی ضرور یاد کر لینا چاہیے_ تم بھی اپنا ماضی یاد کرو شاید بھول چکی ہو امید ہے اپنا ماضی یاد آنے کے بعد تمہیں عنایا کے ماضی کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی_ "اپنا غصہ ضبط کرتے اذہان

طنزیہ انداز میں کہتے وہاں سے چلا گیا_

مشاہم کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوما جب گنڈے سرے عام اسکی عزت پامال کرنے والے تھے_

"یہ کیا کہہ کر گیا ہے____؟ایسا کیا چھپا ہے تمہارے ماضی میں جس کی وجہ سے یہ اس لہجے میں بات کر کہ گیا ہے_"شازم سخت لہجے میں اسکے سے سوال کیا_

مشاہم کی بات کو دل پر لگائے عنایا بے تحاشا روئی_ دو دن سے وہ خود کو ازہان کے کمرے میں بند کیے تھی_ مشاہم کی بات سبھی کو بہت بری لگی_ ازہان کے سمجھانے اور منانے پر عنایا نے خود کو کمرے سے آزاد کیا_ گھر والوں کی اپنے لئے محبت اور پیار

دیکھ کر عنایا کچھ پر سکون ہوئی_

"انکل مجھے آپ اے ضروری بات کرنی ہے_"اذہان نے گھر کے دروازے سے گزرتے عدنان صاحب سے مخاطب ہوا_

"ہاں کہو اذہان کیا بات کرنی ہے_"

"انکل مجھے آپ کے یہاں رہنے سے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر میں شازم اور مشاہم کا وجود مزید اپنے گھر نہیں برداشت کر سکتا_ وہ دونوں آئے دن عنایا کو منٹلی ٹاچر کرتے ہیں_ مشاہم اور شازم کی شادی کے بعد وہ اگر کسی دوسرے گھر شفٹ ہو جائیں تو زیادہ بہتر رہے گا_"اذہان نے دو توک عدنان صاحب سے بات کی_ عدنان صاحب

حقیقت سے آگاہ تھے۔ شرمندہ لہجے میں بولے۔

"مشاہم کی طرف سے میں تم سے معافی مانگتا ہوں اذہان _____ پتا نہیں اسے کیا ہو گیا ہے۔ تم فکر نہ کرو اذہان شادی کے بعد وہ تیوں کہیں اور شفٹ ہو جائیں گے۔"

"مجھے آپ کو اک ضروری اطلاع دینی ہے انکل _____ بابو بھائی کی قید ختم ہو گئی ہے۔ اب وہ آزاد ہے سنا ہے وہ کینیڈا شفٹ ہو گیا ہے۔ مجھے لگا آپکو بتا دینا چاہیے۔" اذہان نے تھوڑا اکچھاتے ہوئے بتایا۔ عدنان صاحب کو حیرانی کا جھٹکا لگا۔

پانچ سال بیت گئے تھے مگر پانچ سال پرانی بات عدنان صاحب کو آج بھی یاد تھی۔

"امی آپ نے مجھے بلایا تھا_" کچن میں انٹر ہوا اذہان برتن دھوتی شاہستہ بیگم کو دیکھ کر بولا_

"میرے کمرے میں جا کر بیٹھو میں برتن دھو کر آتی ہوں_" انھوں نے مختصرا جواب دیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اذہان میری دلی خواہش ہے میرے مرنے سے پہلے تمہارے بچوں کو اپنی گود میں کھلانے کی_ اور یہ تبھی ممکن ہے جب تم بنت حوا سے شادی کرو_

مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا اذہان_ کومل کو بھول کر بنت حوا کے ساتھ اپنی نئی زندگی کا آغاز کرو_ قبر میں دفن انسان کی وجہ سے اپنی خوشیوں کو اپنے ہاتھوں سے مٹی تلے دفن مت کرو_

"قبر پرانی ہو جاتی ہے مگر قبر پر فاتحہ پڑھنے والوں کے غم تازہ رہتے ہیں_"

"میری خوشیاں، میرا وجود میرے بچے اور میری بیوی کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو گے تھے_ آپ کے سامنے جو اذہان کھڑا ہے وہ صرف اک ہڈیوں اور گوشت کا ڈھانچہ ہے_ روح تو کب کی جسم سے پرواز کر چکی ہے_"

"ایسی باتیں مت کرو اذہان اک ہی وارث ہو تم ہمارے_ بنت حوا بہت محبت کرتی ہے تم سے_ آخر کب تک تم یوں اس طرح سچائی سے بھاگتے رہو گے_" اذہان کی باتیں سن کر شاہستہ بیگم کا دل کٹ کر رہ گیا_

"مجھے اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنی امی بہتر ہو گا آپ بھی مت کریں_" اپنا فیصلہ سناتا اذہان وہاں سے چلا گیا_"

"مطلب تم کسی صورت مجھ سے شادی نہیں کرو گے______؟ چاہے میں مر ہی کیوں نہ جاؤں_"

بنت حوا کی چینخ دار آواز سن کر اذہان نے پیچھے پلٹ کر کچن کے پاس کھڑی کومل کو دیکھا جو خود پر لگ پھگ پیڑول چھرک چکی تھی اب ہاتھ میں ماچس اٹھائے خود کو زندہ جلانے لگی تھی_

"بنت حوا پاگل ہو گئی ہو کیا___دور پھنکوں ماچس کو_"اذہان تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا_

"وہی روک جاؤ اذہان اگر اک قدم بھی مزید میری طرف بڑھایا تو خود کو جلا دوں گی میں_"بنت حوا ماچس کی تیلی ماچس کی ڈبیہ سے باہر نکالتے بولی_

"اللہ یہ کیا ہو رہا ہے_"کومل کا پاگل پن دیکھ کر شاہستہ بیگم سر پکڑ کر بولی_

"یا تو آج تم مجھ سے شادی کے لئے ہاں کروں گے یا میں آج اپنی جان دے کر تمہاری اور اپنی ادھوری محبت کا قصہ ختم کروں گی_"بنت حوا سراسرا سے دھمکاتے بولی_

ماچس کی تیلی کو رگڑ کر تیلی آگ سے روشن کی_

ازہان کے پاس ہاں کرنے کے سوا دوسرا کوئی آپشن نہیں تھا_

"اوکے میں تم سے نکاح کرنے کے لئے تیار ہوں_"ازہان نے تیز لہجے میں جواب دیا

ازہان کے ہاں کرتے ہی بنت حوا نے تیلی بو جھادی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشاہم اور شازم کے نکاح کے دو دن پہلے ازہان اور بنت حوا کے نکاح کی تقریب منعقد ہوئی_

"مجھے معاف کر دینا کومل____تم ایسامت سوچنا بنت حوا سے شادی کر کے میں تم سے بے وفاہی کر رہا ہوں_میری پہلی اور آخری محبت تم ہو_بنت حوا سے نکاح کرنا میری مجبوری ہے_اس نے وفائی کے لئے مجھے معاف کر دینا_"کومل کی قبر پر آنسو بہاتا اذہان اس سے معافی مانگ رہا تھا_

کومل کی قبر پر بیٹھ خرم گھنٹوں اس سے باتیں کرنا اذہان کی سچی محبت تھی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت کی داستان کبھی ختم نہیں ہوتی_____!!!

"ڈاکٹر_______ڈاکٹر_______ڈاکٹر__________ڈاکٹر عائشہ آپ کی بیٹی کو ہوش آگیا ہے_"

نرس نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ ڈاکٹر عائشہ کو خوشخبری سنائی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یااللہ تیرا شکر ہے_"ڈاکٹر عائشہ جو دن رات کومل کے ہوش میں آنے کی دعائیں مانگ رہی تھیں_اپنی دعائیں قبول ہونے پر انھوں نے دل سے اللہ کا شکریہ ادا کیا اور فوراً کومل کے روم گئی_

کومل ہوش میں آگئی مگر خاموش تھی_ڈھائی سال بعد اپنی آنکھیں کھول کر اسے تھوڑا

عجیب سا محسوس ہو رہا تھا_ کومل کے ارد گرد ڈاکٹر اور نرس کا ہجوم گرا ہوا تھا_

"اذہان_ "کومل نے دھیمے لہجے میں اذہان کو پکارا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسا فیل کر رہی ہیں آپ محترمہ_ "ڈاکٹر عائشہ نے شفقت بھرا ہاتھ کومل کے سر پر رکھ کر اپنائیت سے پوچھا_

کومل نے پلکیں جھپکا کر ہاں میں جواب دیا_

"ڈاکٹر میری فیملی کہاں ہے____؟" وہ بیڈ کا سہارا لیتے اٹھنے کی کوشش کرتے بولی
_

ڈاکٹر اور نرس نے اسے سہارا دے کر بیٹھایا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ ڈھائی سال سے کوما میں ہیں_ ہمارا آپ کہ فیملی سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا_"

" what______"

ڈاکٹر عائشہ کے بتانے پر کومل کو حیرانی کا جھٹکا لگا_

"میں ڈھائی سال سے کونے میں ہوں_اور میرا بچہ____میرا بچہ کہاں ہیں___وہ ڈھائی سال کا ہو گیا ہو گا_کہاں ہے میرا بچہ ڈاکٹر_"

بچے کا خیال آتے ہی کومل نے یہاں وہاں نظریں دوڑاتے مسکرا کر ڈاکٹر سے پوچھا_

ایم سوری ڈھائی سال پہلے ہم آپ کے بچے کو نہیں بچا سکے تھے_"ڈاکٹر عائشہ نظریں جھکائے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ڈاکٹر____؟میرا بچہ___"کومل اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اپنے بچے کو محسوس کرتے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی_ڈاکٹر عائشہ نے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگایا_

"اللہ کو یہی منظور تھا بیٹا_اس بچے کا اس دنیا میں آنا لکھا ہی نہیں تھا_"ڈاکٹر عائشہ اسے

تسلی دیتے بولی_

"مجھے میرے گھر جانا ہے ڈاکٹر_ پلیز میری فیملی کو بلادیں_ "اپنی فیملی سے ملنے کے لئے ترس رہی تھی کومل_

کومل کے گھر کا پتہ بتانے پر معلوم ہوا اس کی رہائش کراچی کی نہیں بلکہ راولپنڈی کی ہے_

کومل کو صرف اذہان کا موبائل نمبر یاد تھا_ کہیں بار کال کرنے کے باوجود وہ کال پک نہیں کر رہا تھا_ کومل کا پاسپورٹ نہ ہونے کے باعث کومل ڈاکٹر عائشہ کے ساتھ راولپنڈی کے لئے ریل گاڑی سے روانہ ہوئی_ اپنی فیملی سے ملنے کے لئے کومل بے حد خوش تھی_

"اذہان میں آ رہی ہوں تمہارے پاس____ تم سے ملنے کے لئے دل بہت بے چین ہو رہا ہے میرا___ مگر میں تمہارا سامنا کیسے کروں گی تمہاری امانت کی حفاظت نہیں کر سکی میں___ ہمارے بچے کو کھو دیا ہے ہم نے_"ریل گاڑی میں سفر کرتی کومل اذہان کو محسوس کرتے اپنا حال دل بیان کر رہی تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دوسری جانب نکاح کی ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں_اذہان کی فرمائش پر نکاح کے تقریب سادہ اور گھر میں ہی مرتب کی گئی تھی_"

بنت حوا بے تحاشا خوش تھی_اذہان کو پانے کے لئے اس نے ہر وہ حد پار کی تھی جس کی سزا سزائے موت ہے_مگر کہتے ہیں نہ عشق اور جنگ میں سب جائز ہے_وہ بھی عشق کی جنگ میں ہر حد پار کرتے اپنے مقصد کے بہت قریب پہنچ چکی تھی_ان دونوں کے ملن کے درمیان صرف نکاح کے تین بول کی دوری تھی_

"کتنا خوش نصیب ہوں نہ میں جو مجھے تم جیسی اچھی اور ٹوٹ کر چاہنے والی لائف پارٹنر ملی ہے_اور میری بد نصیبی دیکھو میں تمہاری محبت کو وقت پر سمجھ نہیں سکا_"اذہان نے کومل کہ سرد اور نرم ہاتھوں کو اپنے دونوں سخت ہاتھوں میں چھائے اپنے جذبات کا اظہار کیا_

"ہاں اس معاملے میں بہت خوش نصیب ہو تم_اگر اس بنت حوا کہ ہاتھوں لگ جاتے تو خود کو برباد کر دیتے_"

"اب ایسا بھی نہیں ہے محبت کرتی ہے وہ مجھ سے_ اگر زندگی میں کبھی دوسری شادی کرنے کا مواقع ملا تو بنت حوا سے ہی کروں گا_" ازہان کومل کے چہرے اثرات دیکھنے کے لیے سنجیدگی سے بولا_

"جان سے مار ڈالوں گی تمہیں بھی اور اسے بھی_ میں اگر کبھی تم سے جدا ہو بھی گئی اس بنت حوا کے سوا کسی بھی لڑکی سے شادی کر لینا مگر اس سے نہیں_ ورنہ میں دوبارہ زندہ ہو جاؤں گی پھر مجھ سے گلا مت کرنا_"

تین سال پرانی ماضی کی یادگار باتیں یاد آتے ازہان مسکرایا البتہ اسکی آنکھوں سے آنسو

مسلسل بہہ رہے تھے_

"دیکھو میں تمہاری رقیب سے نکاح کرنے والا ہوں کومل اب تو واپس لوٹ آؤ___

واپس لوٹ آؤ اور میرے کان کھینچ کر مجھے ڈانٹوں، مجھ سے لڑو مگر خدارا کچھ تو کہو_"

نکاح کے لئے اسٹیج پر بیٹھا اذہان اب بھی کومل کی واپسی کی راہ دیکھ رہا تھا_

"اذہان ولد شبیر احمد کیا آپکو بنت حوا ولد شاہد سے نکاح قبول ہے_"

"اذہان ولد شبیر احمد کیا آپکو بنت حوا ولد شاہد سے نکاح قبول ہے_" اذہان کی خاموشی

پر مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا_

"رکھیں مولوی صاحب یہ نکاح ہر گز نہیں ہو سکتا_ "

اک لڑکی کی اونچی آواز سن کر سب نے چونک کر سامنے کھڑی کومل کو دیکھا_سب کی آنکھیں حیرت انگیز سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی_کومل سوچ سکتا تھا کومل مر کر بھی دوبارہ زندہ ہو کر ان کے سامنے یوں اس طرح آ کھڑی ہو گی_

"کومل____"آنکھوں میں حیرت اور خوشی لئے اپنے گلے سے پھولوں کا ہار اتار کر اسے زمین پر پھینکتے وہ تیز قدموں کے ساتھ کومل کے پاس آ کھڑا ہوا_اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ کومل اس کے سامنے زندہ سلامت کھڑی ہے_

اس خواب کو حقیقت روپ میں دیکھتے اذان کومل کے گلے لگا اور رونے لگا_ کومل کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے_ اسکی نظریں سامنے دلہن بنی بنت حوا پر تھیں جو اس وقت صدمے سے دوچار تھی_ بنت حوا جیت کر بھی ہار گئی تھی_ سماوہ شبیر صاحب اور شاہستہ بیگم بھی بھاگتے ہوئے کومل کے پاس آئے_ کومل سب سے ملی_ سماوہ کو زندہ سلامت دیکھ کومل بے تحاشا خوش ہوئی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے تو لگا اس حادثے میں میں نے تمہیں کھو دیا ہے سماوہ، تمہیں زندہ سلامت دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے_" سماوہ کو گلے سے لگا کر کومل نے کہا_

"میں بھی بہت خوش ہوں بھابی آپکو زندہ سلامت دیکھ کر___ مجھے پورا یقین تھا آپ

زندہ ہیں آپ جلی نہیں تھیں مگر میری بات کسی نے نہیں مانی_"سماوہ اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے بولی_

"کومل کی واپسی سے ازہان نے بنت حوا سے نکاح کرنے کے لئے منع کر دیا_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں سوری بنت حوا میں تم سے یہ نکاح نہیں کر سکتا_اک بیوی کے ہوتے میں دوسرا نکاح نہیں کر سکتا_"کومل کی واپسی پر بنت حوا پر قیامت ٹوٹ پڑی_

"تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ ازہان___مجھے کوئی اعتراض نہیں تمہاری دوسری بیوی بننے پر_نکاح کر لو مجھ سے_"بنت حوا نے التجا کہا_

Email: Neramag@gmail.com

"تمہیں مجھ سے بہتر لڑکا مل جائے گا بنت حوا مگر میں تم سے محبت نہیں کرتا اس بات کو سمجھو_"اذہان نے کہا_

"مجھے کچھ نہیں سمجھنا اذہان_صرف تم سے نکاح کرنا ہے_"بنت حوا ازہان کا کالر پکڑے غصے سے بولی_

"بس کر دو بنت حوا کیوں سر عام اپنا تماشا بنا رہی ہو_ازہان تمہاری قسمت میں نہیں لکھا اس بات کو تسلیم کیوں نہیں کر لیتی ہو تم_چلو یہاں سے اب میں مزید تمہاری عزت کا تماشا بنتا نہیں دیکھ سکتا_"روف صاحب نے اذہان کا کالر بنت حوا کی گرفت

سے چھڑوا اور اسکا بازو پکڑے زبردستی اسے وہاں سے لے گے_

"بھائی صاحب میری بات سنیں_"شبیر صاحب نے انھیں روکنا چاہا مگر روف انھیں ان سنا کرتے وہاں سے چلے گے_

کومل نے اپنے ساتھ ہونے والے سارے حادثے کا ذکر کیا_اپنے بچے کو کھونے دینے پر اذہان بے تحاشا رو دیا_اس نے قسم کھائی کہ وہ زبیر کو زندہ نہیں چھوڑے گا_کومل کی واپسی نے اذہان کے سارے کچے زخم بھر دیئے_

"اذہان نے بنت حوا کے ساتھ اچھا نہیں کیا ویسے_اپنی بیوی کے واپس آنے پر بنت حوا

کو نکاح کے وقت ٹھکرا دیا_ اتنے سال وہ باہر گزار کر آئی ہے اس کے باوجود اذہان نے اسے خوشی خوشی قبول کر لیا_ اپنی ماں سے اپنے کھلے بالوں میں تیل سے مالش کرواتی مشاہم نے اپنی ماں سے پوچھا_

"سچی محبت اسی کو کہتے ہیں مشاہم____جس رشتے میں شک کا بیج ہو وہ رشتہ کبھی نہیں آگے بڑھ سکتا_ اور اذہان کی محبت کومل کے لئے سچی ہے اس لئے اسے اس بات کی کوئی فرق نہیں پڑھتا کہ کومل اتنے سالوں سے کہاں تھیں کیونکہ وہ کومل پر یقین کرتا ہے اس کے لئے کومل کی واپسی ہی سب سے بڑا سرپرائز تھا_" صائمہ بیگم نے کہا_

"کتنی خوش نصیب ہے نہ کومل جو اسے ازہان جیسا جیون ساتھی ملا ہے_" مشاہم کی آنکھوں میں کومل کے لئے رشک ابھرا_

"ناراض ہو مجھ سے_"اذہان اپنا ہاتھ کومل کے ہاتھ پر رکھے دھیمے لہجے بولا_

"تم مجھ سے کیا امید لگا کر بیٹھے ہو اذہان______اگر میں ایک منٹ لیٹ ہو جاتی تو تم بنت حوا سے نکاح کر لیتے_"کومل اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالتے بولی_

"اچھا سوری نہ غلطی ہو گئی مجھ سے معاف کر دو_"اذہان اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگائے بولا_اس نے نفی میں سر ہلایا_

اذہان بیڈ کے اک کونے پر بیٹھا تھا اور کومل دوسرے کونے پر_

اذہان گھسیٹاں کھاتے دھیرے دھیرے اسکے قریب ہوا_اسکا نازک ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں لیتے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو اسکی انگلیوں میں بھر کر انھیں نرمی سے ڈباتے اس کے کان میں سرگوشی انداز میں بولا_

"اتنے سالوں سے تمہاری جدائی میں تڑپ رہا ہوں_میرے قریب آ کر اس تڑپ کو ختم کر دو_"

کومل کے گال شرم سے لال ہوئے_

ہونٹوں پر ہلکی سی دھیمی مسکراہٹ بکھری_

ازہان نے اسکی انگلیوں کو کسک کر دبایا_اس کے ادارے بھانپتے ہوئے کومل اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتی شرماتے ہوئے کمرے سے باہر کی جانب بھاگ گئی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی شرمات پر ازہان نفی میں سر ہلاتے مسکرا دیا_

شازم اور مشاہم کے نکاح کی تیاریاں عروج پر تھیں_نکاح کے بعد دونوں کی مہندی

تھی_

شازم چاہ کر بھی اس رشتے سے انکار نہیں کر پا رہا تھا_عنایا کی محبت اس کے دل میں آگ کی طرح روشن تھی_

مشاہم پارلر تیار ہونے گئی تھی سماوہ اس کے ہمراہ تھی_نکاح شام 6بجے تھا_انھیں پک اینڈ ڈراپ کرنے کی ذمہ داری عدنان صاحب نے خود اٹھائی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سڑک کے اس پار گاڑی کھڑی کیے عدنان صاحب مشاہم کے پارلر سے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے_مشاہم اور سماوہ پارلر سے باہر نکلی_سامنے عدنان صاحب کو دیکھ کر وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھی_عدنان صاحب رشک کی نظروں سے اپنی جان سے عزیز بیٹی کو دیکھ رہے تھے اچانک اک تیز رفتار میں آتی اک کار مشاہم کے قدموں

میں روکی_ ڈرائیو نے گاڑی سٹاٹ کرر کھی تھی_ دو غنڈوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسے بازوں سے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھایا اور وہاں سے بھاگ گئے_

سب کچھ اتنا افرا تفری میں ہوا کسی کو کچھ سمجھ نہیں لگی_

"مشاہم آپی_" سماوہ چیخ کر بولی_ بیٹی کو غائب دیکھ کر عدنان صاحب اپنی طرف بڑھتی گاڑیوں کی پرواکیے بغیر حادثے والی جگی بھاگتے آئے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انکل وہ لوگ مشاہم آپی کو اپنے ساتھ لے گے ہیں_" سماوہ نے روتے ہوئے بتایا_ عدنان صاحب کے قدم لڑکھڑائے_ گھر میں نکاح کی تیاریاں عروج پر تھیں_ سب مہمان آچکے تھے، اور جہاں دلہن اغواہو گئی تھی_ عدنان صاحب کی عزت پل پھر میں خاک میں مل جانے والی تھی_

"میں ازہان بھائی کو کال کرتی ہوں_' سماوہ نے فوراازہان کو کال کی اور ساری حقیقت

سے آگاہ کیا_ اذہان دس منٹ میں اپنی پوری ٹیم کے ساتھ مواقع واردات پر پہنچا_

"کون تھے وہ لوگ_ آپ لوگوں نے گاڑی کا نمبر یا اسکے چہرے دیکھے تھے_"اذہان نے پہلا سوال پوچھا_ سکتے کی عالم میں کھڑے عدنان صاحب کچھ نہیں بول سکے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انکل میں آپ سے بات کر رہا ہوں ہوش میں آئیں_ ہمیں جلد سا جلد انھیں پکڑنا ہو گا_"اذہان انھیں کندھے سے آرام سے جھنجھوڑتے بولا_

"اذہان میری عزت تمہارے ہاتھ میں ہے کسی بھی طرح میری بیٹی کو ڈھونڈ لاؤ ورنہ میں کسی کو منہ دیکھانے لائق نہیں رہوں گا_"عدنان صاحب اپنے ہاتھ جوڑے بے بس لہجے میں بولے_

"آپ پریشان مت ہوں انکل میں مشاہم کو کچھ نہیں ہونے دوں گا_ یہ کام ضرور بابو بھائی کا ہو گا اس کے سوا کوئی دشمن نہیں ہے آپکا_ "اذہان نے کہا_

"کچھ بھی کرو اذہان لیکن نکاح شروع ہونے سے پہلے میری بیٹی مجھے واپس لادو_ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ گھر جائیں انکل میں کارروائی شروع کرتا ہوں_ شازم سے بات کریں وہ آپکی مجبوریوں کو سمجھیں گا_ حولدار عدنان صاحب اور ساوہ کو گھر چھوڑ کر آؤ_ اذہان حولدار کو حکم دیتے بولا_

سامنے پارلر اور شاپ پر سی سی کیمرہ موجود تھے_ان کی مدد سے ازہان گاڑی نمبر اور غنڈوں کے چہرے دیکھنے میں کامیاب ہو گیا_بنا وقت ضائع کیے وہ اپنی ڈیوٹی پر لگ گیا_

"چھوڑو مجھے کمینوں____"مشاہم غنڈوں کی گرفت میں مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی مگر ان بے رحم لڑکوں نے اسکے ہاتھ طوائف کے اڈے میں جا چھوڑے_

جہاں بہت سے طوائفیں اسکی بے بسی کا تماشا دیکھنے اکھٹا ہوئیں تھیں_

"یہ لوگ بابو بھائی کی طرف سے تمہارے لئے خاص تحفہ_"اک غنڈہ مشاہم کو

طوائف کی سر دار کے قدموں میں گراتے بولا_

بابو بھائی کا نام سن کر مشا ہم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی_طوائف عورت نے ان غنڈوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے جانے کا کہا_وہ چلے گے_

"بہت حسین لڑکی ہو تم_______اور اوپر سے دلہن کا لباس______ہائے قیامت نڈھا رہی ہو_"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بابو بھائی نے تمہیں دس لاکھ میں میرے آگے بھیج دیا ہے_تم جتنی حسین ہو دس لاکھ میں اک دن میں ہی وصول کر لوں گی"اس طوائف کی باتیں سن کر مشا ہم نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے_

"مت کریں میرے ساتھ ایسا مجھے گھر جائیں دیں_ آج میرا نکاح ہے میرے والدین کی عزت مٹی میں مل جائے گی_" مشاہم انکے سامنے صرف رحم کی بھیک ہی مانگ سکتی تھی_

"ملکہ لے جاؤ اسے اپنے ساتھ_" وہ چلا کر بولی_ ملکہ اسے اپنے ساتھ لے گئی وہ مشاہم کی ہی ہم عمر تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مت رو لڑکی رونے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا_ تمہارا مقدر اب یہ اڈا ہے_ میں بھی کہیں سال پہلے اسی اڈے پر بھیجی گئی تھی_ جانتی ہو بھیجنے والا کون تھا______ وہ کمینا بابو بھائی_" ملکہ کی آنکھوں میں بابو بھائی کے لئے نفرت آگ کے شعلوں کی طرح بھڑک رہی تھی_

"تمہارے گھر والوں نے تمہیں تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی_" مشاہم نے اپنے

آنسو پونچھتے ہو چھا_

"مجھے تلاش کرنے والا کوئی نہیں ہے___اک چھوٹی بہن تھی اس وقت وہ آٹھ سال کی معصوم بچی تھی_میری نیلی آنکھوں والی معصوم پری تھی اب تو وہ ماشاءاللہ جوان ہے_" ملکہ عنایا کے بارے میں سوچ کر مسکراتے نم آنکھوں سے بولی_

"نیلی آنکھیں_____اب کہاں ہے وہ آئی مین تم اس سے ملتی ہو_" مشاہم ملکہ کی کہانی کو دلچسپی سے سن رہی تھی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس سے ملی تو نہیں ہوں مگر اک عورت کے ذریعے معلوم ہوا ہے وہ اب کسی شریف گھر میں پرورش پا رہی ہے میں چاہوں تو اس سے مل سکتی ہوں مگر وہ جس شخص نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا ہے وہ اک پولیس آفیسر ہے_اب تم ہی بتاؤ اک طوائف کیسے اک پولیس آفیسر سے اپنی بہن واپس مانگ سکتی ہے_سردارنی مجھے جان سے مار ڈالتی اگر میری وجہ سے انکار زاد فاش ہوتا_اس کی بھلائی کے لئے میں خاموش ہوں_اپنی بہن

کی جدائی برداشت کر رہی ہوں_"

ملکہ کی بات سن کر مشاہم حیرت زدہ ہوئی_

کہیں تمہاری بہن کا نام عنایا تو نہیں اور کیا تم دونوں کا تعلق آیوبیہ سے ہے____؟

مشاہم کے سوال پر ملکہ نے فوراً تیز لہجے میں جواب دیا_

"ہاں ایسا ہی ہے تم کیسے ہمیں جانتی ہو___؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم بھی پہلے آیوبیہ رہتے تھے_ جس رات تمہیں اور عنایا کو بابو بھائی کی حویلی لایا گیا

تھا_ میں اور میرا منگیتر چپ کر سارا تماشا دیکھ رہے تھے_ میں نہیں جانتی جس عنایا کو

میں جانتی ہوں وہ واقعے میں تمہاری بہن ہے یا نہیں_"

پرانی پہلیاں حل ہو رہی تھیں_ وہ دونوں ہی بابو بھائی کے ظلم کا شکار ہوئیں تھیں_

"میری یہاں سے بھاگنے میں مدد کر دو ملکہ پلیز_آج میرا نکاح تھا_"مشاہم اپنے دیوار پر لگی گھڑی پر ٹاہم دیکھتے آنکھوں میں آنسو رو کے بولی_

رات کے دس بج چکے تھے_

"تم فکر مت کرو میں جلد سا جلد تمہیں بھاگنے کا بندوبست کرتی ہوں مگر اس بات کا خیال رکھنا کوئی جان نہ پائے ہم دونوں اک دوسرے کو جانتی ہیں_"ملکہ نے اسکے کان میں سر گوشی کرتے کہا_مشاہم نے ہاں میں سر ہلا دیا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شازم ازہان کے ساتھ مشاہم کو ڈھونڈنے نکلا تھا_صائمہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا_سب مہمان اپنے گھر واپس لوٹ گئے_

"اب ہم کہاں جا رہے ہیں_____؟"فرنٹ سیٹ پر بیٹھے شازم کے کار ڈرائیو کرتے ازہان سے پوچھا_

"ہم ایسی جگہ جا رہے ہیں یہاں جانے کے لئے ہمت چاہیے_ بابو بھائی اپنا انتقام لینے کے لئے کسی بھی حد تک گر سکتا ہے_" اذہان نے کہا_

"کیا مطلب_____ میں سمجھا نہیں_" شازم نے سوالیہ لہجے میں پوچھا_

"وہاں پہنچ کر مطلب تمہیں خود ہی سمجھ آجائے گا_ امید کرتا ہوں تم بڑا پن دیکھاو گے_" اذہان نے کار کو بریک لگاتے کہا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان نے پوری ٹیم کے ساتھ اس گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا_

پھر انسپیکٹر اور کچھ سپاہیوں اور لیڈی پولیس کے ساتھ اس گھر میں داخل ہوا_

اندر کا ماحول دیکھ کر شازم کے قدم لڑکھڑائے_

ایسی جگہ آنے کی کیا ضرورت تھی_مشاہم کا خیال تعلق ان سب کے ساتھ____؟

شازم نے دانت بھستے کہا_اسے جواب دینے کے بجائے ازہان آگے بڑھا_

اور گھر کے ہر کمرے کی تلاشی لینے لگا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیا ہو رہا ہے_"اپنے گھر پولیس کی بھاری نفری دیکھ کر سردارنی نے بلند آواز میں پوچھا_

"غیر قانونی سرگرمیوں کے سلسلے میں آپکو گرفتار کیا جاتا ہے محترمہ_"ازہان اس عورت کی طرف گن تانے بولا_

"زیادہ ڈرامے لگانے کی ضرورت نہیں ہے ڈی ایس پی____ تمہارے محکمے کو ہر مہینے پیسے پہنچ جاتے ہیں_اب چلو نکو جہاں سے_"سردارنی اسے باہر کا راستہ دیکھاتے بولی_

"وہ محکمہ بھی پولیس کے حوالات میں چکی پھس رہا ہے اس لئے یہ روب اب آپ حالات کے اندر دیکھانا_"اذہان نے لیڈی پولیس کو اشارہ کیا_اس نے آگے بڑھ کر سردارنی کو زبردستی ہتھکڑیاں پہنائی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازم اور اذہان مشاہم کو ہر کمرے میں تلاش کر رہا تھا_آخر اذہان کی تلاش اک کمرے میں ختم ہوئی جہاں مشاہم دیوار کے ساتھ چھپی اپنی آنکھیں موندیں خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی_اس کے خوف سے کانپنے کی وجہ اس کے قریب کھڑا اک لمبا چوڑا مرد تھا_جو اپنی حوس نکالنے کے لئے مشاہم کی عزت پامال کرنے والا تھا_وہ مزید مشاہم پر جھکا_اس سے پہلے اس کا چہرہ مشاہم کی گردن پر گرتا_اذہان نے اسے گردن سے ڈبوچ لیا اور اسکا سر دیوار کے ساتھ مارا_سر پھٹنے سے وہ بہوش ہو گیا_

اپنے سامنے ازہان کو دیکھ کر مشاہم کی جان میں جان آئی_ وہ بے ساختہ حالت میں وہی زمین ہر بیٹھ کر اپنا سر گھنٹوں میں دے کر رونے لگی_ اذہان بھی گھنٹوں کے بل زمین پر بیٹھا_

"کیا میں صحیح وقت پر آیا ہوں_" ازہان صرف اتنا ہی پوچھ سکا_

"مشاہم نے گھٹنوں سے سر اٹھایا اور ہاں میں سر ہلا دیا_"

اذہان نے سکھ کا سانس لیا_

شازم بھی بھاگا ہوا وہاں آیا_ مشاہم کی حالت دیکھ کر اس کے قدم بھی دروازے کے باہر رو کے_ اذہان نے زمین پر پڑا مشاہم کا دوپٹہ اٹھا کر مشاہم کو اوڑھیا_ وہ اسے سہارا دے کر اٹھایا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شازم ______" شازم پر نظریں پڑتے ہی مشاہم اسکی طرف بھاگی اور اس سے لپٹ کر رونے لگی_ شازم نے اسے کوئی تسلی نہیں دی_

ان دونوں کو گھر ڈراپ کر کے اذہان پولیس اسٹیشن آیا_ سب کے خلاف پرچے درج دیئے_ جو لڑکیاں قید میں تھیں انھیں آیدھی سنٹر بھیج دیا_ ملکہ عنایا کی بہن ہے یہ بات مشاہم نے ازہان کو وہی بتادی تھی_

اذہان ملکہ کو اپنے گھر لے جانے سے اکترا رہا تھا_ اک طوائف کو وہ کیسے اپنے گھر لے جا سکتا ہے_ اس لئے اسے بھی آیدھی سنٹر بھیج دیا_

صائمہ اور عدنان صاحب خوش تھے انھیں اپنی بیٹی زندہ سلامت واپس مل گئی ہے_ مگر شازم کا رویہ انھیں پریشان کئے تھا_ شازم نے مشاہم سے نکاح کرنے سے انکار کر

دیا_

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو شازم____میری بیٹی کو جب سب سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے تم اسے تنہا کیسے کر سکتے ہو_"عدنان صاحب چیخ چلا کر شازم سے سوال گو ہوئے

_

"میں ایسی لڑکی سے ہر گز شادی نہیں کر سکتا ماموں جو طوائف کے اڈے سے اک مرد کے ساتھ بری حالت میں پائی جائے_"شازم کا جواب سن کر ان تینوں کے دل کٹ کر رہ گے_

"شازم کیا بکواس کر رہے ہو تم____مشاہم کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا تھا اس بات کی گواہی میں تمہیں دیتا ہوں_ہم ٹھیک وقت پر وہاں پہنچ گے تھے_"ازہان شازم کو

سمجھاتے بولا_

مشا ہم سے اسکا کوئی رشتہ نہیں تھا اس کے باوجود وہ اسکی پاک دامن کی گواہی دے رہا تھا_

'ہمارے فیملی میٹر میں داخل اندازی مت کرو تم_"شازم چیخ کر بولا_

"چپ ہو جاؤ شازم کیوں ایسا کر رہے ہو تم_"عمرین بیگم اپنے بیٹے کے منہ پر ہاتھ رکھے اسے چپ کرواتے روتے ہوئے بولی_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نکل جاؤ دونوں ماں بیٹے میرے گھر سے اسی وقت احسان فراموش_آج کے بعد میرا کوئی تعلق نہیں ہے عمرین باجی آپ سے_آج سے ہمارا ہر تعلق ختم_"عدنان صاحب نے اپنے آنسو روکے اپنا سینہ چوڑا کرتے کہا_

"ایسامت کرو عدنان تمہارے سوا میرا کوئی نہیں ہے_"بھائی کے لا تعلق کرنے پر عمرین تڑپی_

"چلیں امی یہاں سے___شازم عمرین کا ہاتھ پکڑے گھر چھوڑ کر چلا گیا_سیڑھیوں سے اتر کر اسکی نظر عنایا پر پڑی_عنایا نے نظریں پھیر لی_

مشاہم روتے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی صائمہ بیگم اسکے پیچھے بھاگی_

"آپ پریشان مت ہوں انکل اللہ بہتر کرے گا_"اذہان عدنان صاحب کو تسلی دیتے بولا_

مشاہم ماں کی گود میں سر رکھے بے تحاشا روئی رہی تھی_

امی شازم ازہان جیسا کیوں نہیں ہے_____؟

بس مرد اک جیسے نہیں ہوتے بیٹا_____

ہر مرد کی سوچ مختلف ہوتی ہے______

اگر مرد برے ہوتے ہیں تو مرد اچھے بھی ہوتے ہیں____

یہ لڑکی کی اپنی قسمت ہوتی ہے اسے اچھا مرد ملتا ہے یا برا مرد_____

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازم کی سوچ چھوٹی تھی_وہ تم سے جان چھڑوانا چاہ رہا تھا بس اسی لئے اس نے ایسا کیا

_

جب اک مرد اک عورت کو چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے تو سب سے پہلا وار اسکے کردار پر کرتا ہے_

شازم نے بھی ایسا ہی کیا ہے_____

بھول جاؤ اس گھٹیا انسان کو مشاہم____

جو مرد تمہارے ساتھ وفا نہیں کر سکا وہ شخص تمہاری محبت کے قابل نہیں ہے_

صائمہ بیگم اپنی اکلوتی بیٹی کو یوں اس طرح بھڑکتا نہیں دیکھ سکتی تھیں_وہ اسے مضبوط بنا رہی تھیں_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اپنے آنسو اب اس انسان کے لئے ہر گز نہیں بہاوں گی امی______اس کی بے وفائی میں معاف کر سکتی ہوں مگر اسکے مجھ پر لگائے جھوٹے بہتان کے لئے اسے کبھی معاف نہیں کروں گی___

مشاہم نے اپنے آنسو سختی سے پونچھتے کہا_

ٹی وی پر چلنے والی خبر نے سب کے ہوش اڑا دیئے_

شبیر صاحب ٹی وی لگائے بیٹھے تھے جب نیوز چینل پر اک دھماکے دار خبر آئی_

"آپکو اک اہم خبر سے آگاہ کیے چلتے ہیں_اسلام آباد سے کینیڈا جانے والی اک پرائیویٹ پرواز اک حادثے کا شکار ہو گئی ہے_اس حادثے میں جان بائک ہونے والی اک مشہور ہستی بابو بھائی ہے_جو اپنے پرائیویٹ ائیر پلین سے اسلام آباد سے کینیڈا جا رہے تھے_"

بابو بھائی کی اذیت ناک موت کی خبر سن کر سب بہت خوش ہوئے_

زبیر بھی پولیس کارروائی میں پکڑا_

پانچ ماہ بعد_______!!!

مشا ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے بنک میں منیجر کی جاب کر رہی تھی_

کومل اک بار پھر ماں بننے والی تھی_گھر میں دوبارہ خوشی کا سماں تھا_

عنایا نے میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں کے ساتھ پاس کر لیا_

شازم یونیورسٹی میں اک لیکچرار تھا_اپنا گھر گاڑی سب مل گیا اسے_عمرین بیگم بھائی کی جدائی اور بیٹے کے گھٹیا پن کا صدمہ برداشت نہیں کر سکی_چار ماہ پہلے ہی ہارٹ اٹیک سے اسکی جان چلی گئی_

یہ تنہائیاں اسے ڈستی تھیں_اپنے گناہوں پر وہ شرمندہ تھا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اکثر اذہان کے گھر کے باہر کھڑے ہوئے عنایا کا انتظار کرتا_

اس دن اتفاقاً عنایا کا سامنا شازم سے ہوا_شازم کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر عنایا نے اپنا راستہ بدل لیا_شازم دوبارہ اسکے سامنے آ کھڑا ہوا_

"عنایا صرف اک بار میری بات سن لو_کیوں مجھے اس طرح ستا رہی ہو_مجھے میری محبت کی سزا اس طرح دو گی____؟"شازم تڑپ کر بولا_

"محبت______محبت کی بات آپ مت ہی کریں تو بہتر ہے_____آپ کی زبان سے محبت لفظ گالی لگتی ہے مجھے____مجھے آپ سے محبت نہیں ہے شازم_____اور نہ ہی میں کبھی آپ سے محبت کر سکوں گی____آپ نے مشاہم آپی کے ساتھ جو کیا اس کے بعد میرا اعتماد آپ سے اٹھ گیا ہے_کتنا ٹوٹ کر چاہا تھا انھوں نے آپکو اور آپ نے انھیں ہی توڑ کر رکھ دیا ہے_محبت کی بنیاد یقین پر قائم ہوتی ہے_جب محبت میں یقین نہیں تو وہ محبت محبت نہیں گالی بن جاتی ہے_"عنایا نے دو توک اسے جواب اکڑے لہجے میں جواب دیا_شازم خاموشی اور حیرت زدہ لہجے میں اسے سن رہا تھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج کے بعد آپ میرے سامنے مت آنا شازم____آپ کا وجود مجھ سے برداشت نہیں ہوتا_"عنایا اسکی نم آنکھوں میں دیکھ کر بولی اور تیز قدموں سے وہاں سے چلی گئی_

"تم گھر جاؤ کومل میں آتا ہوں_ "دور کھڑا اذہان سارا تماشا دیکھ کر رہا تھا_

شازم جب پیچھے مڑا تو اپنے سامنے اذہان کو پایا_

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے شازم آؤ میرے ساتھ_ "اذہان نے نرم لہجے میں کہا_ شازم اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں اک ریسٹورنٹ میں خاموش بیٹھے تھے_

"دیکھو شازم ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے_ بد قسمتی سے ہماری پہلی ملاقات ہی کچھ اس طرح سے ہوئی کہ ہم آگے آخرم اچھے دوست نہیں بن سکے_ یہ تمہاری ذاتی زندگی ہے مجھے دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے لیکن میں پھر بھی تمہیں کچھ سمجھنا چاہوں گا_"

"میں سمجھتا ہوں کسی سے محبت کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہوتا مگر محبت ہر قابو پانا ہمارے اختیار میں ہوتا ہے_ تمہیں عنایا سے محبت ہوئی ہے لیکن وہ تم سے محبت نہیں کرتی_ وہ بچی ہے ابھی_ تمہارا اور اسکا کوئی جوڑ نہیں ہے اسے بھلا دو تم اسی میں تمہاری بہتری ہے_"

"میں عنایا کو بہت خوش رکھوں گا ازہان پلیز اک بار اپنی بہن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو_ وہ تمہاری ہر بات مانتی ہے تم اسے ایسا کرنے کو کہو گے تو وہ کبھی انکار نہیں کرے گی_ شازم نے التجا کہا_ ازہان نے گہرا لمبا سانس لیا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم جانتے ہو وہ میری ہر بات کیوں مانتی ہے_"؟

"کیوں مانتی ہے_"شازم نے سوالیہ لہجے میں پوچھا_

"وہ اس لئے کہ وہ میری سگی بہن نہیں ہے_وہ بھی مشاہم کی طرح بابو بھائی کے ہاتھوں برباد ہوئی ہے_جانتے ہو مشاہم کی طرح اسکی بہن بھی طوائف کے گھر سے برآمد ہوئی تھی_اس طرح تو تمہارے نزدیک عنایا بھی بری لڑکی ہوئی_میں نے اسے بابو بھائی کے آدمیوں کی قید سے آزاد کروا کر اپنی بہن بنا کر اپنے گھر لایا تھا_یہی وجہ ہے عنایا میری ہر بات کو حکم کی طرح مانتی ہے_تم کیا چاہتے ہو اس معصوم سی بچی سے اسکی آزادی چھین کر تمہارے ساتھ بیاہ دوں_یہ عمر اسکے پڑھنے لکھنے کی ہے نہ کہ شادی کرنے کی_"اذہان نے اسے تفصیل سے سمجھایا_شازم کی آنکھیں نم ہوئیں_

"ہمیشہ اسے اپناؤ شازم جو آپ سے محبت کرتا ہو نہ کے اسے جسے آپ محبت کرتے ہو_ چلتا ہوں میں_" اذہان کے آخری الفاظ شازم کے دل میں تیر کی طرح چھبے_

"مشاہم مجھے معاف کر دینا، میں نے بہت زیادتیاں کی ہیں تمہارے ساتھ، اللہ مجھے اسی گناہ کی سزا دے رہا ہے_ میں سمجھ گیا ہوں میری منزل تم ہو عنایا نہیں_" شازم اپنے آنسو سے بھیگے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ پھرے بولا_ وہ اپنی حقیقی منزل کی جانب بڑھا جسے وہ اپنی نادانی میں بھلا بیٹھا تھا_

ملکہ خالدہ بی بی کے ساتھ اذہان کے گھر آئی عنایا کو لینے کے لئے_

اپنی بہن کو اتنے سالوں بعد اپنے سامنے دیکھ کر عنایا بے تحاشا خوش ہوئی_ دونوں بچھڑی بہنیں اک دوسرے کے گلے لگ کر خوب روئی_

ملکہ عنایا کو اپنے ساتھ لاہور لینے جانا چاہتی تھی_اس نے اک آدمی سے شادی کر لی تھی اب اپنے گھر کی تھی_

"میں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے آئی ہوں عنایا_اب ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکے گا_تم اپنا سامان پیک کر لو_" ملکہ کی بات سن کر عنایا کا چہرہ مرجھایا_سبھی پریشان سے ہو گے_عنایا کو جدا کرنے کے بارے میں وہ سب سوچ بھی نہیں سکتے تھے_

"عنایا تم ہماری سگی بیٹوں جیسی ہو_ہم تم پر کوئی زور نہیں ڈالیں گے اگر تم اپنی بہن کے ساتھ جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو_مگر اس گھر کے دروازے تمہارے لئے ہمیشہ کھلے

رہے گے_"شبیر صاحب عنایا کے سر پر ہاتھ رکھے شفقت سے بولے_

ابو______

ابو کہہ کر عنایا شبیر صاحب کے گلے لگ گئ_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آپ سب کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی ابو___!!

عنایا نے روتے کہا_اور شبیر صاحب کے سینے سے الگ ہوئ_

"آپی میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی_یہ سب بھی میری فیملی ہے_میں ان سب کے بغیر نہیں رہ سکتی_میں آپ سے ملتی رہوں گی مگر اپنے فیملی سے الگ نہیں

ہوں گی_"عنایا کا فیصلہ سن کر ملکہ مسکرائی_

"تمہیں خوش دیکھ کر میں بہت خوش ہوں عنایا_ اتنے سالوں میں میں صرف تمہاری سلامتی کی ہی دعائیں مانگتی رہی ہوں_ آج تمہیں اتنی اچھی فیملی میں دیکھ کر میرا دل مطمئن ہو گیا ہے_" ملکہ نے مسکراتے کہا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنایا کے فیصلے سے سبھی بہت مطمئن ہوئے_

مشاہم بنک سے واپس گھر لوٹ رہی تھی_ بنک کے باہر اسے شازم دیکھائی دیا_ اس کے قدم وہی روکے وہ حسرت سی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی پھر اپنا وہم سمجھ کر آگے بڑھ رہی_ اپنا نام شازم سے سن کر اس کے بڑھتے قدم دوبارہ روکے_

"مشاہم اپنے شازم سے ابھی تک ناراض ہے_" یہ سن کر مشاہم کے آنسو بہہ کر زمین پر گرے_

وہ بنا جواب دیئے رکشہ میں بیٹھ گئی_ شازم وہی رک گیا_

اسی طرح شازم ہر روز اسے منانے بنک کے باہر کھڑا ہوتا مگر مشاہم اسے اگنور کر دیتی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امی شازم کچھ ہفتوں سے ہر روز بنک کے باہر آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور مجھ سے معافی مانگتا ہے_"

مشاہم نے اس بات کا ذکر شاہستہ بیگم سے کیا_ جسے سن کر انھیں حیرت کا جھٹکا لگا_

"اب کیا چاہتا ہے وہ تم سے___" انھوں نے غصے سے پوچھا_

"پتا نہیں امی وہ صرف معافی مانگتا ہے مجھ سے صرف اتنا ہی کہتا ہے مجھے معاف کر دو_ مجھے اپنی غلطی ٹھیک کرنے کا اک موقع دو_" مشاہم کا لہجہ بے چین تھا_اس کے دل میں آج بھی شازم بستا ہے_اس بات سے شاہستہ بیگم واقف تھیں_

"تم میں اسے معاف کر کے دوبارہ اپنانے کی ہمت ہے مشاہم____" شاہستہ بیگم کے سوال پر مشاہم کسی سوچ میں ڈوبی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم کچھ سوچ رہی ہو مشاہم اس کا مطلب تمہارے دل میں ابھی بھی اس کے لئے جگہ ہے_یہ تمہاری اپنی زندگی ہے مشاہم اگر شازم کو معاف کرنے اور اسے اپنانے سے تمہارا ادھورا پن مکمل ہوتا ہے تو مجھے تمہارے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں_" شاہستہ بیگم نے کہا_

"چلے جاؤ جہاں سے اب کیا چاہتے ہو تم_"عدنان صاحب کی بلند آواز ان دونوں کے کانوں میں گونجی وہ بھاگتی ہوئی صحن میں آئی_

سامنے شازم عدنان صاحب کے گھٹنوں پر اپنا سر رکھے اونچا اونچا رو رہا تھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے معاف کر دیں ماموں میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں_امی بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہیں _میں غلطی پر تھا اک آخری موقع مجھے دے دیں ماموں_مشاہم کا ہاتھ دوبارہ میرے ہاتھوں میں دے دیں میں وعدہ کرتا ہوں کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا_مجھے امی کی قسم ہے ماموں_"

بھانجے کو اتنی بری طرح روتا دیکھ کر عدنان صاحب کا دل پگھلنے لگا_وہ جیسا بھی تھا انکا

خون تھا_

"اچھا اب رونا بند کرو اور اٹھ کر اوپر بیٹھو_" انھوں نے شازم کو اپنے پاس بیٹھایا_
شائستہ بیگم نے اسے پانی پلایا_ مشاہم کونے میں کھڑی سب دیکھ رہی تھی_

عدنان صاحب نے اسے آواز دے کر اپنے پاس بلایا اور پوچھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مشاہم کیا تم شازم سے شادی کرنا چاہتی ہو اسے دل سے معاف کر سکتی ہو_"

شازم امید کی نگاہوں سے مشاہم کو دیکھنے لگا_

"میں شازم کو دل سے معاف کرتی ہوں ابو باقی جو فیصلہ آپکا ہو گا مجھے قبول ہے_"

مشاہم نے اطیمان لہجے میں جواب دیا_

"پھر ٹھیک ہے اس جمعہ ہی تم دونوں کا نکاح ہے_"عدنان صاحب نے کہا_ مشاہم شرماتے ہوئے اندر کی جانب بھاگی_ شازم نے بھی سکھ کا سانس لیا_

کومل اور اذہان کے ہاں ننھی سی پری کی پیدائش ہوئی_ اذہان خوشی سے پھولیں نہیں سما رہا تھا_

"آج ہماری فیملی مکمل ہو گئی ہے کومل____اس خوبصورت سے تحفے کا بہت شکریہ_ تم دونوں ہی میری دنیا ہو_"اذہان کومل کے ماتھے پر بھوسہ دیتے بولا_ اور اپنی ننھی پری کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر دنیا بھر کی نعمتیں سمٹنے لگا_بیٹیاں خدا کی نعمت ہوتی ہیں_ اللہ جب کسی سے خوش ہوتا ہے تو اس کے گھر بیٹی کا تحفہ بھیجتا ہے_"

مشاہم آیوبیہ کی جھیل کے کنارے کھڑی آسمان پر روشن چاند کو دیکھ رہی تھی_چاند کی چاندی جھیل کے پاس پانی پر نور کی طرح بکھری اور چمک رہی تھی_

مشاہم کا چاند اسکے پاس کھڑا اپنی چاندی کی توجہ کا منتظر تھا_

"اب بس بھی کرو اس چاند کو دیکھنا اپنے چاند پر نظر ثانی کرو جو کب سے تمہاری توجہ کا منتظر ہے_"شازم نے آہستگی سے کہا_

"تم جانتے ہو شازم میں ان لمحات کو کتنا مس کرتی تھی_تمہیں کتنا یاد کرتی تھی_"

مشاہم نے غم زدہ لہجے میں کہا_

"میں اب تمہارے پاس، تمہارے ساتھ ہوں مشاہم___سے کبھی دور نہیں جاؤں گا

اب_اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوں میں_"مشاہم کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیے شازم نے اپنائیت سے کہا_

"دور جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت_ ورنہ سی جھیل میں پھنک دوں گی_"

مشاہم نے شرارتاً کہا_

"اچھا پھنک کر دیکھانا تمہیں بھی ساتھ لے کر ڈوبوں گا_" اسے بازو سے کھینچ پر

شازم اسے اپنے نزدیک لاتے بولا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں کھونے لگے_ شازم نے دھیرے دھیرے سے اپنے ہونٹ مشاہم کے ہونٹوں پر رکھے_ اک دوسرے کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں سماتے اور اک دوسرے میں کھو گے_

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews